وَلَن یَّجعَلَ اللّٰہُ لِلکٰفِرِینَ عَلَی المُؤمِنِینَ سَبِیلًا

خدا کافروں کو ہرگز ہرگز مسلمانوں پر مذہبی غلبہ نہ دیگا

اُفٍّ لَّکُم وَلِمَا تَعبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰہِ

بت پرستو! تف ہے تم پر اور ان چیزوں پر جنکی تم خدا کے سوا پوجا کرتے ہو۔ (الانبیاء ع ۵)

وَاِن نَّکَثُوا اَیمَانَھُم مِّن بَعدِ عَھدِھِم وَطَعَنُوا فِی دِینِکُم فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الکُفرِ اِنَّھُم لَا اَیمَانَ لَھُم لَعَلَّھُم یَنتَھُونَ (التوبہ ع ۲)

اگر سرغنہ ان کفر اپنے عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھکر اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے مذہب پر حملہ کردیں تو ان کا خوب مقابلہ کرو تاکہ یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں ان کے عہد و پیمان کچھ کیا ہے

کفر توڑ

[illegible]

[illegible]

اِنَّ الَّذِینَ اتَّخَذُوا العِجلَ سَیَنَالُھُم غَضَبٌ مِّن رَّبِّھِم وَذِلَّةٌ فِی الحَیٰوةِ الدُّنیَا

بچھڑے کے پجاری مورد عتاب الٰہی ہونگے یہ لوگ دنیا میں ہمیشہ ذلیل رہینگے (اعراف ع ۱۸)

نجات مشین پریس بجنور میں

باہتمام قاضی محمد رفیق طبع ہوئی

قیمت ......

شہید ترک کا جنگی روزنامچہ!

یعنی پیراہن آتشین - از خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیم انگورہ گورنمنٹ - اس کے پڑھنے سے آپکو معلوم ہوگا کہ آپ اناطولیہ کے پہاڑ سے جنگ
کو دیکھ رہی ہیں یا قسطنطنیہ کے کسی جلسہ میں اعلان جہاد سن رہے ہیں۔ ترکی اخبار اقدام قسطنطنیہ لکھتا ہو کہ ہماری قوم جہاد کا نقشہ اتار کر
اور شہیدان اناطولیہ کی داستان لکھکر خالدہ نے مردوں کے فرض کو پورا کردیا ہی قیمت عمر

سیرۃ الغازی مصطفے کمال پاشا (بالتصویر) ترکی اور مصر وغیرہ سے مستند مواد فراہم کرکے اعلیٰ درجہ کے ولایتی چکنے کاغذ پر یہ کتاب
چھاپی گئی ہو اور دعویٰ سے کہا جا سکتا ہو کہ ہندوستان میں کوئی سیرۃ اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی
رنگین سرورق اور غازی ممدوح کا تازہ فوٹو قابل دید ہو قیمت عہ **اناطولیہ میں ترکی فتوحات** - قیمت ۱۲ ار (بارہ آنہ)

غازی جمال پاشا کی یادداشتیں یعنی " مذکرات جمال پاشا " جسمیں شریف مکہ کی غداری، عرب انقلاب پسندوں کی سازشیں غدا
شریف مکہ کے خطوط انگریزوں کے نام غازی جمال پاشا کا خط اور دس ہزار پونڈ ترکی سونے کی
حوالگی، مکہ معظمہ میں انگریزوں کے جاسوس، انور پاشا کی مصر میں انگریزوں کو محصور کرنے کی تجویز، ترکی افواج کا اجتماع، جرمن جرنیل کی دشمن
مین امداد اور فوجی تیاری، ترکی افواج کی پیشقدمی، غازی انور کی تدابیر جنگ - ترکی جرمن عہدنامہ قیصر کے سامنے، درہ دانیال میں جرمن
جہاز، ترکوں اور انگریزوں کی جنگ، انگریزوں کی پسپائی جسمیں جمال پاشا پر انگریزوں کے بم، غازی انور پاشا کی شرکت جنگ مصر میں
ترکوں اور انگریزوں کا مقابلہ وغیرہ وغیرہ، قیمت عگار **جانباز ترک** - جنگ یورپ اور بلقان کے ہولناک واقعات کو اسمیں نہایت
خوبی سے بیان کیا گیا ہو اور لکھا ہو کہ جانباز ترک جنگ درہ دانیال میں اتحادیوں کے جہاز کو کس طرح برباد کردیتا ہو نیز یورپ کو
ترکوں سے کیوں پرخاش ہو اور ترک جرمنوں کے کیوں حلیف ہوئے قیمت دس آنے **ترک ہواباز** جنگ اناطولیہ کا بے مثل ناول جسمین
سلطان عبدالحمید کے صاحبزادہ عبدالرحیم کے ہوائی حملوں کو جو آپنے یونانیوں پر کئے نہایت خوبی سے دکھایا گیا ہو قیمت ۸ر **حزن اختر**
آخری تاجدار اودھ واجد علی شاہ کے خود نوشتہ حالات جو آپنے انگریزوں کی قید میں رہکر لکھے قیمت ۸ر **تصویر غم** - رانڈوں کی شادی
نکرنے کی پر درد داستان جسکو پڑھکر کلیجہ منہ کو آتا ہو قیمت ۳ر **ہندوستانی بیوی** ہندوستانی عورت اور میم کا مقابلہ قیمت ار
شریف النفس بمبئی کا سچا واقعہ اور ساطر ہمدردی کا مرقع قیمت ۳ر **نفسانی کشمکش** لکھپتی سیٹھ اور عصمت فروش
عورت کے اندرونی حالات قیمت ۴ر **سفرنامہ انگورہ** قیمت عہ **انگورہ میں ہندوستانی جاسوس** قیمت ۶ر
ترکوں کی کہانیاں قیمت ۲ر **آزادی اسلام** از مولنا ابوالکلام آزاد قیمت ۴ر **لیڈران اسلام** قیمت ۸ر **ویدک
ایشور کی حقیقت** - آریوں کے خدا اور انکے ضرہا کار ندوں کے حالات ۳ر **ملنے کا پتہ منیجر نجات بک ایجنسی بجنور (یو پی)**

محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحم بسم اللہ
الذی ہو سبوح قدوس حی قیوم جبار قہار عزیز متکبر

کفر توڑ

پہلی فصل

کالی گھٹا

دوستو!

پورے آٹھ سال کی خاموشی کے بعد میں آج ایک نہایت ہی نازک مگر نہایت اہم مضمون کو آپ کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں۔ اس قسم کے مضامین سے قطع نظر کر کے میں آٹھ سال سے گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا۔ زمانے نے کئی رنگ بدلے عظیم الشان گھٹائیں آئیں اور برستی ہوئی چلی گئیں۔ مگر میں نے اپنی جھونپڑی سے باہر قدم اٹھانا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے نہیں کہ مجھے بھیگ جانیکا اندیشہ تھا۔ بلکہ اس لئے کہ مذہبی، روحانی، ذہنی اور علمی آزادی کے جو خوشگوار جھونکے میری جھونپڑی میں آرہے تھے۔ وہ مجھے کسی دوسری طرف متوجہ ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے میں اپنی جھونپڑی میں مست تھا کہ ناگہاں ایک بگولا اٹھا جو خس و خاشاک اڑاتا اور خاک دھول اچھالتا ہوا اس تیزی سے بلند ہوا کہ میں حیرت میں آکر دیکھنے لگا کہ یہ کیا معاملہ ہے مجھے بتایا گیا کہ اس بگولے کا نام فتنۂ ارتداد ہے۔ میں بگولے سے گذر جانے کی راہ تکتا رہا مگر جب اس بگولے نے ایک تاریک گھٹا کی شکل اختیار کر کے مجھے اور میرے ارد گرد کے ہر ایک ہم مشرب کو تباہ و برباد کر دینے کی دھمکی دینی شروع کی تو میں نے ضروری سمجھا کہ اس کالی گھٹا کو چھن بن کرنے کے لئے منتر پڑھا جاوے

دوستو! اس فتنہ کے برپا کرنے والوں کی طرف سے جس قسم کی خاک دھول اڑائی جارہی ہے اور جس قسم کے بے بنیاد رکیک اور کمینہ پن سے لبریز الزامات کی بوچھار نہ صرف ہم پر بلکہ ہمارے

آباو اجداد کے ننگ و ناموس پر کی جارہی ہو - وہ یقیناً ایسی ہو کہ اُس کو زیادہ دیر تک برداشت کر
اور خاموش رہنا میرے نزدیک بزدلی - دون ہمتی - بے غیرتی - بے حمیتی بلکہ کمینہ پن ہو - چنانچہ مین
اپنی خاموشی کو توڑ کر کفر و ضلالت تاریکی وجہالت کذب و بطالت کی اس گھنگھور گھٹا کو چھن بھن کرنے
یہ کفر توڑ دلے غنے کے لئے مجبور ہوا ہون - فتنۂ ارتداد کی اس کالی گھٹا کے اندر سے کس قسم کی ش
سفاہت تاریخ دانی بلکہ جہالت اور حماقت برس رہی ہو - اسکا تھوڑا سا نمونہ مین راولپنڈی
ایک ہندو ... شرما ایم اے نامی کے مضمون سے یہان پر پیش کرتا ہون جو کہ ۹ اور ۱۱ - اپریل
ایک ہندو روزانہ اخبار لاہور کے کالمون مین شایع ہوا ہو اس مضمون مین جس قسم کے دل آزار
آمیز - سراسر لغو - از سرتا پا جھوٹے اور کمینہ ترین حملے اسلام پر اور ہمارے آباو اجداد پر کئے گئے ہین
اُنکا اندازہ شرما جی کے شرم سوز مضمون کے پڑھنے سے لگ جائیگا - چنانچہ وہ مضمون یہ ہو :-
"مسلمانون نے دنیا مین اور خاصکر ہندوستان مین جو ترقی کی ہو وہ صرف تلوار کی وجہ سے
اس مین کوئی شک نہین کہ اہل اسلام نے اپنے دلیرانہ اور مذہبی جوش سے اپنے اندر اس قدر اسپرٹ پ
کرلی تھی کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت مین عظیم مشکلات کا سامنا بڑی مردانگی سے کرتے رہے
مگر سوائے چند متعصب مورخون کے کوئی تواریخ دان اس بات سے انکار نہین کرسکتا کہ دین محمدی کی
نشو و نما تلوارون کے سایہ تلے ہوئی ہو - ہندوستان مین اُنھون نے صرف اسی نمایش سے ہی سیکڑون
ہندوؤن کو اسلام کے جھنڈے تلے لے لیا - اور جنھون نے اپنے آبائی دھرم کو ترک کرنے سے انکار کیا اُ
تلوارون کے گھاٹ اُتارا - پنجاب - مشرقی بنگال - صوبہ گجرات - سندھ - دہلی اور آگرہ کے علاقہ مین جنمین
مسلمانون کی تعداد زیادہ ہو - یہ وہ علاقہ ہین جنمین مسلمانون کی زبردست سلطنتین قائم تھین - اور جہا
اُنھون نے زبردستی ہندوؤن کو دین محمدی قبول کرنے کے لئے مجبور کیا - مثلاً مدارس - بہار - آسٹر وغیرہ
وغیرہ جو کہ انکی حکومتون سے دور تھے وہان مسلمانون نے بالکل زور نہین پکڑا - اس سلسلہ مین یہ بات
یاد رکھنے کے قابل ہو کہ بہت سے ہمارے بھائی ہندوؤن کی غلطی کا بھی شکار ہوئے ہین - جن لوگون نے
مسلمانی راج مین ذرا سی بھی لغزش کی ہندوؤن نے انھین برادری سے باہر کر دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ وہ لوگ اپنے بھائیون سے تنگ آئے ہوئے نہ صرف آپ ذلیل ہوئے - بلکہ اپنے رشتہ دارون او
برادری تک کو تنبیہ کرنیکا ذریعہ بنے :- ۲ - موجودہ زمانہ کے ہندی مسلمان اُن ہندوؤن کی اولاد ہین جو

۱۔ مسلمان راج مین زبردستی مسلمان بنائے گئے۔

۲۔ ہندوؤن کی غلطی کا شکار ہوئے۔

۳۔ جنھون نے زن۔ زر۔ یا عہدہ کی خاطر اپنے دھرم کو تلانجلی دیدی۔

۴۔ وہ جو اپنے مذہب کی بے خبری سے اور مسلمانی تعلیم کے خاصکر صوفی فقیرون کے اثر سے اپنے دھرم کو چھوڑ گئے۔ یہ باتین سوائے ان لوگون کے جنھون نے تعصب کے چشمے اپنی آنکھون مین لگائے ہوئے ہین ہر ایک پر روز روشن کی طرح عیان ہین چند صوفی علمار اور فقرار کو چھوڑ کر مسلمانون نے کبھی اپنے مذہب کی پرامن طریقہ سے اشاعت نہین کی۔ ان کی مذہبی تواریخ خون سے لکھی ہوئی ہو۔

۳۔ اب اکثر یہ سوال پوچھا جاتا ہو۔ کہ ہندو لوگ اپنے مذہب کی اشاعت غیر لوگون مین کیون نہین کرتے۔ کیا شروع ہی سے یہ دستور عمل رہا ہو یا صرف مسلمانون کے زمانہ مین ہی اگر انھون نے اپنے دروازے غیر مذاہب کے لئے بند کردیئے۔ پیشتر اس کے کہ مین اس سوال پر قلم اٹھاؤن مین یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہون۔ کہ ہندو لوگون نے عموماً اور اون کے مذہبی پیشوا برہمنون نے خصوصاً مسلمانون کے زمانہ مین بہت ہی اخلاقی گراوٹ دکھائی۔ اگر ان مین کچھ بھی حب الوطنی کا جذبہ یا دھرم کا پیار ہوتا۔ تو آج کروڑون کی تعداد مین مسلمان اس دیش مین نظر نہ آتے۔ اکبر جہانگیر دارا شکوہ وہ ہستیان تھین جو کہ مسلمانی دھرم سے متنفر ہو چکی تھین۔ ان کے وقت مین ہندوؤن کو ذرا آزاد خیالی دکھانے کی ضرورت تھی۔ اور تو جانے دیجئے۔ اگر مہاراجہ رنجیت سنگھ اور اون کے بہادر جرنیل سردار ہری سنگھ نلوہ برہمنون کے زیر اثر نہ ہوتے تو آج پنجاب اور سرحدی صوبہ مین لاکھون مسلمانون کی بجائے لاکھون امرت دھاری سنگھ نظر آتے۔ ہندو دھرم کی پیاسی روحین جب جب ہندو دھرم مین آنے کے لئے تلملائین۔ ہندوون نے اپنے مضبوط آہنی دروازے انکے لئے بند کردیئے۔ اور ہندو دھرم اور ہند کو وہ نقصان پہنچا جسکا خمیازہ یہ آج کل بھگت رہے ہین۔ مگر ہندوون نے مسلمانون کے دروازے غیر مذاہب کے لئے کیون بند کردیئے۔ جبکہ وہ شاکا ہن۔ یوچی وغیرہ قومون کو اژدہے کی طرح نگل گئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانون سے پہلے جتنی جاتیان ہندوؤن کے زیر اثر آئین وہ دھرم کی جگیاسو تھین انھون نے صاف دل سے ویدک دھرم کی تحقیقات کی۔ اور آخر اس پر ایمان لائے۔ لیکن مسلمانون کی حالت دگرگون تھی۔ وہ ہندوستان مین آئے ہی مذہب کی اشاعت اور لوٹ کے لئے تھے۔ تلوار ان کے ہاتھ مین تھی بجائے اسکے کہ وہ پرامن

طریقہ سے اپنے مذہب کی سچائیان لوگون کو بتلانے اُنھون نے زبردستی کرنی شروع کردی جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندو لوگ ان سے متنفر ہوگئے اور اپنے دھرم کو شدہ رکھنے کے لیے مسلمانون سے انھون نے عدم تعاون شروع کردیا۔ انکے ہاتھ کا کھانا پینا بند کیا اور یہی سلوک اِن لوگون سے کیا جو ہندو سے مسلمان ہوگئے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو لوگ مسلمانون سے دور دور رہنے لگے جتنی کہ ان مین پرچار کرنا اور انکو اپنے مذہب مین شامل کرنا اپنے مذہب کی ہتک سمجھنے لگ گئے نوبت یہانتک پہونچی کہ اگر غلطی سے کسی ہندو نے مسلمانون کی رسوئی کی خوشبو سونگھ لی تو وہ بھی اپنے مذہب سے پتت سمجھا گیا۔۔۔ اس عدم تعاون کا سبب صرف ہندو دھرم کی مجلسی حالت کو برقرار رکھنا تھا ہندو یہ نہین چاہتے تھے کہ انکی ورن آشرم کی مریادا مین جسپر کہ ہندو دھرم کی ہستی بنی ہے خلل واقع ہو۔

۵۔ اگر وہ مسلمانون کے واسطے اپنے دروازے کھول بھی دیتے تو ان کے سامنے یہ سوال درپیش ہوتا کہ شدہ شدہ مسلمانون کو کس ورن مین شامل کیا جائے جس سے کہ انکی روٹی بیٹی کا سوال حل ہوسکے۔ یہ مشکلات تھین جنکا کہ حل ہندو لوگون کو نہین ملتا تھا ہندوؤن کی بدقسمتی سے انکو کوئی رہبر یا آچارج ایسا نہ مل سکا جو کہ اس سوال کو حل کرسکتا۔

۶۔ اسوقت ہندوؤن مین ایک ایسا آچارج پیدا ہوا جس نے ہندو دھرم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچا لیا۔ اس نے ان سب مشکلات کا حل کردیا جو ہندو دھرم کو غیر مذاہب کے مقابلہ مین پیش آتی تھین اسکی چلائی ہوئی آریہ سماج نے ہندوؤن کی اصلاح کے لئے اچھا کام کیا مگر آریہ سماج نے شدھی کیطرف بڑی توجہ نہین دی جیسی کہ اسکو دینی چاہیے تھی۔ آریہ سماج خود ذات پات کے بندھنون کو توڑ نہ سکا اسلئے اپنے اندر غیر مذاہب کے لوگون کو جذب نہ کرسکا۔ جہان آریہ سماج ایک ایسی برادری تھی جو کہ روٹی بیٹی کا سوال حل کرکے غیر لوگون کا ہاتھ پکڑتی۔ وہان وہ خود ذات پات کی زنجیرون مین جکڑا گیا اسمین قصور صرف آریہ سماج کا ہے نہ کہ اسکے بانی کا۔ آریہ سماج کا بانی ایک غضب کا انسان ہوا ہے۔ اسکی مردم شناسی معاملہ فہمی اور دوربینی کی داد دیئے بغیر نہین رہا جاسکتا۔ کوئی ایسا سوال نہین تھا کہ جسکا حل اسنے نہ بتایا ہو۔ اگر آریہ سماج اسکے نقش قدم پر چلتا تو آجتک ہندو دھرم کا ایسا زبردست سنگھٹن ہوجاتا کہ کوئی اندرونی اور بیرونی طاقت اسپر حملہ نہ کرسکتی لیکن جہان آریہ سماج نے لاپروائی کی۔ وہان واقعات اس قسم کے ظہور پذیر ہوئے کہ جنھون نے ہندوؤن کو خواب غفلت سے بیدار کردیا۔

۷ - مالابار کی اور ملتان کی قربانیاں رائیگان رہگئیں ہندوؤں نے سمجھ لیا - کہ ہندو مسلم اتحاد سطحی ہے - مسلمان صرف پالیسی سے ہندوؤں کے ساتھ رابطۂ اتحاد کئے ہوئے ہیں - جب انکی خلافت کا سوال حل ہوتے نظر آیا تو انھوں نے پھر پرانی روش اختیار کر لی - ہندوؤں نے اپنی کوتاہ اندیشی سے مسلمانوں کو تو خوب مضبوط بنانے میں مدد دی - مگر اپنی طرف بالکل دھیان نہ دیا - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی ایک زبردست بین الاقوامی برادری بن گئی مسلمان زبردست ہو گئے انکی خلافت بچ گئی - مگر ہندو ویسے کے ویسے ہی کمزور رہ گئے - مالابار اور ملتان کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ مسلمان کیا انفرادی طور پر اور کیا بحیثیت مجموعی اپنے ہی فوائد کو مدنظر رکھنے والی قوم ہے وہ دوسروں کے احسان کا خیال بالکل نہیں کرتے - ایسی بے بسی اور بے کسی میں ہندو قوم آریہ سماج کی طرف متوجہ ہوئی - آریہ سماج میں خود بیداری پیدا ہوئی - ادھر سوامی شردھانند نے آگرہ میں بھارتی شدھی سبھا کی بنیاد ڈال دی - کہ جنکا مقصد ان نیم ہندو اور نیم مسلمان لوگوں کو جو ہندو دھرم میں آنے کے لئے تلملا رہے تھے شدھ کیا جاوے - کام شروع ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوؤں کے سب فرقے بڑے جوش کے ساتھ اس کام میں مشغول ہیں - یہ بہت ہی نیک آثار ہیں مگر میں شدھی سبھا کے کارکنوں سے اپیل کرونگا کہ وہ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ ملکانہ راجپوتوں گوجروں اور جاٹوں میں اول تو پرچار کی ضرورت ہی نہیں وہ خود ہندو دھرم سے واقف ہیں - اگر بفرض پرچار کی ضرورت پڑے - تو آریہ سماج کو اپنے اصول بالائے طاق رکھکر صرف سناتن دھرم کا ہی پرچار کرنا چاہیے - کیونکہ اب ہمارا فرض ان کو ہندو بنانا ہے - نہ کہ آریہ سماجی "

روزنامہ ہندو اخبار بنا ...... لاہور

۹ - ۱۱ - اپریل ۱۹۲۳ء

مذکورہ بالا مضمون میں بعض عبارتوں پر میں نے لائنیں کھینچدی ہیں لاہور کے جس ہندو روزانہ اخبار میں یہ مضمون شایع ہوا ہے اسکے نام کو دانستہ نظرانداز کر دیا گیا ہے - اس اخبار کے نام کا پہلا حرف "ک" اور آخری حرف "ی" ہے -

(مصنف)

دوسری فصل

زندہ جواب

اپیشتر اس کے کہ ہم ان تمام بے بنیاد اور لغو الزامات کا جواب دیں۔ جو کہ اس مضمون میں اسلام اور مسلمانوں پر لگائے گئے ہیں۔ ہم نہایت آزادی کے ساتھ اس بات کا اظہار کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اپنے اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کا ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ مگر یہ کسی کا بھی حق نہیں ہے کہ وہ دوسروں کے برخلاف دیدہ و دانستہ دروغ گوئی غلط بیانی۔ دل آزاری اور شرارت سے کام لے شرماجی کا جو مضمون ہم نقل کر چکے ہیں اسکا نوٹس لینے کی ہرگز ضرورت نہ ہوتی اگر واقعات کی بنا پر اس میں بحث کی گئی ہوتی۔ یا انھوں نے راست گوئی سے کام لیا ہوتا۔ مگر چونکہ اُنھوں نے اپنے مضمون میں نہایت بددیانتی غلط بیانی بدنیتی سے مسلمانوں کے برخلاف نفرت پھیلانے اور شرارت برپا کرنے کے ارادہ سے قلم اٹھایا ہے اسلئے ہم اسکا جواب دینا نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ خاصکر اس لئے بھی کہ چونکہ شرماجی نے ہندوستان کے مسلمانوں کے آباؤ اجداد پر جو اسوقت دنیا میں زندہ موجود نہیں ہیں۔ اور نہ ہی وہ اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے بقید حیات ہیں۔ بزدل۔ ڈرپوک۔ دنیا پرست حریص یا زن پرست اور مذہبی امور سے مطلق ناواقف ہونے کے نہایت ہی دل آزار جھوٹ لغو۔ شرارت آمیز اور سفاہت و دنائت سے پر الزامات لگائے ہیں۔ اس لئے بھی ہم یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اپنے بزرگ آباؤ اجداد کی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے اور ان کے ننگ و ناموس زہد و اتقا حق پسندی و خدا ترسی۔ تقویٰ و طہارت پر لگائے گئے اس قسم کے کمینہ الزامات کا جواب دینے کے لئے قلم اُٹھائیں صاف ظاہر ہے کہ ہم مدافعت کے لئے مجبور کئے گئے ہیں اپنی یا اپنے بزرگوں کی عزت پر کئے گئے کسی بھی جھوٹے یا بے بنیاد الزام کے برخلاف مدافعت کرنے کا ہر ایک شخص کو حق حاصل ہے۔ جو کہ قدرت اخلاق مذہب اور قانون کے مطابق عین مناسب اور صرا سر ٹھیک ہے۔

۲- جو الزام شرما یا انکے دیگر ہم مشرب و ہم نوا لگا رہے ہین وہ یہ ہے کہ ہندوستان مین اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور کہ مسلمانون نے کبھی بھی اپنے مذہب کی اشاعت پُر امن طریقہ سے نہین کی نہ صرف یہی بلکہ شرما جی نے نہایت بدنیتی سے مسلمانون کے برخلاف محض شرارت اور نفرت پھیلانے کی خاطر ہندوستان کے ساڑھے چھ کروڑ ہندی مسلمانون کے آبا و اجداد کے ننگ و ناموس پر یہ الزامات بھی چسپان کئے ہین۔ کہ یا تو اُنھون نے تلوار کے ڈر کے مارے ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا۔ یا عورتون اور روپیہ کی حرص اور دنیوی عہدون کے لالچ مین آ کر وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ ورنہ در اصل وہ نہ تو ہندو دھرم سے واقف تھے نہ ہی اسلام کی ان کے دل مین کوئی قدر و منزلت تھی اور کہ وہ جگیاسو یا محقق بھی نہین تھے بنابرین وہ ہندوؤن کی غلطی یا سستی کی وجہ سے مسلمانون مین جا ملے شرما جی نے نہایت کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ جن ہندوؤن نے ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا انکو تلوارون کے گھاٹ اوتار دیا گیا۔ اب یہ تمام باتین اس قسم کی شرارت آمیز اور مسلمانون اور اسلام کے برخلاف سخت نفرت و حقارت اور بدظنی پھیلانے والے جھوٹ ہین کہ موجودہ تعزیرات ہند مین بھی اسکے لئے سخت سے سخت سزا مقرر ہے اور خود منو دھرم شاستر مین بھی اس قسم کی شرارت آمیز دروغگوئی اور غلط بیانیون کے لئے یہ سزا تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایسا شخص مرنے کے بعد کسی نہایت ہی ادنیٰ درجہ کے جانور یا نجاست خور کیڑے مکوڑے کی جون مین پھینکا جائے تعزیرات منو۔ باب ۱۱۔ دفعہ ۹۱ مگر فی الحال ہم نہ تو یہان پر تعزیرات ہند سے کام لینگے نہ ہی تعزیرات منو سے یہ اپیل کرینگے کہ اسلام اور مسلمانون پر غلط اور شرارت آمیز الزامات لگانے والے یا لگانے والون کو کسی غلاظت خور حیوان یا نجاست پسند کیڑے کی جون مین ڈالا جائے۔ بلکہ اپنے طور پر ان الزامات کا جواب دیکر اپنی اور اپنے بزرگون کی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کرینگے۔

۳- شرما جی کے مذکورہ بالا تمام الزامات کا مختصر سا زندہ جواب تو ہم دو شخص اسوقت دنیا مین سب کے سامنے موجود ہین۔ یعنی ایک شرما جی خود دوسرے ہم۔ اگر شرما جی کا یہ الزام درست تسلیم کر لیا جائے کہ ہندوستان مین اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور کہ جن ہندوؤن نے اپنے دھرم کو ترک کر کے مسلمان بننے سے انکار کیا۔ اوسکو تلوار کے گھاٹ اوتار دیا گیا۔ تو نتیجہ صاف ہے یعنی اسوقت ہندوستان مین ایک بھی ہندو نظر نہین آنا چاہیے تھا نہ صرف ہندوستان مین بلکہ افغانستان فارس۔ بلوچستان

ترکستان ۔ وسط ایشیا وغیرہ تمام ممالک مین ہندوؤن کا نام و نشان تک بھی مٹ جانا چاہیئے تھا ۔ مگر واقعات بتلا رہے ہین ۔ کہ اسوقت ۲۴ کروڑ ہندو صرف ہندوستان مین موجود ہین ہزارون افغانستان مین آباد ہین ۔ ہزارون فارس ۔ ترکستان ۔ بلوچستان اور وسط ایشیا کے ممالک مین بستے چلے آرہے ہین ۔ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہوتا یا اگر اسلام نے ان ہندوؤن کو جنھون نے اپنا مذہب ترک کرکے ہندو دھرم کو قبول کرنے سے انکار کیا تھا ۔ تلوار کے گھاٹ اُتار دیا ہوتا تو ظاہر ہے کہ آج کم از کم . . . شرما ایم ۔ اے ۔ ہمارے سامنے ہندو کی شکل مین موجود نہ ہوتا اگر ہوتا تو وہ مسلمان کی شکل مین نظر آتا ۔ شرما جی کا بطور ہندو ہمارے سامنے زندہ موجود ہونا اس الزام کا زندہ جواب ہی کہ مسلمانون نے اُن ہندوؤن کو جنھون نے ہندو دھرم کو ترک کرنے سے انکار کر دیا تھا تلوار کے گھاٹ نہین اتار دیا تھا ۔ ہان یہ بالکل ممکن ہے کہ بقول شرما جی جب مسلمان ہندوؤن کو تلوار کے گھاٹ اتار رہے ہونگے تو اسوقت شرما جی کے آبا و اجداد ہندو دھرم کی حفاظت کی خاطر مردانہ وار میدان مین لڑنے مرنے اور کٹنے کی بجائے غالباً نہایت بزدلانہ طریقہ پر اپنی جان بچانے کی خاطر ہندو قوم کو مسلمانون کی تلوار سے قتل کیے جانے کے لیئے مسلمانون کے رحم پر چھوڑ کر اپنی دھوتی لنگوٹی سنبھال کسی پہاڑ کی سخت تاریک گپھا مین جا چھپے ہونگے اور کسی ایسی ہی پہاڑ کی اندھیری کھنڈرا مین ہمارے شرما جی نے جنم لیکر پرورش پائی ہوگی ۔ اب جو ان کو پتہ لگا ہوگا کہ مسلمانون کی تلوار ہندوؤن کے گلے کاٹنے سے رک گئی ہے ۔ تو وہ اس پہاڑ کی تاریک گپھا سے آنکھین ملتے دھوتی سنبھالتے ہوئے نکل آئے ہونگے ۔ تاکہ وہ اپنی ہندو قوم کے سامنے یہ شہادت دین کہ بہت عرصہ ہوا مسلمانون نے ان ہندوؤن کو جنھون نے ہندو دھرم کو ترک کرنے سے انکار کر دیا تھا تلوار کے گھاٹ اتار دیا تھا ۔ اور کہ ہم نے اپنی عافیت اسی مین سمجھی تھی کہ اپنی لنگوٹی ۔ دھوتی کی خیر مناتے ہوئے پہاڑ کی گپھا مین جا چھپین چنانچہ ہم ابھی تازہ بتازہ نہا دھو کر اسی گپھا سے چلے آرہے ہین ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شرما جی کے آباؤ اجداد نے تلوار کے گھاٹ اتارے جانے کی بجائے نہایت بزدلی سے اسلام قبول کر لیا ہو ۔ اور شرما جی نے ابھی حال ہی مین اسلام سے مرتد ہو کر اپنے ہندو ہونے کا اعلان کر کے ہندو قوم کی وکالت کا بیڑا اٹھایا ہو ۔ مگر اسکا ثبوت شرما جی کے ہاتھ مین ہوگا کہ وہ کب مسلمانون سے ہندو بنے تھے ۔ اگر یہ دونون باتین نہین ہین ۔ تو صاف ظاہر ہے کہ شرما جی کا یہ لکھنا

کہ جن ہندوؤن نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انکو تلوار کے گھاٹ اتار دیا گیا قطعاً جھوٹ ہے۔ تعزیرات منو باب ۱۲ دفعہ ۹ کے مطابق ایسے جھوٹ کی سزا مین اگر شرما جی مرنے کے بعد کتے گدھے۔ سانپ۔ بچھو۔ کھٹمل۔ پسو یا کسی بدرو مین رینگنے والے کیڑے مکوڑے کی جون مین ڈالے جائین تو انکو شکایت کرنے کی کوئی گنجائش نہین ہوگی۔

۴۔ اب ہم اس بات کے ثبوت مین کہ اسلام زن، زر یا زمین وغیرہ کے ذریعہ نہین پھیلا نہ اس کی اشاعت تلوار سے ہوئی اپنے آپکو دنیا کے سامنے بطور زندہ ثبوت کے پیش کرتے ہین۔ دنیا جانتی ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ء مین ہم کھلے طور پر ویدک دھرمی بن گئے سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری مین نہ صرف یہی نہین کہ ہمنے کھلے طور پر ہندو قوم کے حق مین رائے دی بلکہ گورنمنٹ کی رپورٹون مین آریہ سماج کے ممتاز لیڈر کی حیثیت سے ہمارا نام نہایت نمایان الفاظ مین درج کیا گیا۔ اس تمام عرصہ مین ہم صرف یہی نہین کہ ہندو قوم کے طرفدار اور ممد و معاون بنے رہے۔ بلکہ کھلے طور پر ویدک دھرمی بنکر ڈیڑھ فٹ لمبی چوٹی اور تولہ بھر کا جنیو لٹکاتے ہوئے دھوتی پوش مہاتما بنکر سالہا سال تک مسلمانون کے ساتھ تحریری و تقریری جنگ کرتے رہے جس زمانہ مین ہم ویدک دھرمی تھے ہمارے لئے دنیوی آرائش دنیوی دولت و ثروت، عزت و شہرت اور دنیوی عیش و عشرت کے ہر ایک قسم کے سامان موجود تھے ریشم اور مخمل کے بچھونے لیٹنے کے لئے نوکر چاکر خدمت کرنے کے لئے ہر وقت موجود رہتے تھے ہم جدھر نکلجاتے تھے پھولون کی بارش ہوتی تھی۔ مرد اور عورتین درشنون کے لئے بیتاب ہوتے تھے۔ ہم سونے اور چاندی مین کھیلتے تھے۔ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے سوائے کسی دوسرے درجہ مین سفر کرنا ہم اپنی کسر شان سمجھتے تھے جس شخص کو ہمارے قدمون کو چھونے کا یا درشن کرنے کا موقع ملجاتا تھا وہ اپنے آپکو خوش قسمت سمجھتا تھا۔ ہم جوان تھے۔ عالم شباب تھا صنف نازک کے کتنے ہی دل اس آرزو مین تھے کہ انکو ہماری زندگی کا ہمسفر بننے کی سعادت نصیب ہو۔ کئی پھول اسی آرزو مین مرجھا گئے۔ اور کئی غنچے اسی ارمان مین کملا گئے۔ کئی کلیان کھلتے کھلتے رہ گئین۔ کئی جھڑ گئین اور کئی سڑ گئین۔ اگر ہم نفسانیت کے غلام ہوتے تو ہم جس چمن کے اندر سیر کر رہے تھے۔ اس مین جس پھول کو چاہتے توڑتے اور جس غنچہ کو چاہتے مروڑتے اگر ہم دولت کے بھوکے ہوتے تو وہ ہمارے قدم چوم رہی تھی جس قدر چاہتے جمع کرتے۔ اگر شہرت کے خواہان ہوتے تو وہ بن مانگے مل چکی تھی۔ سوچنے کا مقام ہے کہ ۲۵، ۳۰ برس کا نوجوان ہو تندرست

ہو۔ صحیح سالم ہو۔ توانا ہو عیش و عشرت کا ہر ایک سامان اس کے ارد گرد انبار در انبار موجود ہو۔ مگر وہ ان سب پر لات مار کر اور ان تمام ترغیبات سے منھ موڑ کر یہ فیصلہ کرے کہ جس رستہ پر میں جا رہا ہوں وہ غلط ہے قطعاً غلط ہے۔

۵۔ راستہ کے غلط ہونے کا علم ہونے کے ساتھ ہی وہ ان تمام تصانیف کو جو اس نے اسلام اور مسلمانوں کے برخلاف لکھی ہوں۔ اور جنکی قیمت ہزاروں روپیہ ہو۔ ایک بڑے ڈھیر میں جمع کر کے مٹی کا تیل ڈالکر آگ لگا دیتا ہے۔ اسلئے کہ جب وہ رستہ ہی غلط نکلا تو اس راستہ پر جتنا بھی سفر کیا گیا وہ سب غلط۔ فضول اور رائیگان گیا۔ کسی ایسے شخص کے نزدیک جو لذائذ دنیا کو ہی مقصد زندگی سمجھ رہا ہو۔ ہمارا یہ فیصلہ یقیناً خودکشی کا مترادف ہوگا۔ لیکن اس کو یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ جو شخص تعلیم یافتہ ہے سمجھدار ہے اپنے ہوش و حواس میں ہے۔ جوان ہے سٹھیا نہیں گیا۔ اگر وہ دنیا کی ان چیزوں پر لات مار کر حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے تو آخر اسکو ان چیزوں سے بہتر کوئی چیز اسلام میں نظر آتی ہوگی۔ کہ جسکی خاطر وہ لذائذ دنیا کی اتنی بڑی قربانی کر رہا ہے۔ وہ چیز کیا ہے؟ کیا دولت ہے؟ دولت کو تو وہ خود چھوڑ رہا ہے۔ کیا عورت ہے؟ ہرگز نہیں اس لئے کہ بیوی تو اس کے پاس موجود ہے جو وفادار اور خوب سیرت ہونے کے علاوہ فرمانبردار و تعلیم یافتہ ہے کوئی گھسیارن پسنہارن اور بڑھی۔ کلالن۔ کتھرانی۔ ویشائن نہیں ہے۔ بلکہ ہندو قوم کی سب سے اونچی اور سب سے اعلیٰ ذات یعنی برہمن کل میں پیدا شدہ ہے۔ برہمنوں میں سے بھی کسی گئے گذرے خاندان کی نہیں۔ بلکہ ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والی کہ جس کے رشتہ داروں میں ایسے ایسے لائق فائق اور تجربہ کار اور تعلیم یافتہ برہمن موجود ہوں کہ جو ہمارے دیکھتے ہوئے بڑی بڑی ہندو سبھاؤں اور سماجوں کی نظامت کی کرسی پر بیٹھے اور ہندو قوم کے جہاز کو نہایت تن دہی کے ساتھ ساحل مراد کی طرف چلاتے نظر آتے ہوں جس شخص کو ویدک دھرم یا ہندو قوم میں رہتے ہوئے ایسی اعلیٰ قوم کی برگزیدہ خاندان کی تعلیم یافتہ فرمانبردار نیک اور سعادتمند بیوی بھی مل چکی ہو۔ سوچنے کی بات اور غور کا مقام ہے کہ وہ شخص ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے پھر بھی ویدک دھرم کو ترک اور ہندو قوم سے قطع تعلق کر کے اسلام کی طرف بھاگا آئے اور مسلمانوں میں مل بیٹھنے کو غنیمت تصور فرمائے۔ آخر اس میں کیا راز ہے۔ کیا بھید ہے اور کیا معمہ ہے پس سمجھ لینا چاہیئے کہ جو راز اس نوجوان کے ویدک دھرم یا ہندو قوم سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کر لینے میں پوشیدہ ہے اور جو معما اسمیں مضمر ہے ٹھیک وہی راز اور وہی معما وہی بھید ہمارے ان کروڑہا آباؤ اجداد کی زندگیوں میں

پوشیدہ تھا جنھون نے کہ ہندو قوم مین رہنے کی حالت مین اپنے ارد گرد تمام عیش و عشرت دولت و ثروت
جاہ و حشمت عزت و شہرت پر لات مار کر ہندو دھرم کو ترک کر کے کھلے بندون اسلام قبول کیا تھا انہی
حق و حقانیت کے شیدائیون۔ ان ہی توحید و رسالت کے فدائیون کی اولاد ہونیکا آج ہم ساڑھے چھ کروڑ
مسلمانان ہند کو فخر حاصل ہو یہ کہنا ہمارے ان مقدس بزرگون نے تلوار کے ڈر کے۔ ارے ہندو دھرم
کو ترک کر دیا تھا یا معاذ اللہ عورتون اور روپیہ کے لالچ مین آکر وہ مسلمان ہوگئے تھے یا وہ ہندو دھرم سے
بے خبر تھے یا وہ تحقیق نہین تھے۔ سراسر غلط بے بنیاد اور جھوٹے الزامات ہین ایسے الزام لگانیوالون کو ہم
بتا دینا چاہتے ہین کہ ہمارے آباؤ اجداد اور مقدس بزرگون کی دہلیز تک تو تم۔ اس وقت پہونچنے کی کوشش
کرنا جبکہ پہلے ہم سے نچ نکلو جب ایسے آباؤ اجداد کے نام لیوا اور اونکی اولاد کہلانے مین فخر کرنیوالے
تمھارے سامنے موجود بیٹھے ہین تو پہلے ہمارے ساتھ تو نبٹ لو۔ ہم شرماجی سے پوچھتے ہین کہ اگر اذکا یہ بیان
کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اور کہ ہندوستان مین جتنے لوگون نے اسلام قبول کیا وہ تلوار عورت۔ روپیہ
یا عہدون کے لالچ یا ہندو دھرم سے بیخبر ہونیکی وجہ سے قبول کیا تو وہ ذرا بتلائین کہ ہمارے آباؤ اجداد
تو ایک طرف خود ہمارے سر پر مسلمانون نے کونسی تلوار کھینچی تھی کس مسلمان خاتون کا لالچ دیا تھا اور کسقدر
خزانے پیش کئے تھے۔ یا کس مسلم ریاست کی وزارت کا قلمدان دینے کا وعدہ کیا تھا جسکی خاطر ہمنے ویدک
دھرم کو چھوڑ کر اور ہندو قوم سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوگئے۔ رہا ہندو یا ویدک دھرم کے
متعلق ہماری تحقیقات کا سوال۔ اسکا آسان فیصلہ یون ہوسکتا ہے کہ شرماجی ہندوستان بھر کے تمام
بڑے بڑے ہندو پنڈتون کو ایک جگہ جمع کرین۔ ادھر سے ہم تن تنہا انکے ساتھ ہندو یا ویدک دھرم کے
متعلق مباحثہ و مناظرہ کرنے کے لئے میدان مین آئینگے ہم یہ بھی اجازت دیتے ہین کہ ہندوستان بھر کے
تمام ہندو اپنے پنڈتون کی خود بھی مدد کرین اور اپنے تمام دیوی اور دیوتاؤن سے بھی مباحثہ کے دوران مین
مدد لیتے رہین۔ ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہین۔ کہ اگر دوران مباحثہ مین ہندو پنڈت اپنی ۲۲ کروڑ بھائیون کی
مدد اور اپنے تمام دیوی اور دیوتاؤن کی متفقہ طاقت کے ساتھ اسلام پر ہندو دھرم کی فوقیت کو ثابت کر
دکھائین۔ تو ہم اسی وقت ہندو بن جاوینگے اور اسکے علاوہ اگر وہ کسی قسم کی ہمارے لئے مناسب اور جائز
سزا بھی تجویز کرینگے جو موجودہ قانون کی حدود سے تجاوز نہ کرتی ہو۔ تو ہم اس سزا کو بھی بھگتنے کے لئے تیار
ہونگے ان تمام مراعات کے باوجود ہم ان کو یہ مزید رعایت دینے کا وعدہ کرتے ہین کہ اگر وہ مباحثہ یا مناظرہ

مین ویدک یا ہندو دھرم کی اسلام پر فوقیت ثابت نہ کر سکین۔ جسکا کہ ہمین یقین ہے کہ وہ نہین کر سکتے اور نہین کر سکینگے خواہ وہ اپنے تمام دیوی اور دیوتاؤن کو بھی اپنی مدد کے لئے بلالین تو اس صورت مین ہم ان سے یہ مطالبہ ہرگز نہین کرینگے۔ کہ وہ ضرور مسلمان ہو جائین نہ ہی ہماری طرف سے ان پر کسی قسم کا جبر و اکراہ ہوگا بلکہ اسلام کا قبول کرنا یا نہ کرنا انکی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا جائیگا۔ اس لیے کہ اسلام پاک نے ہمین جبر و اکراہ کی اجازت نہین دی بلکہ وہ ہمین صرف اتنی ہی اجازت دیتا ہے کہ روشنی اور تاریکی مین فرق دکھلا دو۔ اسکے بعد جسکی مرضی ہو۔ روشنی مین چلے جسکی مرضی ہو اندھیرے مین ٹھوکرین کھائے۔ مذکورۂ بالا شرائط سے بہتر۔ نرم تر۔ اور ہندوؤن کے حق مین ہر ایک لحاظ سے مفید تر شرائط اُن کو کسی سے بھی حاصل نہین ہونگی ہمین امید ہے کہ ہمارے شرما جی ان شرائط پر غور فرما کر ہندوستان بھر کے ہندو پنڈتون کے اندر روح پھونکنے کی کوشش کرینگے۔ کہ وہ مباحثہ کے لئے میدان مین آجائین تاکہ اس بات کا دو ٹوک فیصلہ ہو جائے کہ آیا ہندوستان مین اسلام اپنی خوبیون کے زور سے پھیلا اور پھیل رہا ہے اور پھیلے گا۔ یا وہ تلوار کے ڈر یا زن۔ یا زر زمین کے لالچ سے پھیلا ہے چونکہ ہم دونون گروہ اسٹے ہین اور اس وقت زندہ موجود ہین اس لئے ہمین اپنی زندگی مین ہی مذکورۂ بالا مسئلہ کو حل کر لینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ جس طرح ہمارے آبا و اجداد کے مرنے کے بعد شرما جی ان پر یہ بے بنیاد سراسر لغو اور قطعی جھوٹے الزام لگا رہے ہین کہ اُنھون نے تلوار کے ڈر سے یا زن۔ زر۔ زن کے لالچ سے یا ہندو دھرم کی ناواقفیت کی بنا پر اسلام قبول کر لیا تھا۔ اسی طرح ہمارے مرنے کے بعد وہ یا ان کا کوئی دوسرا ہم نوا و ہم مشرب شرما یا ورما ہمارے متعلق بھی اس قسم کا شرارت آمیز جھوٹ لکھے۔ کہ ہم نے مسلمانون کی تلوار سے ڈر کر یا کسی مسلمان عورت کی خاطر یا روپیہ کے لالچ سے یا ویدک دھرم یا ہندو مت سے عدم واقفیت کی بنا پر ویدک یا ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا تھا اس قسم کی تمام شرارت دنایت۔ رذالت سفاہت اور سفلہ پن کا سد باب کرنیکے لئے ہی ہمنے شرما اور اس کی تمام قوم کو چیلنج دیا ہے۔ امید ہے وہ اسکو قبول کرینگے :-

---

تیسری فصل

مردہ ثبوت

اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس حق پسندی و خدا پرستی زہد و اتقا پر لگائے گئے سراسر بے بنیاد قطعی جھوٹے اور بالکل لغو الزامات کی تردید میں زندہ جواب دینے کے بعد اب ہم ایک مردہ ثبوت پیش کرینگے۔ فاضل شرما جی نے اپنے مضمون میں سوامی شردھانند کا بڑے فخر سے نام لیا ہے۔ ادن کے اس فخر میں ہم بھی شرکت کرینگے۔ اس لئے کہ سوامی شردھانند کے ساتھ جبکہ وہ مہاتما منشی رام ہوتے تھے۔ ہمارا بڑا گہرا تعلق تھا ان ہی سوامی صاحب نے کسی زمانہ میں پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی تمام کتابوں کا اپنے مطبع میں زر کثیر صرف کرکے کلیات آریہ مسافر کے نام سے دس ہزار کا ایڈیشن نکالا تھا پنڈت لیکھرام صاحب تو مرچکے مگر سوامی شردھانند صاحب ہمارے سامنے موجود ہیں سوامی صاحب موصوف نے کلیات مسافر کے شروع میں جو دیباچہ لکھا ہے اسکے چند فقرات مفصلہ ذیل ہیں۔

"آریہ سماج کے لٹریچر میں منتے شری سوامی دیانند جی کی تصانیف کے بعد اگر کسی لٹریچر کی زیادہ مانگ ہے۔ تو وہ آریہ مسافر کی تصانیف ہیں یہ محض اتفاق ہی نہیں ہے کہ بیسیوں آریہ مصنفوں میں محض پنڈت لیکھرام کی تحریروں کا شوق ہی اردو دان پبلک میں زیادہ تر نظر آتا ہے بلکہ اب عوام اہل ہنود کہاں میں پنڈت لیکھرام کا صرف طرز تحریر ہی عام پسند ہی بلکہ ان کا ایک ایک لفظ سچے دل سے نکلا ہوا ہے۔ اور اس لئے پڑھنے والے پر بے نظیر تاثیر پیدا کرتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ہماری نظروں میں بہت ہندوستانی ایسے گذرے ہیں۔ جن میں راستی کی تحقیقات کا وہ جوش کام کرتا ہو۔ جو پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی طبیعت کو حرکت دیتا تھا۔ ۔ ۔ پنڈت لیکھرام سنسار کے چمکتے ہوئے ستاروں میں سے ایک تھے۔ ۔ ۔ ۔ لالہ کا[illegible]رام صاحب برہمنوں نے جو کہ پنڈت جی کے دوست اور عزت کرنیوالے بھی ہیں۔ پنڈت جی کو آریہ سماج کے علی کا خطاب دے رکھا تھا۔ ۔ ۔ مارچ ۱۸۹۷ء کی شام کو ایک شقی القلب جو شدھی کا بہانہ کرکے آیا تھا۔ آپ کی جائے رہائش میں دھوکہ سے چھری آپ کے پیٹ میں

گھسیڑ کر بھاگ گیا..........

منشی رام مالک مطبع سیتہ دھرم پرچارک حال سوامی شردھانند سنیاسی دیباچہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۔۲

جس پنڈت لیکھرام کی مدح سرائی مین سوامی شردھانند نے زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہین اسی پنڈت لیکھرام کی ایک کتاب بنام آریہ ہندو نہستے کی تحقیقات کلیات آریہ مسافر مین سوامی شردھانند نے شایع کی ہے اس کتاب کے چند فقرات مفصلہ ذیل ہین۔

واضح ہو کہ ہم آریہ لوگ اس ہندوستان اور ہندو نام کو کئی وجہ سے برا سمجھتے ہین۔

۱۔ ہماری قوم کا ہندو نام کسی سنسکرت کتاب مین درج نہین۔ ویدون سے شاستر و نیز بلکہ پرانون سے لیکر ست نارائن کی کتھا تک مین بھی کہین اس نام کا نشان نہین ملتا۔ اس واسطے ہمارا نام ہندو نہین

۲۔ کبھی کسی یادداشت روزمرہ بہی۔ پتر۔ روزنامچہ۔ جنم پتری۔ پٹوا وغیرہ مین بھی ہند دیا ہندی یا ہندوستانی وغیرہ نام نہین لکھے گئے جس سے بخوبی ثابت ہے کہ ہم ہندو نہین ہین۔

۳۔ ہمارے ہان کی بھاشا کی کتابون مین بھی جو زمانہ اسلام سے پہلے کی تصنیف ہین بلکہ زمانہ اسلام کی مصنفہ پستکون مین بھی یہ الفاظ استعمال نہین ہوئے حتی کہ کسی قومی یا مذہبی رسوم کے ادا کرتے وقت تاہنوز بھی ہندو وغیرہ مستعمل نہین ہین بس کسی طرح قابل نہین کہ ہندو ہمارا نام ہو۔

۴۔ جو لوگ یہ مانتے ہین۔ کہ یہ لفظ فارسی کا ہے۔ مگر سنسکرت سے آیا ہوا یعنی سنسکرت کے سندھو سے ہندو بنا ہے یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یونانی لوگ براہ روم ایران اور افغانستان سے آریہ ورت مین آئے اور راستہ مین جیسا کسی ملک کا نام سنا وہی استعمال کیا۔ حرف س کا ہ سے بدل جانا ہمنے مانا۔ مگر فارسی مین سنسکرت کسی طرح نہین۔ ہان سنسکرت مین سندھو اور سندھا دو ترن ندی کو کہتے ہین۔ مگر سندھو کبھی با کل آریہ ورت کی نسبت استعمال نہین ہوا اور نہ شایان ہے لیکن فارسی لغات کے رو سے جو اس لفظ کے معنی ہین وہ البتہ محمد معلوم ہوتے ہین۔

۵۔ ہندو۔ در فارسی بکسر سین حرام زادہ و بد و شریر و معیوب لا از کشف و سراج و منتخب و غیاث برہان و منتہا تحت اللغات)

چونکہ سرحد کے لوگ غیر ملک والون کو لوٹ لیا کرتے تھے اسلئے انکا نام غیر ملک والون نے سندھو

یا ہندو رکھا۔ اور دونون لفظ فارسی زبان کے مترادف ہین اور اس ملک کے محاورہ مین بھی نقب کو سیندہ کہتے ہین۔ اور افغانی زبان مین دریا کو سیند کہتے ہین جس سے نقب زن کا نام ہے۔ یہ سیندھو یا ہندو ثابت ہوتا ہے۔ کسی بھلے مانس کا نہین۔ چہ جائیکہ آریونکا۔

۶۔ یہ کہنا کہ ہندو لفظ ہین اور دوش سے بنا ہے جنکے معنے بے نقص کے ہین سنسکرت کی رو سے بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ سنسکرت کی کسی لغات یا اتہاس مین اس کا پتہ نہین ملتا۔ پس ہندوون کے بزرگون کا جاری کیا ہوا یہ نام نہین ہے۔ بلکہ غیر قومون کا آریون کے حق مین الزام واتہام ہے۔

۷۔ یہ فرمانا بھی محض بے بنیاد ہے کہ یہ نام ہندوون کی اپنی ایجاد ہے نہین نہین بلکہ غیر ملکون کے باشندون کا الزام ہے اور سب سے زیادہ کثرت استعمال اس کا بدولت اسلام ہے۔ چنانچہ اس کے اثبات مین شہادتین یہ ہین۔

(ا) حضرت معاویہ کی والدہ کا نام ہندہ تھا۔ کیونکہ وہ سیاہ فام تھی (غیاث)

(ب) ہندو در محاورہ فارسیان بمعنی دزد۔ رہزن۔ و غلام می آید۔ (غیاث)

(ج) ہندو زن۔ زن ساحرہ را گویند۔ یعنی جادوگرنی عورت (غیاث کریم)

(د) ہندویا۔ دوات یعنی سیاہی۔ (کشف)

(ہ) ہندوئے چرخ ہفتم۔ زحل کہ نحس، سیارہ ست (کشف)

(و) ہندوتیو۔ غلام و ہندہ تو (کشف)

(ز) ہندو بکسر غلام و بندہ کافر و تیغ (کشف)

۸۔ استر کی کتاب مین جو حضرت محمدؐ صاحب سے ایک ہزار برس پیشتر لکھی گئی تھی اسکے پہلے باب کی پہلی آیت مین "ہندوستان" کا لفظ ہے۔ اسیطرح فلاویس جوسفس یہودی مورخ اپنی کتاب مین ہندوستان کا لفظ لکھا ہے۔۔ غالباً یہی وہ زمانہ ہے۔ جب سے یہ بُرا نام ہمارے لئے اور ہمارے ملک کے لئے غیر ملک والون نے استعمال کرنا شروع کیا۔ اس نام کا غیر ملک کی کتابون مین پایا جانا اور ہمارے ملک کی کتابون مین نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ غیر ملک والون نے ہمین اس نام سے پکارنا شروع کیا۔

٩ - یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہندو نام اندو سے بنا ہے اور اندو کہتے ہین چندرمان کو یعنی چندر بنسی - ہم مانتے ہین - کہ اندو چندرمان کو کہتے ہین - مگر سنسکرت مین یہ کس طرح بن گیا - اور کیا تمام ہندو چندر بنسی یا سورج بنسی ہین - اندو صرف چندرمان کو کہتے ہین - بنسی کہان سے آگیا - اور کس کے معنی ہوے اور کیون یہ نام اس دھاتو سے کسی سنسکرت پستک مین آجتک مندرج نہین ہے - اور کیا سوائے چندر بنسی کے اور لوگ اپنے آپ کو ہندو نہین کہتے - لہذا یہ دعوے بھی محض بے بنیاد ہے - کیونکہ ابتک چندر بنسی اور سورج بنسی وغیرہ صدہا گوتر ون کی تومین آریہ ورت مین موجود ہین مگر ہندو کا نام و نشان ندارد -

یہ لفظ فارسی - عربی - عبرانی وغیرہ زبانون مین قریب قریب ان ہی معنون مین استعمال ہوا ہے بلکہ ایسی کوئی کتاب شاذ و نادر ہو گی جسمین یہ لفظ ان معنون مین نہ آیا ہو جس سے ہر طرح ثابت ہے کہ یہ نام ہمارا نہین ہے بلکہ قطعی ترک کرنے کے لائق ہے اور عداوت و عنایت سے موضوع کیا گیا ہے -

کلیات آریہ مسافر صفحہ ١٦٩ - ١٧٠"

مطبوعہ سوامی شردھانند یا لالہ منشی رام

یہ ایک ایسے شخص کی تحریر ہے - جو آریہ سماج کا لیڈر اور سوامی شردھانند کا ممدوح تھا - چونکہ وہ مر چکا ہے اسلئے اسکی تحریر کو ہم نے مردہ ثبوت کے نام سے پکارا ہے - ہمارے نہایت پر جوش اور ہندو دھرم کے حامی شردھا جی کو سوامی شردھانند جی کے قلم سے مزین کلیات آریہ مسافر کے مذکورہ بالا مضمون کو مکرر سہ کرر پڑھنا ... اس مضمون کے مطالعہ سے ان کو پتہ لگ جائیگا کہ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند جی کے نزدیک ... حرام زادہ - بدکردار ... تسریہ - معیوب - قحب زن - چور - ڈاکو - غلام - جادوگر - منحوس سیاہ فام ... ہین - اور کہ وہ اس بات پر بھی زور دے رہے ہین کہ "ہندو" کا لفظ نہ تو ان کے کسی وید و شاستر مین ملتا ہے - نہ ہی کسی پرانی سنسکرت کی کتاب مین نہ صرف یہی بلکہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے تو ایسے لوگون کو جو اپنے آپکو یا دوسرون کو ہندو کہتے ہون سدین الفاظ سخت چیلنج دیا ہے -

"بس ہر ایک دانا جان سکتا ہے کہ یہ نام جب ہمارے مخالفون کی کتابون مین موجود ہے اور ہماری کتابون مین نہ ارد ہے تو انکا دعوے کسقدر دروغ بے فروغ ہے - بس ہم انکو چیلنج کرتے ہین کہ وہ یا انکا کوئی اور فضلہ خور ہندو نام کسی سنسکرت کی کتاب مین بتلا دے اور ثبوت کرا دے - ورنہ یہ دھوکہ بازی کا طوق مثل بیہودا سقر یوطی یا یزید کے قیامت تک دغا باز کے گلے مین رہیگا -

"کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱" مطبوعہ سوامی شردھانند یعنی لالہ منشی رام:-

پنڈت لیکھرام اس وقت دنیا مین موجود نہین ہین۔ مگر اُن کی روح کسقدر خوشی حاصل کر سکتی ہے اگر شرماجی ان کے چیلنج کو منظور کر کے "ہندو" نام کسی پرانی سنسکرت کی کتاب مین سے نکال کر دکھا دینگے پنڈت لیکھرام نے ایسے ہر ایک شخص کو جو یہ کہتا ہو کہ "ہندو" نام کسی پُرانی دھرم شاستر کی کتاب مین ملتا ہے۔ یا یہ اچھے معنون مین استعمال ہوتا ہے۔ دغا باز۔ دھوکہ باز۔ بیہودا مسقر لوطی بلکہ فضلہ خور کے نام سے پکارا ہے شرماجی نے جو یہ لکھا ہے کہ اب ہمارا فرض اُن (مسلمانون) کو ہندو بنانا ہے اگر اس فقرہ مین پنڈت لیکھرام کی لغات سے "ہندو" کے معنی رکھ دیئے جائین۔ تو مطلب بہت صاف ہو سکتا ہے۔ مگر ہم کہتے ہین کہ آخر کیا وجہ تھی۔ جو غیر ملک والون نے ہندوستان کے باشندون کا نام ہندو بمعنی چور وغیرہ رکھا۔ کیا اس ملک مین کثرت سے ہندو یعنی چور ہوتے تھے کہ تمام کی تمام قوم ہی ہندو بمعنی چور کے نام سے پکاری جانے لگی۔ جب ہم اسباب پر غور کرنے کے لئے ویدون اور منو دھرم شاستر کا مطالعہ کرتے ہین تو ہمین پتہ لگتا ہے کہ در اصل اس ملک مین اس کثرت سے چوری کی وارداتین ہوتی تھین کہ ان کے سدباب کے لئے دنیا کی کسی بڑی سے بڑی سزا کو بھی ناکافی سمجھ کر مرنے کے بعد بھی ایسی بدترین اور ذلیل ترین سزائین تجویز کی گئی تھین۔ کہ جنکو پڑھکر حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ منو مہاراج نے اپنے قانون کی اس ملک کے ایسے چورون کے لئے مفصلہ ذیل سزائین تجویز کی تھین۔

۱۔ چوری کرنے والا برہمن۔ مکڑی۔ سانپ۔ گرگٹ۔ پانی مین رہنے والے درندگی کرنے والے پشاچون کے جنم کو ہزارون بار حاصل کرتا ہے۔ منو ۱۲/۵۶

۲۔ لعل موتی مونگا اور مختلف ہر قسم کے جواہرات کو چرانے والا ہیم کار جانور کی جون مین جاتا ہے۔ منو ۱۲/۶۱

۳۔ دھانون کو چرانے سے چوہا۔ کانسی کو چرانے سے ہنس پانی کے چرانے سے مینڈک شہد چرانے سے کتا اور گھی کو چرانے سے نیولے کا جنم پاتا ہے۔ ۱۲/۶۲

۴۔ گوشت کے چرانے سے گدھا۔ چربی کے چرانے سے جل کوا۔ تیل کے چرانے سے تیل پینے والا جانور۔ نمک کے چرانے سے جھینگر۔ دہی کے چرانے سے بلا کا نام جانور کی جون مین جاتا ہے۔ ۱۲/۶۳

۵۔ ریشمی کپڑے چرانے سے تیتر۔ السی کے کپڑے چرانے سے مینڈک کپاس کے کپڑے چرانے سے سارس گائے کے چرانے سے گوہ۔ گڑ کے چرانے سے باگڑ کی جون مین جاتا ہے۔ ۱۲/۶۴

۶۔ خوشبودار چیزون کے چرانے سے چھچھوندر، ساگ پات کے چرانے سے مور، دوسرے اناج چرانے سے گیدڑ اور کچا اناج چرانے سے شلک ہوتا ہی ۱۲/۶۲۔

۷۔ آگ کو چرانے سے بگلا، چھاج اور موسل وغیرہ چرانے سے مکڑی اور رنگدار کپڑون کو چرانے سے چکور کی جون مین جاتا ہی۔

۸۔ مرگ اور ہاتھی کو چرانے سے بھیڑیا۔ گھوڑے کے چرانے سے۔ شیر پھل مول قند کے چرانے سے بندر۔ عورت کے چرانے سے ریچھ۔ پینے کا پانی چرانے سے چاتک۔ سواریون کے چرانے سے اونٹ۔ اور پشو کے چرانے سے بکرے کی جون مین جاتا ہی ۱۲/۶۸۔

۹۔ عورت بھی اسی طرح چوری کرنے سے گنہگار ہوتی ہے۔ اور اس پاپ سے ان ہی جانورون کی مادہ بنتی ہے جنکا اوپر ذکر کیا گیا ۱۲/۶۹۔

منو مہاراج کے مذکورہ بالا قانون سے ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ قدیم مین اس ملک مین عام طور پر چوری کیجاتی تھی۔ چنانچہ لعل۔ موتی۔ مونگا۔ جواہرات دھان۔ کانسی پانی۔ شہد۔ دودھ۔ رس۔ گھی۔ گوشت۔ چربی۔ تیل۔ نمک۔ دہی۔ ریشمی کپڑے۔ اسی کے کپڑے۔ کپاس کے کپڑے۔ گائے۔ گڑ۔ خوشبودار اشیاء۔ ساگ۔ پات۔ اناج۔ چھاج۔ موسل۔ رنگدار کپڑے۔ مرگ۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ مول۔ قند۔ عورت۔ پینے کا پانی سواریون کے جانور وغیرہ ~~اس زمانہ مین اشیا~~ مسروقہ ہوتی تھین۔

علاوہ ازین رگوید کا ترجمہ کرتے ہوئے جو ہندو دھرم کی سب سے افضل اور پرانی کتاب ہے سوامی دیانند نے مفصلہ ذیل منتر پیش کیا ہی:۔

نو بدھی۔ اندرا۔ ماپرا۔ دا۔ ماناہ۔ پریا۔ بھوجنانی۔ پر۔ موشی ؛

رگوید اشٹک۔ ۱۔ ۷۔ ۱۹۔ ۷

اس منتر کا ترجمہ سوامی دیانند نے بدین الفاظ کیا ہے۔

"اے دشمنون کو ہلاک کرنے والے راجہ آپ ہم کو مت ماریئے۔ آپ ہم پر مظالم مت توڑین اور آپ ہماری نہایت ہی پیاری اشیاء کی چوری مت کیجیے"

نہ صرف یہی بلکہ مذکورہ بالا رگوید کے منتر کا جو ترجمہ سوامی دیانند نے آریہ ابھیونے مین کیا ہی وہ بدین الفاظ ہے۔

> اے مکمل جاہ جلال والے پرمیشور۔ آپ ہمارا قتل مت کریں یعنی ہم کو اپنے سے الگ مت کرائیں اور آپ بھی ہم سے کبھی الگ نہ ہوں آپ ہماری مرغوب اور پیاری اشیاء کو مت چرائیں اور مت چوری کروائیں آریہ ابھیونے ص ۵۸۔

رگوید کے منتر میں جو پرموشی" کا لفظ آیا ہے سوامی دیانند نے اسکا دونوں جگہ ترجمہ چوری کرنا اور چوری کروانا کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رگوید کے زمانہ میں جو ست یگ کا زمانہ کہلاتا ہے عام انسان کو ایک طرف اس ملک کے راجے۔ مہاراجے یہاں تک کہ جس وجود کو اس ملک میں پرمیشور کہا جاتا تھا۔ غالباً وہ بھی چوری کروانے اور چوری کرنے سے باز نہیں آتے تھے جب راجوں۔ مہاراجوں اور خود یہاں کے مانے ہوئے پرمیشور کی یہ حالت ہو۔ تو عام انسانوں کا تو کہنا ہی کیا تھا۔ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے آنے سے ہزاروں سال پیشتر یہ ملک اور اس ملک کے باشندے یہاں تک کہ اس ملک کے راجے۔ مہاراجے اور پرمیشور تک چوری۔ ڈاکہ زنی۔ رہزنی۔ قزاقی وغیرہ جرائم کیوجہ سے بدنام ہو چکے تھے اس قسم کی چوری ڈاکہ زنی رہزنی قزاقی کی وارداتوں کو عام دیکھکر غیر ملک کے باشندوں نے اگر بقول پنڈت لیکھرام آنجہانی مسافر ان کو ہندو یا چور یا ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق وغیرہ کے نام سے پکارنا شروع کر دیا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ پس جس صورت میں کہ ہندو کے معنی ہی بقول پنڈت لیکھرام چور۔ رہزن ڈاکو قزاق۔ بدکردار منحوس شریر اور غلام حرامزادہ ہیں۔ تو اس صورت میں وشیشور شرما شردھانند وغیرہ کا یہ شور مچانا۔ کہ اسلام اور مسلم کا نام ونشان تک .... ہندوستان سے مٹا کر سب مسلمانوں کو ہندو بنا لو کس قدر جرأت اور دیدہ دلیری ہے حالانکہ جس "مسلم" لفظ کے برخلاف وہ اسقدر ہماد کر رہے ہیں اس کے معنی خدا پرست امن پسند صلح جو۔ حق پسند۔ نیکوکار و نیک شعار ہیں۔ اگر موجودہ ہل چل کا یہ مقصد ہو کہ چونکہ مسلمانوں نے ہمکو ہندو جیسے حرام زادہ۔ چور ڈاکو۔ رہزن غلام وغیرہ خطاب دیا تھا اس لئے آج ان سے بدلہ لینے کی خاطر ان کو بھی "ہندو" بنا لو تاکہ سب کو نڈا بنتھی" بجائیں۔ تو دوسری بات ہے لیکن اگر واقعات کی بنا پر بحث کرنی ہو تو واقعات یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ویدوں شاستروں سمرتیوں۔ اپنشدوں۔ درشن شاستروں۔ یہاں تک کہ پرانوں میں ہندو لفظ تک معدوم ہے اور اگر کسی جگہ یہ لفظ ملتا بھی ہے۔ اس کے معنی منحوس۔ چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق۔ غلام۔ شریر۔ بدکردار حرامزادہ وغیرہ نکلتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے اس بات کا فیصلہ کر لیا جاوے

کہ معنی کے لحاظ سے ہندو اور مسلم دونوں مین سے کونسا نام اچھا ہے۔ اس لئے ہم کسی مسلمان کو نہین بلکہ خود شرما جی کو ہی منصف قرار دیتے ہین کہ وہ ان دونون نامون کے معنون پر غور کرکے جسکو بہتر سمجھین اس کے حق مین بامعنی فیصلہ دیدین ہمین ان کا فیصلہ منظور ہوگا۔

اول۔ ہندو یعنی۔ چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق و شریر منحوس۔ بدکردار غلام سیاہ فام اور حرامزادہ (کلیات لیکھرام)

دویم۔ مسلم یعنی خداپرست۔ فرمانبردار۔ صلح جو۔ امن پسند۔ ایذا نہ دینے والا۔ وفادار آزادی پسند قانون دوست۔ گناہون سے بچنے والا۔ موحد (کتب اسلام) ہماری فیاضی اور اولوالعزمی کا کیا ٹھکانا ہے کہ ہم نے ہندو مسلم نامون مین سے بہتر نام کا بامعنی فیصلہ کسی مسلمان کے ہاتھ مین دینے کی بجائے اسلام اور مسلمانون کے دشمن مسٹر شرما جی کے ہی ہاتھ مین دیدیا ہے وہ جو بھی فیصلہ کردین۔ ہم اس کے برخلاف مطلقاً چون و چرا نہین کرینگے مگر ہم یہ ضرور کہین گے کہ جب ہمارے حق پسند و حق پرست آباؤ اجداد نے یہ دیکھا کہ اور تو اور ہندو لفظ تک بے معنی ہی چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ قزاق۔ بدکردار شریر۔ غلام۔ سیاہ فام اور حرامزادہ ہین۔ تو انھون نے فوراً اس نام کو ترک کرکے اپنے لئے مسلم کا نہایت ہی عمدہ اور بامعنی نام پسند کر لیا۔ اور وہ مسلمان ہوگئے۔ ہمارے ایسے محقق آباؤ اجداد پر آج کسی شرما یا ورما کا یہ الزام لگانا کہ وہ ہندو دھرم سے ناواقف تھے یا تلوار کے ڈر سے یا کسی دنیوی لالچ سے مسلمان ہوگئے تھے نہ صرف یہ کہ قطعاً جھوٹ سراسر لغو اور بالکل بیہودہ ہے بلکہ ایسے بے بنیاد اور جھوٹے الزام لگانیوالی کی بدبختی کی دلیل ہے۔

چوتھی فصل

ننگی تصویر

اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے الزامات کی تردید مین زندہ اور مردہ ثبوت پیش کرنے کے بعد اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہین کہ ہمارے بزرگون نے ہندو دھرم کو ترک کرکے کیون اسلام قبول کر لیا تھا۔ ہم اسکو صرف ایک ہی جملہ مین یون ادا کرسکتے ہین کہ جب ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کی ننگی تصویر کو دیکھا

تو اُنھون نے شرم وحیا اور غیرت سے کام لیتے ہوئے اس کی طرف سے منہ موڑ لیا اور فوراً مسلمان ہو گئے ہندو دھرم کی یہ ننگی تصویر کیا اچھی اور کیسی تھی۔ اس کو ہم اپنے الفاظ مین نہین بلکہ آریہ سماج کے فخر سوامی شردھانند کے ممدوح پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے الفاظ مین پیش کرینگے۔ چنانچہ پنڈت جی لکھتے ہین:۔

"ہمارے ہندو بھائی پورانون کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ اور ان کی کتھا اُن کو پریم سے سنا کرتے ہین۔ علاوہ ازین وہ بہت کچھ تن۔ من دھن بھی ان کے ارپن کرنے سے دریغ نہین کرتے لیکن عموماً دیکھا جاتا ہی کہ وہ اصلیت کی طرف ذرا متوجہ نہین ہوتے۔ اس واسطے ہم اپنا فرض سمجھتے ہین کہ ان کی خدمت مین کچھ عرض کرین۔ ..... دیوی بھگوت مین لکھا ہی کہ برہسپتی چندر دیوتا کے گرو تھے برہسپتی جی کی بیوی تارا چندرمان کے گھر گئی۔ اور فریقین ایک دوسرے کی محبت مین مبتلا ہو کر برسون تک بدفعلی کرتے رہے۔ برہسپتی دوبارہ مانگنے کے لئے آئے مگر چندرمان نے انکار کیا۔ برہسپتی نے کہا کہ تو پاپی ہے اس نے جواب دیا کہ تو کونسا دھرماتما ہے۔ تو نے اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی گھر مین ڈالی ہوئی ہے جیسا مین خوبصورت ہون ویسے ہی تیری عورت خوبصورت ہی مگر یہ میرے لائق ہے۔ تیرے جیسے بدشکل سے اسکا کیا تعلق۔ اسپر اُس نے اندر سے شکایت کی اندر نے وکیل بھیجا۔ چندرمان نے جواب دیا کہ اندر دیوتا لوگون کو تو سمجھاتے ہین۔ مگر اپنے اعمال پر توجہ نہین فرماتے۔ اُنھون نے گوتم کی بیوی اہلیا سے کیون زنا کیا تھا۔ اور کیون ہزار دن برس تک سہسر بھگ (ہزار فرج) ہو کر مانسرور کی جھیل مین کنول پھول لال کے اندر شرمندگی سے چھپے رہے۔ جب یہ جواب پہنچا تو اندر غصہ ہو کر لڑنے کو آیا۔ اسکی مدد کو برہما جی آئے۔ اور ادھر چندرمان کے مددگار شکر دیو جی آئے۔ اور مہادیو بھی آئے۔ اور چندرمان کو سمجھایا کہ اسکی عورت دیدے یہ بڑا پاپ ہی چندرمان نے جواب دیا۔ کہ اس نے خود ہی اپنی برہسپتی سمرتی مین کہا ہی۔ کہ عورت کو زنا کرنے سے جو پاپ ہوتا ہی۔ وہ رسلا (ایام ماہواری) ہونے پر دور ہو جاتا ہی۔ جیسے برہمن کا پاپ وید پڑھنے سے۔ غرضیکہ کئی سال تک جنگ ہوا۔ آخرکار شکر کے کہنے سے چندرمان نے وہ عورت برہسپتی کو دیدی۔ جسکو وہ مہاراج خوشی خوشی گھر لے گئے۔ مگر وہ حاملہ ہو چکی تھی۔ برہسپتی کے گھر جا کر بیٹا پیدا ہوا جسکا نام بدھ دیوتا رکھا گیا۔ اب چندرمان نے تکرار کیا۔ کہ بیٹا میرا ہی۔ مگر برہسپتی نے دینے سے انکار کیا۔ جس پر جنگ کی نوبت آئی۔ آخرکار برہمانے دیوی تارا سے پوچھا کہ یہ کس کا حمل ہی۔ اس نے جواب دیا کہ چندرمان کا برہمانے

برھ کو چندرمان کے حوالے کیا۔ پھر اسی بھاگوت مین لکھا ہو کہ ایک دفعہ برہما جی دیوتون اور دانوؤن سے جنگ کرتے ہوئے دس ہزار سال کے گذر جانے پر تھک کر ایک جگہ جا کر کمان کے سرے کو سر کے نیچے رکھکر سو رہے۔ دیوتون نے بیکنٹھ مین تلاش کی۔ جب وہان نہ ملے تو تلاش کرتے ہوئے اس جنگل مین آئے۔ اب سوتے کو جگانا گناہ سمجھ کر لال بجھکڑون کی طرح عقل دوڑانے لگے۔ آخر یہ قرار پایا کہ دمری یعنی بھوری جانور پیدا کر کے اس سے یہ خدمت لی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر اس نے انکار کیا۔ کہ مجھے اس پاپ سے کیا حاصل ہوگا۔ دیوتون نے کہا کہ ہم تمھین یگیہ مین حصہ دیا کرینگے جسپر راضی ہوکر اس نے اس کمان کی رسی کو کاٹا مگر کاٹتے ہی بڑا شور ہوا اس کمان کی ضرب سے شیو کا سر کٹ کر سمندر مین جا گرا۔ اب سب دیوتا حیران ہوے۔ پھر برہما جی بولے کہ بھلا یون کرنی کا پھل بھوگنا پڑتا ہو۔ چنانچہ سب سے پہلے خود مجھے پھل بھوگنا پڑا۔ یعنی میرا سر شیو نے کاٹ ڈالا اور خود شیو جی بھی محروم نہ رہے ایسے ہی کامون سے اسکا لنگ بدن سے کاٹا گیا اور اندر دیوتا اہلیا کے ساتھ زنا کرنے سے سہس بھگ ہوکر سرور کے تالاب مین شرمسار رہے۔ آخر سب نے دیوی کی تعریف کی جسپر وہ راضی ہوئی اور حکم دیا کہ گھوڑے کا سر کاٹ کر لگادو چنانچہ لگا دیا گیا جسپر اس زور سے "دہیئے گریوا" نام ہوا ہے۔ ان آدمی کا سر گھوڑے کا اس ادھیائے کے سننے کا بہت ثواب ہو۔ پھر اسی بھاگوت مین لکھا ہو۔ کہ راجہ بری چر جنگل مین شکار کھیلنے کے لئے گیا وہان پر اپنی بیوی کی یاد مین اُسے احتلام ہوا۔ اُس نے نطفہ کو کسی درخت کے پتے مین بند کر کے بطور پارسل کے شاہین یا جبرہ شکاری پرندہ کے ذریعہ گھر کو روانہ کیا۔ راستہ مین ہما مین ایک اور جرہ مل گیا جنگ شروع ہوئی۔ وہ جگہ دریائے جمنا کے اوپر تھی۔ وہ پارسل گر پڑا نیچے ایک اپسرا جو کسی رشی کی بددعا سے مچھلی بنی ہوئی تھی۔ دریا مین تیر رہی تھی۔ گرتے ہی اُس نے نطفہ منہ مین لے لیا وہ حاملہ ہوگئی۔ جب مدت حمل پوری ہوگئی تو اسکو ایک نشا دینی ماہی گیر نے گرفتار کیا۔ اسکا شکم چیرنے پر اُس مین سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی نکل آئی۔ وہ دونون کو راجہ وسو کے پاس لے گیا۔ راجہ نے لڑکا لے لیا۔ اور لڑکی اوسے واپس دیدی اُس نے اُسے پالا۔ اور اسکا نام مچھودری یا ستودری۔ کالی۔ کالکا متس گندھا رکھا بڑی ہوکر وہ دریائے جمنا کے کنارے باپ کے ساتھ کشتی بانی کرتی تھی۔ ایک دن قضا را پارشر منی جی وید کے جاننے والی وہان آگئے اور دریا کے عبور کرنے کا ارادہ کیا۔ ملاح روٹی کھا رہا تھا اس نے لڑکی کالی کو اجازت دی کہ تو کشتی مین

کہا کہ انھیں پار کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب دریا کے بیچ مین پہونچے تو مہاتما جی بدگمان ہو گئے۔ غلبہ شہوت نے مجبور کیا اور اس کا دہنا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑا۔ کالی نے انکار کیا۔ اور مہاتما جی کو بہت نصیحت کی مگر مہاتما نے نہ مانا آخر لڑکی نے اقرار کیا۔ کہ دریا کے پار جا کر کام کرینگے۔ جب کنارے پر پہونچے۔ تب مہاتما نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا۔ اس نے پھر نصیحت کی۔ مگر وہ نہ مانا۔ تب کالی نے کہا کہ میرے بدن سے مچھلی کی بڑی بدبو آتی ہے۔ رشی نے دعا کی۔ جس سے وہ جوجن گندھا ہو گئی۔ یعنی اس کے بدن سے چار کوس تک مشک کی بو آنے لگی اس نے کہا کہ میرا باپ کنارے پر دیکھتا ہو روز روشن ہے رشی نے دعا کر کے کہر پیدا کر لی پردہ ہو گیا پھر اس نے کہا کہ آپ کام چیشٹھا (بدفعلی) کر کے چلے جاوینگے۔ میرا پھر کیا حال ہوگا مجھے بکارت زائل ہو جانے کے سبب کون قبول کرے گا۔ میرا گذارہ کس طرح چلیگا میرا باپ کیا کہیگا۔ لوگ کیا کہینگے۔ رشی نے دعا کی۔ کہ تیری بکارت بدستور ہو جائیگی۔ آخر کار ان سب شرائط کے طے ہو جانے پر اس نے بر مانگا۔ میرا لڑکا تیرے جیسا ہو میری خوبصورتی روز افزون اور خوشبو ہمیشہ رہے ان سب شرائط کے طے ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ بدفعلی کی گئی۔ اور صحبت کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ اسی جگہ پر۔ اس کا نام بیاس یا کرشن دوپاٹن رکھا گیا پاراشر مہاتما جی بھی چلے گئے اور دیاس جی ماں سے اجازت لیکر جنگل کو چلے گئے پھر اسی کالی یا مچھودری پر بھیشم پتامہ کے والد راجہ شانتنو عاشق ہو گئے اور اس سے شادی کی۔ اس کے شکم سے بچتر انگد اور بچتر ویرج دو راجہ پیدا ہوئے اور جب یہ دونوں مر گئے۔ تو ان کی عورتیں بیوہ ہو گئیں انکا نام امبا امبکا۔ امبالکا تھا۔ ان تینوں عورتوں کے ساتھ اپنی ماں کے کہنے پر ویاس جی نے نیوگ کیا۔ اس نیوگ سے ایک تو دھرت راشٹر پیدا ہوا جو اندھا تھا۔ دوسرے پانڈو۔ تیسرے بدر مہاتما پیدا ہوئے۔ جو ہندوستان کے نامی گرامی راجہ ہوئے۔ جو کورو پانڈو مشہور ہین (مفصل دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۸ و ۸۹ مطبوعہ لالہ منشی رام حال سوامی شردھانند)

"۸) پورانوں مین رشی۔ منوں اور دیوتاؤں کی نندا لکھی ہے۔ اور ان پر نہایت کلنک ہین حتی کہ برہما جی پر اپنی بیٹی سے ہمبستر ہونے کا الزام کرشن جی کو گیتا اور رادھکا سے۔ مہادیو کو رشیوں کی استریوں سے وشنو کو جلندھر کی عورت برندا سے اندر کو گوتم کی جوی سے سورج کو کنتی سے۔ چندرمان کو اپنے گرو برہسپتی کی عورت تارا سے وایو دیوتا کو کیسری کی عورت انجنی سے درون دیوتا کو اگست

دیوتا کی ماں اُور وشنی سے برہسپتی کو اپنے بھائی کی عورت اتتھا سے۔ وشوامتر کو روشنی سے۔ پاراشر کو مچھو سے ریو کو داسی سے دروپدی کو پانچ خاوندون سے دیویون کو گوشت خوری کا بامن کو چھل کا اہلیہ کو شرابنوشی کا۔ رام چندر کو دھوکے سے بالی کے مارنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۸"

مطبوعہ لالہ منشی رام یعنی سوامی شردھانند

ہم نے سوامی شردھانند کے اہتمام سے چھپوائی گئی کلیات آریہ مسافر کے مذکورہ بالا مضمون کو اسلئے نقل کیا ہے تاکہ ہم شرماجی کے الزامات کا جواب دے سکین شرماجی "جو ہندو" اور ہندو دھرم کے بڑے پرجوش حامی اور سوامی شردھانند کے بھگت معلوم ہوتے ہین۔ وہ ذرا سوامی شردھانند کی شایع کردہ آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے مذکورہ بالا تحریر کا مطالعہ فرماکر فیصلہ کرین کہ آیا ایسا مذہب جس مین بڑے بڑے دیوتا رشی۔ مہرشی۔ اور مہاتما کھلے بندون حرام کاری۔ زناکاری۔ بدکاری۔ شادی شدہ عورتون کا اغوا اپنی ہی کنواری بیٹیان۔ یا کنواری لڑکیون کے ساتھ زنا بالجبر۔ شرابنوشی قمار بازی۔ اور قمار بازی مین اپنی عورتون تک کو ہارتے دیکھے جاتے ہون۔ اور جو اپنے گورو کی عورت تک سے بھی زنا کرنے سے باز نہ آتے ہون۔ اور جنھون نے زناکاری کے جواز مین یہ فتوے دیدیا ہو کہ زنا کرنے سے عورت کو جو پاپ لگتا ہے۔ وہ ایام ماہواری کے ہوجانے سے دور ہوجاتا ہے۔ کیا ایسا دھرم کسی صورت مین بھی ہمارے غیور شرما جیسا ایماندار متقی و پرہیزگار اور خدا پرست آباؤ اجداد کے لئے قابل تسلیم ہوسکتا تھا ہم بڑے زور سے اسکا یہی جواب دینگے کہ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ اس لئے کہ جب ہماری آنکھون کے سامنے پنڈت لیکھرام اور دیانند جیسے ہندو بھی باوجودیکہ وہ جنم سے برہمن تھے اور ہندوؤن کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ ان کے سر پر جور و جبر کی کوئی تلوار بھی نہین لٹک رہی تھی۔ جب وہ ایسے دھرم پر لات مار کر اس سے الگ ہوگئے۔ بلکہ اس کی اندرونی حالت کو طشت از بام کرنے کے لئے مجبور ہوگئے تو ہمارے آباؤ اجداد جو اسی سرزمین کے رہنے والے تھے۔ اور جو سوامی دیانند یا پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی نسبت زیادہ غیور شریف النفس۔ باحیا اور بہادر تھے۔ اس لئے کہ وہ اپنی حین حیات مین اپنی بیویون کو گیارہ گیارہ غیر مردون کے ساتھ ہم بستر ہونے کی اجازت نہین دے سکتے تھے۔ وہ ایسے ہندو دھرم کو کیونکر مان سکتے تھے۔ ہم شرماجی سے پوچھتے ہین۔ کہ آپ مسلمانون کو اسی ہندو دھرم کی دعوت دیرہے ہین جس کی ننگی تصویر پرسے پنڈت لیکھرام شرمانے پردہ اُٹھا کر دکھایا ہے اور کیا آپکا اپنا ضمیر اجازت

دیتا ہی کہ آپ اس دھرم پر ایک منٹ کے لئے بھی قائم رہین جس کے دھرم شاسترون مین بڑے بڑے دیوتاؤن رشیون منیون۔ اور مہاتماؤن کی زندگی کا ایسا ناپاک اور گردن زدنی خاکہ کھینچا گیا ہو۔ کیا آپ ہم کو اس ہندو دھرم شاسترون کی طرف ہی بلا رہے ہین کہ جن شاسترون مین ہر ایک قسم کی زناکاری حرام کاری۔ بدکاری۔ اور سیاہ کاری کی ننگی تصویر دکھائی ہو۔ اور کیا آپ خود بھی ایسے ہی دھرم شاسترون اور دھرم اوتارون اور مہاتماؤن پر ایمان رکھتے ہین۔ جسکا خاکہ کہ کلیات آریہ مسافر مین اتار اگیا ہی۔ کیا آپکے سوامی شردہانند اسی ہندو دھرم کی طرف مسلمانون کو بلا رہے ہین۔ اور کیا اسی ہندو دھرم کے لئے آپ یہ ڈھول پیٹ رہے ہین کہ ہندوستان کے جتنے مسلمان ہین۔ وہ بزور شمشیر ہندو دھرم سے الگ کئے گئے تھے۔ اور کہ اب ان کو دوبارہ ہندو بنا لینا چاہیئے۔ ہم پوچھتے ہین کہ سوامی دیانند یا پنڈت لیکھرام شرما کے سر پر کونسی اسلامی تلوار چلی تھی۔ کہ وہ بھی ہندو دھرم کو چھوڑنے کے لئے اور اس کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے مجبور ہوئے کیا یہ افسوس کا مقام نہین ہی کہ آپ جیسا شخص جو اپنے نام کے ساتھ ایم رلے کا دم چھلا بھی لگاتا ہو۔ ہندو دھرم کی مذکورہ بالا قسم کی نہایت ہی ناپاک تعلیم کو جانتا ہوا یا اس سے تجاہل عارفانہ کرتا ہوا آج ساڑھے چھ کروڑ مسلمانون کے آباؤ واجداد پر یہ بے بنیاد اور جھوٹا الزام لگائے کہ انھون نے اسلامی تلوار کے ڈر سے یا زن زر زمین کے لالچ سے ہندو دھرم کو تلانجلی دیدی تھی۔ ہمارے آباؤ اجداد کے مقدس نام پر آپکا یہ الزام خطرناک بہتان۔ شرمناک جھوٹ اور بزدلانہ حملہ ہے۔ خوب یاد رکھین کہ اگر اس جھوٹ کی پاداش مین تعزیرات منو باب ۱۲ دفعہ ۹ کے مطابق مرنے کے بعد آپ کو کسی ناپاک ترین کیڑے کی جون مین جانا پڑا۔ تو آپکو شکایت کرنے کا ہرگز کوئی موقع نہین ملے گا۔

پانچوین فصل

مکتی کھنڈ

ہندو دھرم کی ننگی تصویر جو سوامی شردھانند نے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے الفاظ مین شایع کی ہی۔ اس پر سے پردہ اٹھانے کے بعد اب ہم اس الزام کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ جو ہمارے ناخلف دوست

شردھاجی نے ہمارے آباؤ واجداد پر بدین مطلب لگایا ہی کہ وہ معاذ اللہ شہوت پرست تھے اور کہ انھون نے
محض مسلمان عورتون کو دیکھکر یا اُن کی محبت مین گرفتار ہوکر اسلام قبول کر لیا تھا اور کہ ان کو اسلام
مین درحقیقت کوئی خوبی نظر نہین آئی تھی ہمارے خیال مین شردھاجی کا یہ الزام اس قدر بے بنیاد اور
جھوٹ ہی کہ ہمین اسکی تردید کے لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہی۔ بلکہ شردھاجی سے ہم اتنا ہی سوال کرینگے
کہ وہ مہربانی کرکے ہندوستان کی کسی تواریخ سے یہ ثابت کردین کہ جب سمندر کے رستہ سے سندھ پر یا
خشکی کے راستے سے ہندوستان پر فاتحان اسلام نے فوج کشی کی تھی تو اون کے لشکر مین کسقدر عورتین تھین
جنکو کہ وہ اس ملک کے ہندوون کو مسلمان بنانے کی خاطر بطور رشوت کے دینے کے لئے ساتھ لائے تھے۔ یہ
تو ہم ہندوستان کی متعدد تواریخون سے بتا سکتے ہین کہ جب سنہ ۷۱۲ء مین محمد قاسم علیہ الرحمتہ نے سندھ پر حملہ کرکے
ہندو راجگان کو شکست دی۔ یا جب سلطان سبکتگین علیہ الرحمتہ اور اونکے فرزند ارجمند سرشتہ سیرت و
سعادت مند شجاع و غیرتمند سوزندہ کفر و طغیان۔ دور کنندہ رجس اوثان۔ بہی خواہ ہندوستان۔ فاتح
ہندوستان سلطان غازی محمود غزنوی علیہ الرحمتہ والغفران نے یا ان کے بعد فاتح راجگان ہندوستان
غازی اسلام جناب سلطان شہاب الدین محمد ظہیر الدین بابر علیہ الرحمتہ نے یا دیگر فاتحان ہندوستان نے
خشکی کی طرف سے ہندوستان پر حملے کئے تو ان کے ساتھ کس قدر غازیان اسلام اور فدائیان خیر الانام و
شہیدیان توحید و رسالت تھے۔ مگر آجتک ہمین کوئی تواریخ نہین بتا سکی کہ ہمارے آباؤ اجداد کو مسلمان
بنانے کے لئے کس قدر عورتین اپنے ساتھ لائے تھے کہ جنکے لالچ مین آکر ہمارے آباؤ اجداد نے اسلام قبول
کر لیا ہم نہایت مشکور ہونگے اگر ہمارے شردھاجی یا ورماجی اس جنم کے جھوٹ و دروغ گوئی کی پاداش مین کسی کیڑے کوڑے
کی جون مین جاکر (منو ۱۲/۹) اس بات کو ثابت کر دین کہ فاتحان اسلام ہمارے غیور راجپوت آباؤ واجداد کو حلقہ
بگوش اسلام کرنے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ اتنی لاکھ عورتین رشوت مین دینے کے لئے لائے تھے۔ ہمین یقین
ہے کہ وہ دنیا کی کسی تواریخ سے بھی اس امر کا ثبوت بہم نہین پہونچا سکتے۔ ایسی صورت مین شردھاجی
کا یہ الزام کہ ہمارے آباؤ اجداد نے عورتون کی خاطر اسلام قبول کر لیا تھا کس قدر شرمناک جھوٹ ہی۔

حالانکہ امر واقعہ تو یہ ہے کہ خود ہندوستان کے اندر فاتحان اسلام کے آنے سے پیشتر تا این دم ہم یہ دیکھ رہے
ہین اور پڑھ رہے ہین کہ ہندو سوسائٹی اور ہندو گرنتھون نے جس قدر زور زن پرستی پر دیا ہی۔ وہ دنیا کی
کسی طبقہ مین نظر نہین آئیگا۔ ہم اس بات کے ثبوت مین آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی ہی شہادت کو

پیش کرینگے جس کے متعلق کہ شرماجی لکھ چکے ہین کہ وہ اس زمانہ کا آچارج اور غضب کا انسان تھا۔ ہم بھی کہتے ہین کہ درحقیقت سوامی دیانند غضب کا انسان تھا۔ اس نے کمال دلیری اور حوصلہ مندی سے ہندو سوسائٹی اور ہندو دھرم کی اندرونی حالت کو طشت ازبام کرکے دنیا پر اس بات کو روشن کردیا کہ ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم جس پر کہ ہمارے شرماجی کو اسقدر ناز ہی۔ ہرگز اس قابل نہین تھا کہ ہمارے غیور باحیا اور شریف آباؤ اجداد اسمین داخل رہ سکتے۔ چنانچہ سوامی دیانند لکھتے ہین کہ ہندوؤن مین ایک ایسا فرقہ ہے۔ جس کے گرنتھون مین یہ تعلیم دی گئی ہے کہ:۔

رجسولا پشکر۔ تیرتھم۔ چنڈالی۔ تو سوتم۔ کاشی۔ چرم کاری پریاگا۔ سیاد۔ رجکی۔ متھرا۔ متا۔ ایودھیا بحسی پروکتا۔

"حیض والی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے اتنا ثواب ملتا ہی۔ جتنا کہ پشکر تیرتھ مین نہانے سے ملتا ہو۔ چنڈال عورت کے ساتھ زنا کرنے سے کاشی جی مین نہانے کے برابر چماری کے ساتھ بدفعلی کرنے سے پریاگ تیرتھ مین نہانی کے برابر۔ دھوبن کے ساتھ زنا کرنے سے متھرا کی زیارت کے برابر اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا تو گویا راجندر جی مہاراج کی جائے ولادت اجدھیا جی کی زیارت کرلینا ہو" ستیارتھ پرکاش ہندی ۳۰۲

پھر سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین کہ ہندوؤن کے ایک فرقہ کا اصول یہ ہی کہ:۔

"مدیم۔ مانسم۔ چہ۔ مینم۔ چہ۔ مدرا۔ میتھنم ایو۔ چہ۔ ایتے پنچ مکار اسیور موکش دا ہی یگے یگے:۔

"شراب نوشی۔ گوشت خوری۔ مچھلی۔ پکوڑے اور زناکاری یہ پانچ چیزین ہین جو ایک زمانہ مین انسان کو مکتی دینے کا ذریعہ ہین" ستیارتھ صفحہ ۳۰۱

سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین۔ کہ پوپون یعنی ہندوؤن مین ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو بھیروی چکر کا حامی ہی۔ اس فرقہ کا اصول یہ ہے کہ ہر ایک عورت بھیروی ہی یا پاربتی ہی اور ہر ایک مرد شیو ہی چنانچہ اس فرقہ کے اعتقاد کے مطابق یہ منتر پڑھ کر۔

اہم بھیر و استو۔ توام۔ بھیروی۔ ہی۔ ایو۔ استو سنگما۔

"مین بھیرو یعنی شیو ہون۔ اور تو بھیروی۔ یعنی پاربتی ہے۔ ہر ایک مرد جس عورت کے ساتھ چاہے زنا کرسکتا ہو اور اسکو کسی قسم کا پاپ نہین لگتا نہ صرف یہی بلکہ سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین کہ

پرورتتے بھیروی یہ چکرے۔ سروے ورناں دوجاتیہ۔ نور تتے بھیروی چکرے۔ سروے ورنان

پرتھک پرتھک

جب بھیروی چکر چل رہا ہو تب اسمین داخل شدہ مرد اور عورت برہمن سے لیکر چنڈال تک کا نام برہمن ہو جاتا ہی اور جب بھیروی چکر سے الگ ہو جاتے ہین۔ تب سب اپنے ورن مین چلے جاتے ہین بھیروی چکر مین وام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک نقطہ مثلث مربع یا دائرہ بناکر اس پر شراب کا گھڑا رکھکر اسکی پرستش کرتے ہین پھر یہ منتر پڑھتے ہین۔

برہم شاپم۔ دیمو چنھ۔

یعنی اے شراب تو برہما وغیرہ کی بد دعا سے بری ہو جا۔ ایک پوشیدہ جگہ مین جاکر جہان سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہین آنے دیتے عورت اور مرد جمع ہوتے ہین وہان مرد ایک عورت کو برہنہ کر کے اس کی جائے مخصوص کی پرستش کرتے ہین پھر کوئی کسی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی کو کوئی کسی اور کی یا اپنی مان بہن بہو وغیرہ کو جو وہان آتی ہین۔ پکڑ سکتا ہی۔ ایک برتن مین شراب بھرکر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال مین دھر کر وہان رکھ دیتے ہین۔ جو انکا آچارج ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ مین لیکر بولتا ہی کہ

بھیرو اہم۔ شیو اہم۔

یعنی مین بھیرو یا شیو ہون۔ اور یہ کہکر پی جاتا ہی پھر اسی جھوٹے برتن سے سب پیتے ہین۔ اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کرکے یا کسی مرد کو برہنہ کرکے ہاتھ مین تلوار دیتے ہین تو اس عورت کا نام دیوی اور اس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہین انکے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہین پھر اسی دیوی یا شیو کو شراب کا پیالہ پلاکر اسی جھوٹے برتن سے ایک ایک پیالہ پیتے ہین جب شراب پی کے بدمست ہو جاتے ہین تب اس عورت سے جسکو پہلی دیوی مان کر متھا ٹیکا تھا بدفعلی کرتے ہین علاوہ ازین چاہے کوئی کسی کی بہن یا لڑکی یا مان کیون نہ ہو جس کی جسکے ساتھ خواہش ہو اس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہین کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے لاتین چلتی ہین مکا مکی ہوتی اور بال کھینچتے ہوے آپس مین لڑتے ہین کسی کو وہان قے آجائے تو انمین جو کامل گھوری یعنی سب مین سدھ مہاتما گنا جاتا ہی وہ قے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہی۔ ان سب کے بڑے سدھ کی یہ باتین ہین کہ۔

ہالام۔ پوچ۔ وکیش۔ لنے۔ منڈرے۔ سبتو۔ نشا یام۔ گنگا۔ گرہے۔ شو۔ وراجتے۔ کوکو چکرورتتی۔

یعنی جو کلال کے گھر مین جاکر بوتل پر بوتل چڑھا دے رنڈیون کے گھر مین جاکر ان سے بدفعلی کرکے سو دے

جو اس قسم کے کام بے شرم بے خوف ہو کر کرے۔ وہی وام مارگیون مین سب سے اعلیٰ شہنشاہ کی مانند مانا جاتا ہے۔ یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی ان مین بڑا۔ جو اچھے کام کرے اور بڑے کامون سے بچے وہی چھوٹا ہو کیونکہ

پاش بدھو۔ بھویہ۔ جیوا۔ پاش مکتا۔ سدا شوا۔

جو دنیا کی شرم، شاستر کی شرم، خاندان کی شرم ملک کی شرم وغیرہ قیدون مین مقید ہے، وہ جیو اور جو بے شرم ہو کر برے کام کرے وہی سدا شیو ہے پھر سوامی دیانند یہ بھی لکھتے ہین۔

بی۔ توا۔ بی۔ توا۔ پناہ۔ بی توا۔ یاوت۔ پتتی۔ بھوتلے
پنر اتھائے۔ وی۔ بی۔ توا۔ پنیر جنم۔ نہ ودتے

یعنی ایک گھر جسمین چارون طرف طاقچے ہون۔ ان مین شراب کی بوتلین بھر کر رکھ دینی چاہیئن۔ جو آدمی ان طاقچون مین سے ایک بوتل پی کر دوسرے طاقچہ کی طرف جائے اس مین سے پی کر تیسرے کی طرف اور تیسرے مین سے چوتھے کی طرف جاوے اور پھر ادھر پھر تب تک شراب پیتا جاوے کہ جبتک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر جاوے پھر جب نشہ اترے تب اسی طرح پی کر گر پڑے پھر تیسری دفعہ اسی طرح پیکر گر پڑے اور اٹھے۔ تو اسکا دوبارہ جنم نہین ہوتا یعنی وہ نجات پا جاتا ہے پھر ان کے گرنتھون مین یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

ماتری یونیم۔ پری تیاجیہ۔ وہریت۔ سرو۔ یونی شو۔

یعنی ایک مان کے سوا کسی عورت کو بھی بدفعلی کئے بغیر نہین چھوڑنا چاہیئے یعنی خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ بھی کیون نہ ہو۔ سب کے ساتھ بدفعلی کر لینی چاہیئے۔ ان مین سے ایک آنگی ودیالہ کہتا ہے کہ

ماترم۔ اپی۔ نہ تجیست

یعنی مان کو بھی بدفعلی کئے بغیر نہین چھوڑنا چاہیئے۔ اور عورت مرد کے بدفعلی کرتے وقت یہ منتر جپتے ہین۔

یو۔ نیم۔ لنکم۔ سما۔ ستھا۔ پیا۔ جپے۔ نہ منتر۔ ست۔ اندرتا۔

تاکہ ان کو کمالیت حاصل ہو جائے۔ اس قسم کے پاگل درپرلے درجہ کے وحشی انسان بھی دنیا مین بہت کم ہون گے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۱ ۔۔

نہ صرف یہی بلکہ سوامی دیانند لکھتے ہین۔ کہ ان ہی ہندوؤن مین چولی مارگی اور بیج مارگی بھی دو فرقے ہین چولی مارگ والے ایک پوشیدہ جگہ زمین پر ایک مقام بناتے ہین۔ وہان سب کی عورتین اور مرد لڑکا۔ لڑکی بہن مان بہو وغیرہ جمع ہوتی ہین۔ اور سب لوگ مل جل کر گوشت کھاتے ہین اور شراب پیتے ہین۔ سب لوگ ایک عورت

کو برہنہ کرکے اس کی اندام نہانی کی پرستش کرتے اور اسکا نام درگا دیوی رکھتے ہین پھر سب عورتین ایک مرد
برہنہ کرکے اس کے آلہ تناسل کی پرستش کرتی ہین جب شراب پی کر مست ہو جاتے ہین۔ تب تمام عورتون
کی چھاتی کے لباس جسکو چولی کہتے ہین۔ ایک بڑے مٹی کے برتن مین اکٹھے رکھ دیتے ہین۔ پھر ایک ایک مرد
اس مین ہاتھ ڈالتا ہو جس کے ہاتھ مین جسکا کپڑا آوے۔ وہ خواہ اس کی مان۔ بہن۔ لڑکی اور بہو ہی
کیون نہ ہو اسوقت کے لئے اسکی عورت بن جاتی ہے۔ آپس مین بدفعلی کرتے اور بہت نشہ چڑھنے کی باعث
جوتے وغیرہ سے باہم لڑتے بھڑتے ہین صبح کو کچھ رات رہے پر اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے ہین۔ تب
مان، مان۔ لڑکی لڑکی بہن۔ بہن۔ اور بہو بہو ہو جاتی ہے۔ اور نیچ مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد پانی
مین منی ڈالکر ملا کر پیتے ہین۔ یہ پاجی لوگ ایسے کرمون کو نجات کا ذریعہ مانتے ہین اور علم غور و فکر شرافت وغیرہ
سے محروم رہتے ہین؛ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۹۳

سوامی دیانند ہندوؤن کے ایک اور فرقہ کا بدین الفاظ ذکر کرتے ہین۔

یہ لوگ منتر جپتے۔ گوشت اور شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے بھوؤن کے بیچ مین سیندور
خط کھینچتے ہین کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ کر ہوم کر کچھ اسکا گوشت بھی کھاتے ہین جو کوئی
بھیروی چکر مین شامل ہو۔ اور گوشت اور شراب نہ کھائے پیئے۔ تو اسکو مار کر اسکا ہوم کر دیتے ہین۔ ان مین
جو اگھوری یعنی کامل مہاتما ہوتا ہے وہ مردہ انسان کا بھی گوشت کھالیتا ہو۔ اجری بجری کرنے والے
اور پیشاب کبھی کھاتے پیتے ہین ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۹۲ ”

سوامی دیانند ان ہی ہندوؤن کے ایک فرقہ کا جسکو گوکلیئے گوسائین کہا جاتا ہو بدین الفاظ
ذکر کرتے ہین :۔

”یہ گوسائین لوگ اپنے فرقہ کو پشٹی مارگ کہتے ہین یعنے کھانے پینے تر و تازہ ہونے اور سب
عورتون کے ساتھ حسب دلخواہ عیش و عشرت یا بدفعلی کرنے کا نام پشٹی مارگ رکھا ہو۔۔۔۔۔ اپنے
آپکو سری کرشن مان کر سب کے سوامی بن بیٹھے ہین کہ جتنی پورانی روحین گولوک سے یہان آئی ہین
ان کے ابھارنے کے لئے ہم لیلا پرشوتم پیدا ہوئے ہین جبتک وہ ہمارا اپدیش حاصل نہ کرلین تب
تک وہ گولوک مین داخل نہین ہوسکتین گولوک مین صرف سری کرشن ہی مرد ہو۔ باقی سب عورتین
ہین انکا اصول یہ ہو کہ گوسائین جی کو سمرپن کئے بغیر اسکے چیلے کسی چیز کو نہ بھولین۔

اسی لیے ان کے چیلے۔ اپنی عورت۔ لڑکی۔ بہو۔ اور دولت وغیرہ کو پہلے گوسائین جی کو ارپن کرتے ہین۔

سمرپن کا احوال یہ ہے کہ جبتک گوسائین جی کی چرن سیوا مین سمرپت نہ ہو تب تک اسکا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے اس لیئے گوسائین کے چیلے پہلے اپنی اشیا گوسائین جی کی نذر کرکے پھر خود بھوگین۔ کیونکہ اگر مالک سے پہلے بھوگ کرین تو پھر سمرپن نہین ہو سکتا۔ اول عورت وغیرہ گوسائین جی کے سمرپن کرکے اس سے دوبارہ حاصل کرین جب کوئی شخص گوسائین جی کی دعوت کرتا ہی تب گوسائین اسکے گھر پر جاکر کاٹھ کی پتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہی اور عورت کی طرف خوب توجہ لگا کر تاکتا رہتا ہی۔ اور جسکی طرف گوسائین جی دیکھین سمجھنا چاہیئے کہ اسکی بڑی خوش قسمتی ہی سب عورتین گوسائین جی کے پاؤن چھوتی ہین جس عورت کو گوسائین جی کا دل چاہتا ہی۔ یا جسپر اسکی عنایت ہو جاتی ہے گوسائین جی اسکی انگلی پاؤن سے دبا دیتے ہین وہ عورت اور اسکے خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہین۔ اور اس عورت کو خاوند وغیرہ بھی کہتے ہین کہ تو گوسائین جی کی خدمت گذاری کے لئے جا۔ اور جہان کہین اسکے خاوند وغیرہ خوش نہین ہوتے۔ وہان کٹنیون سے مطلب براری کر لیتے ہین چیلے بیاہ مین گوسائین جی کو بلاکر ان ہی سے لڑکے لڑکی کا ہتھ لیوا کراتے ہین۔ گوسائین جی کے جسم پر عورتین ابٹنا مل کر اسکو غسل کراتی ہین گوسائین جی نہانے کے بعد اپنی دھوتی غسل کے پانی مین چھوڑ دیتے ہین اس پانی سے تمام چیلے چیلیان آچمن کرتی ہین۔ خوب مصالحہ بھر کر پان کا بیڑا گوسائین جی کو دیا جاتا ہے۔ وہ کچھ نگل جاتے ہین اور باقی کا چاندی کے کٹورے مین جسکو انکا چیلا منہ کے نزدیک کر دیتا ہے بطور پیک کے اگل دیتے ہین اس پیک کی پرسادی بٹتی ہی۔ اگر جہالت اور غلاظت کی کوئی چیز ہے تو اس سے بڑھکر کیا ہوگی۔۔۔ ہولی کے دنون مین پچکاریان بھر بھر کر عورتون کی اندام نہانی پر مارتے ہین۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۱-۲۱۲

سوامی دیانند ہندوؤن کے ایک اور فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ: شاکت مت والون کی یہ شرتی ہے کہ۔

"سہسر بھگ درشنان مکتی نا اتر کار یو درنا"

یعنی ہزار بھگ کے درشن کرنے سے ہی مکتی ہو سکتی ہے اسکے سوائے مکتی کا کوئی دوسرا ذریعہ

نہین ہو۔ یا دوسرے الفاظ مین ہزار عورتون کے ساتھ بدفعلی کرنا ہی ذریعۂ مکتی ہے۔ پھر سوامی دیانند ایسے ہندوون کا بھی ذکر کرتے ہین جنکا اعتقاد یہ ہے کہ اگر صبح کے وقت شیو یعنی لنگ کا درشن کر لیا جائے تو رات کے کئے ہوئے گناہ دور ہو جاتے ہین۔ دوپہر کے وقت لنگ کا درشن کرنے سے عمر بھر کے اور شام کے وقت لنگ کے درشن کرنے سے سات جنمون کے گناہ دور ہو جاتے ہین۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۶۷

ہم نہین چاہتے کہ اس مضمون کو زیادہ طول دین۔ مذکورۂ بالا چند اقتباسات جو ہم نے ہندو قوم کی مختلف فرقون کے دھرم گرنتھون مین سے نقل کئے ہین۔ اس بات پر روشنی ڈالنے کے لیے کافی مصالحہ ہین کہ ہندو قوم مین ایسے فرقہ موجود ہین جو ہندو شاسترون کے نام پر ہر ایک قسم کی بدمعاشی زناکاری۔ بدکاری کرتے ہین۔ انکو اپنی مان۔ بہن۔ بہو۔ بیٹی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے صرف یہی نہین کہ کسی قسم کی شرم وحیا نہین آتی بلکہ وہ زناکاری کو ہی مکتی کنڈ مانتے ہین کہ جس مین نہانے ہی سے انسان کی نجات ہو سکتی ہے۔ چوہڑی چماری اور فاحشہ عورتون کے ساتھ زناکاری کرنے کو وہ بڑے بڑے ہندو تیرتھون کی یاترا سے بڑھکر باعث ثواب گردانتے ہین۔ سوامی دیانند نے ہندوون کے ایسے فرقون کا حال بھی لکھا ہو جو انسان کی قربانی کرتا اور اسکا گوشت کھاتا ہو۔ اُنھون نے ایسے ہندوون کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو مردہ انسان کے گوشت کے علاوہ انسان کا پاخانہ اور پیشاب بھی کھاتے پیتے ہین وہ یہ بھی بتاتے ہین کہ ہندوون مین ایک فرقہ ایسا ہو جس کے نزدیک زناکاری کے سوائے دوسرا کوئی عمل ذریعہ مکتی نہین ہو سکتا۔ اور مکتی بھی اسی کی ہو سکتی ہو جو اپنی عمر مین ایک ہزار عورتون کے ساتھ بدفعلی کرنے مین کامیاب ہو جائے اور اگر بدفعلی کے اس سلسلہ مین وہ اپنی مان بہن بیٹی۔ بہو کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ تو گویا اس فرقہ کے اعتقاد کے مطابق وہ مکتی مندر تک نہین پہونچ سکتا سوامی دیانند نے ہندوون کے ایک ایسے فرقہ کا بھی ذکر کیا ہے جو چولی مارگ کہلاتا ہو۔ اور جو اپنی ماؤن۔ بہنون۔ بہو۔ بیٹیون کی چولیون پر لاٹری ڈال کر جسکی چولی لاٹری مین نکل آئے۔ اسی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ سوامی دیانند ہندوون کے ایسے دیوث فرقہ کا بھی ذکر کرتا ہو جو مرد اور عورت کی مجامعت کے بعد خارج شدہ ویرج کو پانی مین گھول کر پی جاتا ہو۔ سوامی دیانند ہندوون کے ایسے فرقہ کا بھی حال بیان کرتا ہے۔ جو مرد اور عورت کے عضو مخصوص کی پرستش کر کے بلا تمیز مان بہن کے ساتھ زنا کرتے ہین۔ سوامی دیانند ایسے ہندوون کے فرقہ کا بھی نام لیتا ہو۔ جو آج کل صرف لنگ کے درشن کر لینے ہی کو ذریعہ نجات مانتا ہے۔ وہ ایسے ہندوون کا بھی ذکر کرتا ہے۔ جو سدہ یعنی صاحب کمال

بننے کے لئے بدفعلی کرتے ہوے منتر کا جاپ بھی کرتے ہین ۔ مگر کس وقت اور کس طرح اس کے متعلق سوامی دیانندیونیم لنگم سم ستھا پے " کا ترجمہ رگوید آدی بھاش بھومکا مین بدین الفاظ کرتے ہین :۔ کسیکہ ذکر خود را بہ شرمگاہ زن داخل کردہ بہ سرعت تمام جاپ منتر میکند بسیار زود سدہ یا صاحب کمال میشود :۔ رگوید آدی بھومکا ہندی صفحہ ۲۹۷ گو سوامی دیانند نے کھلی ہندی مین ترجمہ کیا ہے ۔ مگر ہم نے صرف علماء کی واقفیت کی خاطر فارسی مین ترجمہ کرکے اس کی اشاعت کو نہایت محدود کر دیا ہے کیونکہ ہمارا کام پبلک مذاق کی نگہداشت کرنا بھی ہے مقصد صرف اتنا ہے کہ ہم اپنے فاضل دوست شرما جی کو یہ بتانا چاہتے ہین کہ انھون نے جو ہمارے غیور با حیا اور شریف النفس آباؤ اجداد پر الزام لگایا ہے کہ معاذ اللہ وہ شہوت پرست تھے یا انھون نے محض مسلمان عورتون کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کر لیا تھا یہ سارا جھوٹا بہتان اور شرمناک الزام ہے ۔ حالانکہ ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کی مذکورہ بالا ننگی تصویر کو دیکھکر جسکا کہ سوامی دیانند نے خاکہ کھینچا ہے ہم اس نتیجہ پر پہونچنے کے بغیر نہین رہ سکتے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے جو ہندو سوسائٹی ہندو دھرم کو ترک کرکے اسلام قبول کیا تھا ۔ وہ کسی قسم کے شہوانی جذبات کی سیری کے خیال کو لیکر نہین کیا تھا ۔ بلکہ محض حق پسندی خدا پرستی پاکیزگی وغیرہ کو لیکر کیا تھا ۔ ورنہ اگر ان کو شہوت پرستی کا ہی خیال ہوتا ۔ تو ہندو سوسائٹی مین انکے لئے ہر ایک مصالح موجود تھا ۔ نہ صرف مصالح موجود تھا ۔ بلکہ ہندو شاسترون نے ان کو یہ بتا رکھا تھا ۔ کہ مکتی مندر تک پہونچنے کے لئے زناکاری کے سوائے کوئی دوسرا ذریعہ ہی نہین ہے جس ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم مین ہر ایک عورت حتی کہ چوہڑی چماری چنڈالن ۔ ماں ۔ بہن ۔ بہو ۔ بیٹی کے ساتھ مختلف فرقون کی طرف سے شہوت رانی کے جواز مین شاستر موجود ہون اور جس سوسائٹی کے مختلف فرقون مین " سہسر بھگ درشنان مکتی " یعنی زناکاری کو ہی مکتی کہنا گیا ہو ۔ اس ہندو سوسائٹی اور اس ہندو دھرم سے ہمارے آباؤ اجداد کا قطع تعلق کرکے حلقہ بگوش اسلام ہو جانا ہمارے آباؤ اجداد کی غیرت شرافت ۔ انسانیت ۔ پاکیزگی ۔ طہارت اور تقدس کی بین دلیل ہے ۔ خاصکر جبکہ ان کو یہ بھی پتہ تھا کہ جس اسلام کو وہ قبول کرتے ہین ۔ اس کی یہ تعلیم ہے کہ خاصکر زناکاری کے نزدیک مت جانا ۔ اس لئے کہ زناکاری بدترین قسم کی حرکت ہے نہ صرف یہی بلکہ ان کو یہ بھی علم تھا کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر کوئی مسلم مرد یا عورت زناکاری کے مرتکب ہوتے ہین تو شادی شدہ ہونے کی صورت مین ان کو سنگسار یعنی قتل کر ڈالو ۔ اور اگر غیر شادی شدہ ہون تو ان مین

سے ہر ایک کی ننگی پیٹھ پر بر سر عام ایک ایک سو کوڑے مار و اور ایک سال کے لئے خارج البلد کر دو۔ نہ صرف یہی بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کو یہ بھی علم ہو چکا تھا کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسلم مرد کسی غیر عورت کے چہرہ کو نہ دیکھے اور عورت بھی جب باہر جائے تو اپنے چہرہ پر نقاب ڈالے جبکہ مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے کی طرف آنکھ اونچی نہ کریں۔ جس اسلام نے صیانۃ الفروج کی ایسی اعلیٰ تعلیم دی ہو۔ اور قدم قدم پر واحفظوا فروجکم یعنی اپنے جسم کے تمام سوراخوں کی حفاظت کرنے پر زور دیا ہو۔ اس کے متعلق آج شرما جی کا یہ لکھنا کہ ہمارے آباؤ اجداد نے محض شہوت پرستی یا عورتوں کی خاطر ہندو دھرم یا ہندو سوسائٹی کو تلانجلی دیدی تھی۔ کسقدر شرمناک جھوٹ اور ہمارے آباؤ اجداد کی عزت ننگ و ناموس ان کے تقویٰ طہارت ان کے زہد و تدین پر بدترین قسم کا ہتک آمیز حملہ ہے۔ حالانکہ مذکورہ بالا واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ سوامی دیانند نے ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کے متعلق طشت از بام کئے ہیں ہر ایک سمجھدار شخص بڑی آسانی سے اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ ہم ہندی مسلمانوں کے آباؤ اجداد اگر شہوت پرست ہوتے۔ یا شہوت رانی کے گرویدہ ہوتے۔ یا ان کو عورتوں کی ہی ضرورت ہوتی تو وہ کبھی صورت میں بھی ہندو سوسائٹی یا ہندو دھرم سے قطع تعلق نہ کرتے۔ اس لئے کہ سوامی دیانند کی تحقیقات کے مطابق ہندو سوسائٹی کے مختلف فرقوں نے اپنے اپنے شاستروں میں لذت الفروج کو ہی مکتی کنڈ مانتے ہوئے اسپر جسقدر عمل کیا ہے یا کرتے ہیں وہ ایک شہوت پرست انسان کو گرویدہ رکھنے کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ پس ان واقعات کی موجودگی میں ہمارے فاضل دوست شرما جی کا ہمارے آباؤ اجداد پر جنہوں نے کہ ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ شہوت پرستی یا دنیا پرستی کا الزام لگانا قطعاً جھوٹ اور ہتک آمیز شرارت ہے ایسے خوفناک جھوٹ کی پاداش میں اگر مرنے کے بعد ان کو تعزیرات منو ۱۲/۱ کے مطابق کسی پلید ترین کیڑے کی جون میں جانے کی سزا ملے تو ان کو بھگتنی ہی پڑے گی۔

چھٹی فصل

مہاشی

فاضل مہاشے شرما جی نے ہمارے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر جو یہ نہایت دل آزار اور جھوٹا الزام لگایا ہے کہ وہ معاذ اللہ ایسے شہوت پرست تھے کہ محض عورتوں کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کر کے

مسلمان ہو گئے تھے۔ اس کا تھوڑا سا جواب ہم سوامی دیانند کے الفاظ مین دے چکے ہین۔ اب ہم اس بات پر غور کرینگے کہ جس زمانہ مین ہمارے آباو اجداد نے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کرکے اور ہندوؤن سے قطع تعلق کرکے اسلام قبول کیا تھا۔ اس زمانہ مین ملک کے باشندون کی اخلاقی حالت کہان تک گر چکی تھی اسپر ہم اپنی طرف سے کچھ بھی نہین لکھین گے بلکہ ہم سوامی دیانند کی ہی سند پیش کرینگے۔ چنانچہ سوامی دیانند لکھتے ہین۔

سنتے ہین کہ اس ملک مین گورکھپور کا ایک راجہ تھا۔ پوپون (پنڈتون) نے یگیہ کرایا اور اس کی پیاری رانی کا سماگم (وطی) گھوڑے کے ساتھ کرایا۔ جس سے وہ مرگئی۔ اس پر وہ راجہ دنیا چھوڑ کر سلطنت اپنے لڑکے کو سونپ سادھو ہو کر پوپون (ہندو برہمنون) کی قلعی کھولنے لگا۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۲ ؛

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا تحقیقات سے اس امر پر بڑی تیز برقی روشنی پڑتی ہے کہ جس زمانہ مین ہمارے آباو اجداد نے ہندوؤں اور ہندو دھرم سے قطع تعلق کیا تھا۔ اس زمانہ مین صرف یہی نہین کہ زناکاری کو ہی ذریعہ نجات مانا جاتا تھا بلکہ اسکے علاوہ اس ملک مین وطی البھائم پر بھی کھلم کھلا عمل کیا جاتا تھا اور اسکے جواز مین وید منترون کو پیش کیا جاتا تھا۔ چنانچہ سوامی دیانند فرماتے ہین

"چار غور است کہ مہاشی۔ یعنی زن ہیجان بدست خود گیر فرس را گرفتہ با فرس صحبت بکند و بادو دشنر گان مہاشہ تجربہ کردن ہر آئینہ فعل وام مارگیان است ہیچ کس بجز این مہا پاپی وام مارگیان شرح وید چنان غلط دو اہیات نخواہد کرد۔" ستیارتھ صفحہ ۴۵۰

مہاشے کا ترجمہ سوامی دیانند کے اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۳۱ پر "عالی حوصلہ خاوند" کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے "مہاشی" کا ترجمہ "عالی حوصلہ بیوی" سمجھنا چاہیے۔

سوامی دیانند کے ہی بیان سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وطی البھائم یا وطی الفرس کی تائید وجواز مین ویدون کے منتر پیش کئے جاتے تھے۔ سوامی دیانند ایسے پنڈتون اور اچاریون کو وام مارگی اور مہاپاپی کہتا ہے گر وہ ہندو تھے۔ برہمن تھے۔ پنڈت تھے۔ اور ویدون کے مفسر تھے وطی البھائم کے جواز مین وہ جن وید منترون کو پیش کرتے تھے۔ ان مین سے چند ایک کو سوامی دیانند نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مین کیا ہے جسمین سے ایک یہ ہے "گنا۔ نام۔ توا۔ گن پتم۔ ہوامہے۔ پریا نام توا۔ پریہ پتم ہوا ہی ندھی نام توا ندھی پتم ہوا ہے۔

اہم۔ جانی رگر بھدھا۔ توم جائے۔ گر بھدھم۔ یجر وید۔ ۲۳/۱۹

سوامی دیانند نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۳۴۵ پر اس وید منتر کو درج کرکے اسکا وہ

سنسکرت ترجمہ بھی درج کیا ہی۔ جو پرانے ہندو پنڈت مہیدھر اچارج نے کیا ہی۔ سوامی دیانند نے اسکا ہندی میں بھی ترجمہ دیدیا ہے اس منتر مین مہیدھر اچارج نے گن پتی کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے فرماتے ہین کہ یگیہ شالا مین مہاشی یعنی یجمان مہاشے کی عورت گھوڑے کے پاس سوئے اور لیٹی ہوئی گھوڑے سے کہے۔ کہ۔

"ہے اشو۔ گربھ دھارکم۔ ریتہ۔ اہم نے کرشیہ۔ کھینامی۔ توم۔ چہ گربھدھم ریتہ اکرشیہ کھشیتی"

بھومکا کے اردو مترجم نے اسکا فارسی مین ترجمہ کیا ہے۔ ہم ذرا اوق الفاظ مین اسکو پیش کرتے ہین اے فرس امیخواہم کہ مارگ کہ باعث استقرار حمل است بہ ہستہ خود بگیرم۔ تو نیز آنرا بہ رحم من بہ اندازد۔

درحقیقت مہیدھر آچارج نے وید منتر مین جو الفاظ عورت کے منہ سے گھوڑے کو مخاطب کرکے نکلوائے ہین وہ بڑے ہی خطرناک ہین۔ سوامی دیانند دوسرا منتر پیش کرتے ہین۔

"تا اوبھو۔ چترا پدا سمپر سا یا وا۔ سورگے۔ لوکے۔ پرورنو۔ ارجاتھام برشاواجی۔ ریتو دھا ریتو ددھا تو"

یجرویدا ۲۳-۲۰

اس منتر مین بھی ہندو دھرم کے آچارج و مجتہد نے "برش واجی" کا ترجمہ نسل کشی کرنے والا گھوڑا یا اصطبل کا سانڈھ کیا ہے" او بھیو" اور چترا پدا سے مراد وہ مہاشی یعنی یجمان مہاشے کی عورت اور گھوڑا لیتا ہے۔ مگر سوامی دیانند راجہ اور رعیت یا اوستاد اور شاگرد معنی کرتا ہے۔ مہیدھر کہتا ہی کہ اس منتر مین "برشاواجی" کے معنی" اشو یشنم الستچے۔ کروتے" ہے یعنی فرس الذی ایرہ قاعدگا" ایسے گھوڑے کے ساتھ مہاشی یعنی مہاشے کی عورت کیا کرے۔ مہیدھر کہتا ہے" مہاشی سوئم۔ ایو۔ آشو شتشنم آکرشیہ سوا اپنا او ستھا پیتی"

سوامی دیانند نے اسکا ترجمہ اردو مین بھی دیا ہے۔ گر ہم اسکو اوق فارسی مین یون پیش کرسکتے ہین:

مہاشی بدست خود کیر الفرس را گرفتہ بہ رستہ خود قائم کند:

گمان غالب ہی کہ مہاشی کو تمام خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ان ہندو پنڈتون یا بقول دیانند پوپون۔ برہمنون نے ضرور ایسے طریقے ایجاد کئے ہونگے اور ایسے اسباب بھی ڈھونڈھے ہونگے کہ جن پر عمل کرنے سے مہاشی تمام خطرات سے محفوظ رہتی ہوئی کامیابی کے ساتھ وطی الفرس کرسکتی ہوگی۔ چنانچہ

اس معاملہ پر ہندوؤن کے آچارج مہیدھر نے یجر وید کے مفصلہ ذیل منتر کا ترجمہ کر کے کسی قدر روشنی ڈالی ہے۔

اُت سکتھیا۔ اب گدم۔ مے۔ ہی۔ بھم۔ انجم۔ چاریا۔ ورشن لبتری نام۔ جیو بھوجناہ۔ یجر وید ۲۳/۲۱

سوامی دیانند نے رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۳۶۰ پر مہیدھر کے سنسکرت ترجمہ کو درج کر کے اسکی ہندی بھی کردی ہے۔ مگر صرف چند علماء کی واقفیت کی خاطر اسکا عربی مین ترجمہ دے دیتے ہین:

یجمان یخاطب الفرس قائلا یا فرس الق نطفتك فی استمرائی التی رفعت ساقیها وادخل ایرك فی عضو مخصوصها اعنی یرا یتتہج وتنضرجہ بہ النساء وتتلذذ ھن من دخولها فیها فالق ذالك لا یرك فی فرج امرأتی۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم مین مہاشی کی قسم کی عالی حوصلہ عورتین موجود تھین تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۷ کی خلاف ورزی کہین الگ چھپ کر نہین کرتی تھین۔ بلکہ یہ فعل سب کی موجودگی مین کیا جاتا تھا اور اس فعل کے کرتے وقت مہاشی کا خاوند یعنی یجمان مہاشے خصوصیت سے پاس کھڑا رہتا تھا۔ اور وہی گھوڑے کو اس فعل کے لئے تیار بھی کرتا تھا اور گھوڑے کی خصوصیت سے رہنمائی کرتا تھا تاکہ گھوڑا کسی غلط رستہ کو اختیار نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان قدیم مین یہ فعل سائنس کے درجہ تک پہنچا ہوا تھا۔ اور اس کے خاص قواعد و طریقے ہوتے تھے جیسا کہ سوامی دیانند نے بھی گور کھپور کی رانی کا گھوڑے سے وطی کرنے کا حوالہ دیا ہے۔ صرف یہی نہین کہ مہاشی یعنی یجمانون کی عورتین وطی الفرس کرتی ہوئی دکھائی گئی ہین۔ بلکہ وید منترون سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ یگیہ شالا کے اندر یگیہ کرانے والے پنڈت کیا کارروائی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سوامی دیانند نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۳۵۰ پر یہ منتر درج کیا ہے:

یدویراسو۔ للام۔ گن پر دشٹی۔ من۔ ما۔ دشو۔ سکتھنا۔ وے دشہ تے ناری ریتہ۔ اسیہ اکھشی بھود۔ تچھا۔ یجر وید ۲۳/۲۹

اس وید منتر کی جو تشریح پرانے پنڈت مہیدھر آچارج نے کی ہے سوامی دیانند نے اسکو اپنی کتاب مین درج کر کے اسکا ہندی مین ترجمہ دیدیا ہے۔ آریہ سماج کے لیڈر بابو نہال سنگھ نے رگوید آدی بھاش بھومکا کا اُردو مین ترجمہ کرتے ہوئے اس منتر کا فارسی مین ترجمہ کیا ہے مگر چونکہ ہمارا مدعا پبلک مذاق پر کسی قسم کا بُرا اثر ڈالنا نہین ہے بلکہ پبلک مزاج کی نگہداشت کرنا ہے اس لیئے ہم اُردو یا ہندی تو ایک طرف

ہم فارسی مین بھی اسکا ترجمہ کرنے کے لئے تیار نہین ہین ۔ بلکہ معدودے چند علمار کے لئے ہم اسکا ترجمہ عربی مین پیش کرتے ہین ۔

یکیہ شالہ اذا العمال یضحکون فی بیت السرور و یتمازحون ویلکرون و یرقصون ۔ ایر الفرس یوالج فی فرج المهاشی وغرامیل العمال یوالجون فی فروج النسوۃ التی فی بیت السرور اذا انتشر الذکر فیصیر۔

کنول کٹا ۔ کمثل کبوقان اذا یجامع الرجل والمرأۃ فیمتسمر اللغوب تعبیہ ۔ یکیہ شالا کے اس نظارہ کو بڑھکر حیا سوز نظارہ دنیا مین کوئی نہین ہو سکتا تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۲۰ تو ایک طرف ویدمنتر کے اس ترجمہ مین تو پرانے ہندو آچاریہ نے شرم وحیا ۔ اخلاق و مذہب ۔ غیرت و حمیت غرضیکہ ہر ایک چیز کو نہایت بیدردی سے ذبح کرکے ویدک یکیہ شالا مین ڈھیر کر دیا ہے ۔ کچھ ہی ہو یہ پرانا پنڈت ویدون مین جس قسم کی تعلیم دیکھتا ہے ۔ اسی کو ظاہر کرتا ہے ۔ اور اپنی تفسیر لوگون کے ہاتھ مین دیدیتا ہی جب ہندو لوگ ویدون کی اس تعلیم کو دیکھتے ہین ۔ تو ان مین سے جو سعید طبقہ ہی ۔ وہ ان ویدون سے منکر ہوجاتا ہے ۔ مگر جو خیال کرتا ہے کہ ویدون مین جو کچھ تعلیم ہی ۔ وہ درست ہے اور کہ اسپر عمل کرنا چاہیے ۔ وہ طبقہ اسپر عمل بھی کرتا ہے ۔ چنانچہ خود سوامی دیانند نے تسلیم کیا ہی ۔ کہ ہندو پنڈتون یا برہمنون نے گورکھپور کے راجہ کی رانی کا گھوڑے سے سنگم کروایا بالکل ممکن ہے کہ بقول سوامی دیانند گورکھپور کے راجہ کی رانی گھوڑے کے ساتھ مقررہ قواعد کے مطابق سنگم نہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئی ہو ۔ مگر اس سے اتنا پتہ تو لگ جاتا ہی کہ اس زمانہ کے ہندو فقہانے وطی لبہائم کا جواز ویدون مین سے ثابت کرکے اس پر عمل شروع کردیا تھا ۔ سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۵۰ پر تعجب کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے کہ عورت سے گھوڑے کا صحبت کروانا وام مارگیون کے سوائے کسی کا کام نہین ممکن ہے وام مارگیون نے اپنے اس اجتہاد کے لئے آگنی ۔ وایو اور آدتیہ یعنی سورج وغیرہ دیوتاؤن کی مثال کو مدنظر رکھا ہو اس لئے کہ شت پتھ برہمن مین جسکا ترجمہ کہ انگریزی کتب مقدسہ مشرقیہ کی جلد یازدہم صفحہ ۳۲۵ پر موجود ہے ۔ اور جسکا اقتباس میکڈانلڈ صاحب ایم ۔ اے ۔ ڈی ۔ ڈی نے اپنی انگریزی کی کتاب بنام "ویدون کے برہمن" صفحہ ۲۶ پر دیا ہی ۔ اسمین یہ ذکر آتا ہے کہ پہلے پہل پرجاپتی اکیلا ہی تھا اُس نے چاہا ۔ کہ دنیا کو پیدا کرے ۔ چنانچہ اس نے اگنی ۔ وایو ۔ آدتیہ وغیرہ دیوتاؤن کو پیدا کیا ۔ اس کے بعد اس نے اپنے منھ کی پھونک سے گائے کو پیدا کیا اگنی دیوتا نے جب گائے کو دیکھا تو اسکا دل للچایا ۔ اُس نے سوچا کہ مین اس کے ساتھ ۔ ۔ ۔

کرون۔ چنانچہ وہ اسکے ساتھ مل بیٹھا۔ اور اسکا نطفہ گائے کا دودھ بن گیا ہی وجہ ہو کہ جبتک گائے کم عمر رہتی ہے۔ اگنی کا وہ نطفہ اس مین پکتا رہتا ہی۔ گائے خواہ سیاہ رنگ کی ہو۔ خواہ سرخ۔ خواہ سفید مگر اس کا دودھ ہمیشہ آگ کی طرح چمکتا ہوا سفید ہی ہوتا ہے اس لئے کہ یہ اگنی کا نطفہ ہے۔ اب دیوتاؤن مین جھگڑا پیدا ہوا کہ گائے کا دودھ پہلے کس کو چڑھایا جاوے۔ اگنی نے کہا کہ مجھپر چڑھایا جاوے۔ وایو نے کہا مجھپر سورج نے کہا مجھ پر چڑھایا جاوے۔ مگر وہ کسی بات پر متفق نہ ہو سکے۔ آخر انھون نے کہا کہ آؤ ہم اپنے باپ پرجاپتی سے فیصلہ کروائین۔ چنانچہ وہ پرجاپتی کے پاس گئے پرجاپتی نے کہا کہ چونکہ یہ اگنی کا نطفہ ہے اس لئے پہلے اگنی کا حق ہی پھر سورج کا پھر وایو کا وغیرہ وغیرہ تعجب نہین کہ برہمن گرنتھون کے ایسے قصون سے ہی ہندوون کی بہیدھر جیسے نقہائے ویدون کے منترون سے وطی البہائم ثابت کرنے کی کوشش کی ہو۔ سوامی دیانند نے اس قسم کے ہندو اچار جون کے پرخچے اڑائے ہین۔ مگر اس بات کا کیا علاج ہو سکتا ہے کہ جس زمانہ مین ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم مین اس قسم کی وطی البہائم کی تعلیم کو عمل مین آتے دیکھ کر ہندو دھرم سے قطع تعلق کیا تھا۔ اس زمانہ مین سوامی دیانند موجود نہین تھا۔ مگر ہندو دھرم کے متعلق ہمارے آباؤ اجداد جس نتیجہ پر پہونچے تھے۔ وہ بالکل درست تھا۔ چنانچہ اس سے بہت عرصہ پیشتر چارواک کے عالمون نے جو سنسکرت کے بڑے اعلی درجہ کے پنڈت تھے ویدون کے متعلق یہ فتوی دیدیا تھا کہ:۔

ترئیو۔ ویدسیہ کرتارو۔ بھانڈ۔ دھورت۔ نشاچر ا۔ شوسیہ۔ یاتر ہی شستنو۔ پتی۔ گراہم پرکیرتی۔ تم:

سوامی دیانند نے اس فتوی کو اپنی اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۹۴ پر نقل کیا ہی۔ ہم اسکا ترجمہ فارسی مین کرتے ہین۔

این تعلیم وید کہ اشی کیرالفرس را بدست خود گرفتہ بافرس صحبت بکنند کردن کار رندگان گیہ با دو شیزگان بہاشے بدمعاشی است ازین معلوم مے شود کہ مصنفان وید بھانڈ دھورت و نشاچر یعنی مسخرہ بدمعاش وحشی بودند

ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۴۹۴

ویدون کے مصنفین کے بارے مین چارواک کے عالمون کا مذکورہ بالا فتوی بہت سخت ہی۔ مگر ویدون کا غلط ترجمہ کرنے کی وجہ سے سوامی دیانند کے نزدیک پرانے ہندو پنڈت دام مارگی ہین لیکن ویدون کی علاوہ دوسرے گرنتھون کے مصنفین کے بارے مین سوامی دیانند صاحب فرماتے ہین۔

بھاگوت مین لکھا ہی۔ وشنو کی ناف سے کنول پیدا ہوا۔ اس کنول سے برہما کے داہنے پاؤن کے انگوٹھے

سوئم بھو۔ اور بائین باؤن تک انگوٹھے سے ست روپا رانی۔ ان سے دش پرجاپتی ہوئے۔ ان کی ۱۳ لڑکیون کی شادی کیشپ سے ہونا لکھی ہے۔ ان مین دتی کے پیٹ سے دیتہ...... اور سرما کے بطن سے کتے۔ گیدڑ وغیرہ اور دیگر عورتون کے بطن سے ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ گدھے بھینسے گھاس پھوس اور ببول وغیرہ کے درخت کانٹون سمیت پیدا ہوئے۔ واہ رے واہ بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ کیا کہنا۔ تجھ کو ایسی جھوٹی باتین لکھنے مین ذرا بھی شرم وحیا نہ آئی محض اندھا ہی بن گیا...... افسوس ہے ان لوگون کی بنائی ایسی سخت ناممکن لیلا پر جس نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطہ مین ڈال رکھا ہے۔ بھلا ان بڑے درجہ کی جھوٹی باتون کو وے اندھے پوپ اور باہر اندر کی جھوٹی آنکھون والے ان کے چیلے سنتے اور مانتے ہین۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہین اور کوئی ان بھاگوت وغیرہ پرانون کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیون نہ رحم ہی مین ضائع ہو گئے یا پیدا ہونے کے وقت مر کیون نہ گئے تا کہ وہ ان گناہون سے بچتے اور ملک آریہ ورت ان مصیبتون سے بچ جاتا۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۷۴

سوامی دیانند ان ہندو شاسترون سے اور ان کی تعلیم سے اور ان کے بنانے والون سے جن پر کہ موجودہ ہندو دھرم کی بنیاد ہے۔ بہت برافروختہ ہو رہے ہین۔ مگر ذرا اور آگے چلیے سوامی دیانند دوسری جگہ لکھتے ہین۔

"برہمنون نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیے۔ یہ صلاح کر کے وہ سب کو اپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمھارے معبود ہین ہماری خدمت کرو گے تو مکتی ملیگی ورنہ جہنم مین جاؤ گے بھلا ایسے بے عقل۔ نفس پرست فریبی۔ عیاش اور ادھرمیون اور جاہلون پر عالمون کے اوصاف کیا گھٹ سکتے ہین۔ مگر جب کھشتری وغیرہ بے علم ہو گئے تو ان برہمنون نے ان کے سامنے جو جو گپ ہانکی انھون نے سب مان لی جب ان برہمنون کو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مل گئے تو ان کے لئے عیش وعشرت کا باغ کھل گیا۔ یہانتک کہنے لگے کہ ہماری خدمت بغیر دیو لوک کسی کو نہین مل سکتا۔ ان سے پوچھنا چاہیے کہ تم کس لوک مین جاؤ گے تمھارے کام تو گھور نرک یعنی جہنم مین پڑنے کے ہین تم کیڑے مکوڑے اور پتنگے وغیرہ بنو گے۔ تم برہمن نہین ہو۔ بلکہ پوپ ہو دغا وفریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مقصد نکالنے والے کو پوپ کہتے ہین ۔ ستیارتھ صفحہ ۳۱۶

سوامی دیانند نے ہمارے خرباجی کے بھائیون یعنی برہمنون کے متعلق بے عقل نفس پرست فریبی عیاش

ادھرمی یعنی بیدین اور جاہل وغیرہ جو الفاظ استعمال کیے ہین۔ وہ اسقدر سخت ہین کہ ہم خود بھی ان کو ناپسند کرتے
ہین۔ اور ہندو دھرم کے موجودہ پورانون وغیرہ گرنتھون کے مصنفین کو تو سوامی دیانند نے جس طرح لال
بجھکڑ جھوٹے بے حیا بے شرم اندھے پوپ وغیرہ الفاظ مین یاد کیا ہے اور جس قسم کی ان کے لیے پیدا ہونے
سے پہلے جو بین ہی ہلاک ہو جانیکی بد دعا کی ہے ہم اسکو بھی برا سمجھتے ہین۔ ہم سوامی دیانند کے ان سخت
اور ناملائم الفاظ کو بیان پر کبھی نقل نہ کرتے۔ اگر ہم کو اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے ایک غریب
برہمن کے الزامات کا جواب دینے کی مجبوری پیش نہ آتی اب معاملہ بالکل صاف ہو گیا ہو۔ یعنی ہم کو پتہ لگ گیا
کہ ایک طرف تو ویدک زمانہ کے یگیہ کرنے والے پنڈت یا برہمن ویدون کی تفاسیر مین یگیہ شالا کے اندر بدترین
قسم کی حیا سوز حیوانیت کے افعال کرتے ہوئے دکھائے گئے ہین دوسری طرف مہاشی یعنی ان مہاشون کی
مستورات کو وطی البہائم مین مصروف رکھا گیا ہے اور یہ سب کچھ ویدون کے مطابق بتایا جاتا تھا ادھر ہم
چارواک کے عالمون کو ویدون کے مصنفین پر بھانڈ دھورت اور نشاچر ہونیکا فتوے لگاتے ہوئے دیکھتے ہین
ادھر سوامی دیانند ویدون کے پرانے مفسرین یا مجتہدین پر دام مارگی اور مہا پاپی کا فتوے لگاتے ہوئے نظر آتے
ہین۔ ان سب سے بڑھکر سوامی دیانند موجودہ ہندو دھرم کے گرنتھون کے مصنفین اور مجتہدین کو لال بجھکڑ بے شرم
بے حیا بے عقل نفس پرست فریبی عیاش بیدین۔ جاہل ٹھگ سے گیتی دغا باز گھور نرک یعنی جہنم مین جانیوالے
کیڑے کوڑے بننے والے بتلا رہے ہین اور لوگون کو ایسے گرنتھون اور ایسے دھرم کو چھوڑنے کی تعلیم دے رہے
ہین۔ جب ہم اپنی آنکھون سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہین تو ہمارے آباؤ اجداد کسقدر دور اندیش۔ عقلمند۔
خدا پرست۔ حق پسند اور راست شعار تھے کہ انھون نے اپنی دینی اور دنیوی فلاح و بہبود اسی مین سمجھی کہ ایسی
تمام فواحشات سے قطع تعلق کر کے مسلمان ہو جائین۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے۔ ہمارے ایسے محقق آباؤ اجداد پر شرما مہاشے
کا یہ الزام لگانا۔ کہ انھون نے بغیر تحقیق محض لالچ کی خاطر ہندو دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ کس قدر خطرناک جھوٹ ہے

ساتوین فصل

دشنامہ

جس زمانہ مین ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا اس زمانہ مین اور
اس سے بہت عرصہ قبل اس ملک کی جس قسم کی حالت تھی۔ اسکا تھوڑا سا نقشہ ہم مہاشی کے مضمون مین

دکھا آئے ہین اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ آیا اس زمانہ کے بعد اس ملک کی مذہبی حالت مین کچھ ترقی ہوئی۔ ہمین اس بات پر بحث کرنیکی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ آج کل ہمارے کان مین چارون طرف سے یہ آواز آرہی ہو کہ ہندوستان کے مسلمانون کو جنکے آباؤاجداد نے تلوار کے ڈر سے یا زن۔ زر۔ زمین کے لالچ مین ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا تھا ان کو از سر نو ہندو بنا لینا چاہیے اگر ہمارے بزرگون کے زمانہ کی نسبت آج کل کے ہندو دھرم نے کچھ ترقی کر لی ہو تو ہمین یقیناً اس مسئلہ پر غور کرنا پڑے گا۔ مگر ہم اس بات کا پتہ کیونکر لگائین۔ اس کے لیے یہی مناسب ہو کہ ہم ایک دفعہ پھر سوامی دیانند کو شہادت کے کٹہرے مین کھڑا ہونے کی تکلیف دین۔ اس لیے سوامی دیانند ہمارے فاضل دوست شرماجی کے نزدیک ایک نہایت ہی معتبر گواہ ہو۔ اور وہ انکے نزدیک ایک غضب کا انسان اور موجودہ زمانہ کا اچارج اور ہندو قوم کا نجات دہندہ ہو۔ ہم یہ بھی جانتے ہین کہ سوامی دیانند اس زمانہ سے صدیون بعد پیدا ہوا ہو۔ جبکہ ہمارے آباؤاجداد نے ہندو دھرم ہندو قوم۔ ہندو گرنتھ ہندو مندر وہندو تیرتھ۔ ہندو طریقۂ عبادت وغیرہ کو خیر باد کہکر اسلام قبول کیا تھا یہ کام صحیح صحیح پتہ لگانے کے لیے کہ آیا ہمارے آباؤاجداد نے مذکورہ بالا تمام باتون کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا۔ وہ درست تھا یا غلط۔ ہم بیسوین صدی کے برہمن کل بھوشن۔ ہندو قوم کے نجات دہندہ آریہ سماج کے بانی شری سوامی دیانند کی شہادت کو مسل کا پیٹ بھرنے کے لیے قلم بند کرتے ہین چنانچہ سوامی دیانند فرماتے ہین:۔

۱۔ بھاگوت وغیرہ پرانون کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیون نہ رحم ہی مین ضایع ہو گئے۔ تا کہ وہ ان گناہون سے بچتے۔ سیتارتھ پرکاش صفحہ ۴۷۳۔

۲۔ ان بڑے درجہ کی جھوٹی باتون کو دے اندھے پوپ (برہمن) اور باہر اندر کی پھوٹی آنکھون والے ان کے چیلے (شاگرد) سنتے اور مانتے ہین تعجب کی بات ہو کہ یہ لوگ انسان ہین یا کچھ اور۔ صفحہ ۴۷۴

۳۔ واہ رے! واہ! بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ! کیا کہنا تجھکو ایسی جھوٹی باتین۔ لکھتے ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی۔ محض اندھا ہی بن گیا صفحہ ۴۷۳

۴۔ برہمنون نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ یہ صلاح کر کے وہ سب کو اپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمھارے معبود ہین ہماری خدمت کرو گے تو مکتی ملیگی۔ ورنہ جہنم مین جاؤ گے۔ بھلا ایسے بے عقل۔ نفس پرست فریبی عیاش۔ ادھرمی (بیدین) اور جاہلون پر عالمون کے اوصاف کب گھٹ سکتے ہین صفحہ ۲۱۶

۵-جب ان برہمنون کو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے (چیلے) مل گئے تو ان کے لیے عیش و عشرت کا باغ کھل گیا صفحہ ۳۱۶

۶-برہمن کہنے لگے کہ ہماری خدمت کے بغیر بہشت کسی کو نہین ملتا۔ پوچھنا چاہیے کہ تم کس لوک مین جاؤ گے۔ تمھارے کام تو گھور نرک یعنی جہنم مین پڑنے کے ہین تم کیڑے مکوڑے اور پتنگے وغیرہ بنو گے صفحہ ۳۱۶

۷-تم برہمن نہین ہو۔ بلکہ پوپ ہو۔ دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالنے والے کو پوپ کہتے ہین صفحہ ۳۱۶

۸-پھر وہ پوپ لوگ (برہمن) اپنی اور اپنے پاؤن کی پوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی مین تمھاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ (ہندو) انکے بس مین ہو گئے۔ تب غفلت اور نفس پرستی مین غرق ہو کر گدڑیے کی مانند جھوٹے گورو بنکر چیلے پھنسانے لگے۔ صفحہ ۳۱۸

۹-دیکھئے ان گبر گنڈ پوپون (برہمنون) کی لیلا صفحہ ۳۱۹

۱۰-جینیون نے وید وغیرہ کی جتنی کتابین پائین۔ انکو تلف کر دیا۔ ان کے اصولون کو بھی برباد کیا۔ آریون پر حکومت کا زور چلا۔ اور انکو تکلیف بھی دی صفحہ ۳۲۴

۱۱-پتھر وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیون سے چلی صفحہ ۳۲۴۔

۱۲-شنکر آچارج کے وقت مین جینی ہلاک ہوئے۔ اب جتنے بت جینیون کے ٹوٹے ہوئے نکلتے ہین وہ شنکر آچارج کے وقت مین ٹوٹے تھے۔ اور جو بغیر ٹوٹے ہوئے نکلتے ہین وہ جینیون نے زمین مین گاڑ دیے تھے کہ توڑے نہ جائین۔ صفحہ ۳۲۵۔

۱۳-پھر ان وام مارگی اور شیون نے صلاح کر کے بھگ لنگ کو قائم کیا جسکو جلدہری اور لنگ کہتے ہین اور اس کی پرستش کرنے لگے ان بے شرمون کو ذرا شرم نہ آئی کہ یہ مکروہ کام ہم کیون کرتے ہین صفحہ ۳۲۸

۱۴-اسی پتھر وغیرہ کی بت پرستی اور بھگ لنگ کی پرستش مین نجات ماننے لگے صفحہ ۳۲۸÷

۱۵-برہمنون نے صلاح کی۔ کہ جینیون کی مانند اپنے بھی اوتار۔ مندر۔ مندر مورتی اور کتھا کی کتابین بناوین۔ چنانچہ اونھون نے جینیون کے ۲۴ تیرتھنکرون کی مانند ۲۴۔ اوتار مندر اور بت بنائے صفحہ ۳۴۰÷

۱۶-ایک شخص شٹھ کوپ نامی کنجر قوم مین پیدا ہوا تھا۔ اس سے ویشنو مت تھوڑا سا پھیلا۔ اسکے بعد

منی داہن بھنگی خاندان مین پیدا ہو۔ صفحہ ۳۴۰۔

۱۷۔ شیوون نے شیو پران۔ شاکتون نے دیوی بھاگوت ویشنوون نے وشنو پران وغیرہ بنائے۔۔۔۔۔ ان کے باہمی جیسے جھگڑے ہین ویسے ہی پورانون مین بھی لکھے ہین۔ صفحہ ۳۴

۱۸۔ دیوی بھاگوت مین شری ایک عورت کی کتھا لکھی ہی۔ اسی نے سب دنیا کو بنایا اور برہما وشنو۔ مہادیو کو بھی اس نے پیدا کیا صفحہ ۳۴۰؛

۱۹۔ جب اس دیوی کو خواہش ہوئی تو اُس نے اپنا ہاتھ گھسا۔ اس سے ہاتھ مین ایک آبلہ ہوا اس مین سے برہما کی پیدائش ہوئی۔ اس سے دیوی نے کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ برہما نے کہا۔ تو میری ماں ہے۔ مین تجھ سے شادی نہین کر سکتا۔ یہ سنکر ماں کو غصہ آیا۔ اور لڑکے کو جلا کر خاک کر دیا صفحہ ۳۴

۲۰۔ دیوی نے اسی طرح پھر ہاتھ کو گھسکر دوسرا لڑکا پیدا کیا اسکا نام وشنو رکھا۔ اُسکو بھی اپنے ساتھ شادی کرنے کے لئے کہا مگر اس نے بھی نہ مانا۔ چنانچہ اسکو بھی راکھ کر دیا۔ صفحہ ۳۴۰

۲۱۔ پھر اُس نے تیسرے لڑکے کو پیدا کیا۔ اسکا نام مہادیو رکھا۔ اُس نے بھی کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ مہادیو بولا۔ مین تجھ سے شادی نہین کر سکتا تو دوسرا جسم بنالے تو شادی کر لونگا۔ چنانچہ دیوی نے ایسا ہی کیا۔ صفحہ ۳۴؛

۲۲۔ مہادیو بولا کہ یہ دو جگہ راکھ سی کیا پڑی ہی۔ دیوی نے کہا کہ یہ دونون تیرے بھائی ہین۔ اُنھون نے میرا حکم نہین مانا تھا۔ اس لئے راکھ کر دیئے ہین۔ مہادیو نے کہا کہ مین اکیلا کیا کرونگا۔ ان کو زندہ کر دے۔ اور دو عورتین اور پیدا کر پھر تینون کی شادی تینون سے ہوگی۔ ایسا ہی دیوی نے کیا۔ صفحہ ۳۴۔

۲۳۔ پھر تینون کی شادی تینون کے ساتھ ہو گئی۔ واہ رے! ماں سے شادی نہ کی۔ اور ہمشیرہ سے کر لی۔ کیا اسکو جائز سمجھنا چاہیئے۔ صفحہ ۳۴

۲۴۔ پھر اندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برہما وشنو رودر اور اندر ان کو پالکی کے اٹھانے والے کہار بنایا۔ اس قسم کے گپوڑے لمبے چوڑے طبع زاد لکھے ہین صفحہ ۳۴۰

۲۵۔ جو رودر اکھش اور راکھ لگانے سے مکتی مانتے ہو۔ تو راکھ مین لوٹنے والا گدھا وغیرہ حیوان رگھنگرو چننے والے بھیل، کنجر وغیرہ مکتی کیون نہ پائین اور سور کتے۔ گدھے وغیرہ حیوان راکھ مین

و مٹنے والون کی مکتی کیون نہین ہوتی ص ۳۴۱

۲۶- ویشنو مت والے سنکھ - چکر - گدا اور پدم کے نشانات کو آگ مین تپا کر بازو کی جڑ مین داغ دیکر پھر دودھ سے بھرے برتن مین بجھاتے ہین - اور کئی اس دودھ کو پی بھی لیتے ہین - انسان کے گوشت کا ذائقہ بھی اس مین آتا ہوگا ص ۳۴۳

۲۷- دھات کو تپا کر کھال کو جلانا تپ نہین کہلاتا ...... ویشنو لوگ اپنے بدرواج اور بدفعلی کی طرف توجہ نہین دیتے ص ۳۴۵

۲۸- شٹھ کوپ یوگی چھاج بنا بیچتا پھرتا تھا - یعنی کنجر ذات مین پیدا ہوا تھا ص ۳۴۵

۲۹- یہ بت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے - اور جینیون نے جاری کی ہے ص ۳۴۶

۳۰- جینیون نے دھیان کی حالت والے ننگے بت بنائے ہین ص ۳۴۶

۳۱- ویشنو وغیرہ نے اچھی طرح سجی ہوئی صورت کے ساتھ رنگ و راگ عیش و عشرت کی صورت والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے بت بنائے ہین ص ۳۴۶

۳۲- ویشنو وغیرہ پوپون کے چیلے ... عجیب عجیب مکر کرنے لگے ص ۳۴۶

۳۳- تب پوپ جی بولے کہ وہ بت فلان پہاڑ یا جنگل مین ہے میرے ساتھ چلو دکھلا دون تب تو وہ اندھے اُس دغا باز کے ساتھ چل کر گئے ص ۳۴۷

۳۴- جب ایک نے لیلا کی ، تب تو اُس پوپ کو دیکھکر سب پوپون (برہمنون) نے اپنی گذران کے لئے مکر و فریب سے بت قائم کئے ہین ص ۳۴۷-

۳۵- جو تم کہتے ہو کہ بت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد ہوتی ہے - یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے ص ۳۴۷

۳۶- جب بت سامنے نہ ہوگا - تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا جگہ دیکھ کر چوری زناکاری وغیرہ بدفعلی کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا - کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہان پر مجھے کوئی نہین دیکھتا - اس لئے وہ خرابی کئے بغیر نہین چوکیگا - اس طرح کئی عیب پتھر وغیرہ بت پرستی کرنے سے پیدا ہوتے ہین ص ۳۴۷

۳۷- جس طرح پر تم نام کو یاد کرتے ہو وہ طریق جھوٹا ہے ص ۳۴۷

۳۸- گنیش سوراج اور دیوی رام کرشن وغیرہ اوتارون کے بت بنانا بھی بالکل جھوٹی بات ہے ص ۳۴۸

۳۹- تم پتھر وغیرہ پر پھول پتے توڑ کر کیون چڑھاتے ہو - صندل رگڑ کر کیون لگاتے ہو - دھوپ

جلا کر کیون دیتے ہو۔ گھنٹہ۔ گھڑیال۔ جھانج پکھاوج کو لکڑی سے کوٹنا پیٹنا کیون کرتے ہو صد ۳۴۹

۴۰۔ جو منتر کو پڑھکر بلانے سے دیوتا آجاتا ہی۔ تو بت جاندار کیون نہین ہوجاتا اور رخصت کرنے سے چلا کیون نہین جاتا صد ۳۵۰

۴۱۔ سنو بھائی بھولے بھالے لوگو! یہ پوپ جی تم کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالتے ہین صد ۳۵۰

۴۲۔ بت پرستی مین ثواب نہین بلکہ گناہ ہی گناہ ہی صد ۳۵۲

۴۳۔ بت پرستی ایک بڑی خندق ہی جسمین گر کر انسان چکنا چور ہوجاتا ہی۔ پھر اس خندق سے نکل نہین سکتا۔ بلکہ اسی مین مرجاتا ہی صد ۳۵۳

۴۴ بت پرستی کرنا دھرم (بے دینی) ہے صد ۳۵۴

۴۵۔ لوگ کروڑون روپیہ مندرون پر خرچ کرکے مفلس ہوجاتے ہین صد ۳۵۴

۴۶۔ مندرون مین عورت مردون کا میل ہونے سے زناکاری۔ لڑائی۔ بکھیڑا اور بیماریان وغیرہ پیدا ہوتی ہین صد ۳۵۴

۴۷۔ بت پرستی کو نجات کا ذریعہ مان کر انسانی جامہ رائیگان کرتے ہین صد ۳۵۴

۴۸۔ مختلف قسم کی مخالف شکلون اور ناموں اور حالات والے بتون کے پجاریون کا ایک عقیدہ نہ رکھنے سے باہمی نفاق بڑھتا اور ملک کی بربادی ہوتی ہے صد ۳۵۴

۴۹۔ بت کے بھروسے پر ہی اپنی فتح اور دشمن کی شکست مان بیٹھے ہین۔

۵۰۔ بت پرست محتاج یا بغیر بھاڑے کے ٹٹو۔ اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنون کے بس مین ہوکر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہین صد ۳۵۴

۵۱۔ جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہین ان بےعقلون کی تباہی پرمیشور کیون نہ کرے صد ۳۵۴

۵۲۔ وہم مین پڑکر مندر مندر اور ملک بہ ملک پھرتے تکلیف پاتے دھرم دیتے اور عاقبت برباد کرتے اور چور وغیرہ ٹھگون سے لٹتے رہتے ہین صد ۳۵۴

۵۳۔ بت پرست لوگ بدچلن پجاریون کو دولت دیتے ہین وہ اس دولت کو رنڈی بازی اور زناکاری شراب نوشی اور لڑائی بکھیڑون مین خرچ کرتے ہین جس سے دینے والے کو آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف

ہوتی ہے صف ۳۵۴

۵۴ ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگوں کی بے عزتی کو پتھر وغیرہ بتوں کی عزت کرکے محسن کش ہوجاتے ہیں صف ۳۵۵

۵۵۔ جب کوئی بتوں کو توڑ ڈالتا یا چوری لیجاتا ہی۔ تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں صف ۳۵۵

۵۶۔ پوجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہوکر خاوند اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں صفو ۲۵۵

۵۷ بے جان کا دھیان کرنے والے کی روح بھی کند ہوجاتی ہی صف ۳۵۵

۵۸۔ پوجاری پھول وغیرہ اشیا پتھر پر چڑھاتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھنے کے لئے پھول اور خوشبودار اشیا پیدا کی ہیں۔ صف ۳۵۵

۵۹ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول۔ صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں۔ اس سے اتنی بدبو پھیلتی ہی جتنی کہ انسان کے پاخانہ پیشاب کی صف ۳۵۵

۶۰۔ پتھر وغیرہ کی بت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی ممنوع ہی صف ۳۵۵

۶۱۔ جنھوں نے پتھر کے بت کی پرستش کی ہی۔ کرتے ہیں۔ یا کرینگے وے مذکورہ بالا عیبوں سے نہ بچے نہ بچتے ہیں۔ نہ بچینگے۔ صف ۳۵۵

۶۲۔ جو پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ وید کے سخت مخالف ہیں صف ۳۵۶

۶۳ پتھر وغیرہ کی بت پرستی قطعاً قابل ترک ہے۔ صف ۳۵۶

۶۴۔ لوگوں نے ماں باپ وغیرہ کو چھوڑ کر غیر دیوتا پتھر وغیرہ میں سر مارنا اس لئے قبول کیا ہے کہ اگر ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذرانہ یا بھینٹ پوجا دھرینگے تو وے خود کھا لینگے۔ ہمارے منھ ہاتھ میں کچھ نہیں پڑیگا صف ۳۵۶

۶۵۔ پتھر وغیرہ کے سامنے نذرانہ دھر گھنٹہ کی آواز ٹن ٹن پوں پوں سنکھ بجا۔ شور مچا۔ ان کو انگوٹھا دکھانے لگے صف ۳۵۷

۶۶۔ جیسے کوئی کسی کو چڑاوے۔ کہ تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھاوے اس کے آگے سے سب چیزیں لیکر آپ بھوگے ویسی ہی لیلا ان پوجاریوں یعنی پوجا کے دشمنوں کی ہی صف ۳۵۷

۶۷۔ یہ لوگ چٹک مٹک۔ چلک جھلک۔ بتوں کو بنا ٹھنا کر آپ بھگوان کی مانند بن ٹھن کے

بیچارے غریب لوگون کا مال اُڑا کر موج کرتے ہین صـــ ۳۴۷

۶۸-اگر کوئی دھار مک راجہ ہوتا- تو ان پتھر کے داراده لوگون کو پتھر گھڑنے گھڑانے اور گھر بنانے وغیرہ کے کامون مین لگا کر کھانے پینے کر دیکر گذران کرتا صـــ ۳۵۶

۶۹-عورتون کے پتھر وغیرہ کے بت دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہی صـــ ۳۵۶

۷۰ بت پرستی وغیرہ برے کامون ہی سے آریہ ورت مین ننگے پوجاری بھکاری سست- کم ہمت- کروڑون آدمی ہو گئے ہین صـــ ۳۵۶

۷۱ سارے جہان مین جہالت انہی بت پرستون نے پھیلائی ہے- جھوٹ فریب بھی بہت پھیلایا ہے- صـــ ۳۵۶

۷۲- کاشی مین اورنگ زیب کو لاٹ بھیرو نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تھے یہ بالکل غلط ہی صـــ ۳۵۶

۷۳ مہادیو ملیچھ کو صورت نہ دکھانے کے لئے کنوئین مین اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر مین جا چھپے یہ کوئی معجزہ نہین ہی- بلکہ پوجاریون نے اس پتھر کے لنگ کو کنوئین مین ڈال دیا- اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر مین چھپا دیا- صـــ ۳۵۸

۷۴- یہ بالکل جھوٹ ہی کہ گیا مین شرادھ کرنے سے پترون کے گناہ دور ہوتے ہین صفحہ ۳۵۸

۷۵ گیا کے جن پنڈتون کو لوگ لاکھون روپیہ دیتے ہین- وہ اسکو رنڈی بازی وغیرہ گناہ مین خرچ کرتے ہین صـــ ۳۵۸

۷۶ یہ بھی جھوٹی بات ہی کہ بیجناتھ کو راون لایا تھا صـــ ۳۵۸

۷۷ کبھی کسی دغاباز نے زمین مین گفا کھود کر اس مین ایک آدمی بٹھا دیا- ہوگا اور اس کے منہ پر کشا بچھا بند دیا ہوگا- اور اس مکار نے اُٹھایا ہوگا کسی آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کو اس طرح ٹھگ لیا ہو تو تعجب نہین صفحہ ۳۵۸

۷۸- کلکتے کی کالی اور کامکشا وغیرہ دیوی کو لاکھون آدمی مانتے ہین... بے علم لوگ بھیڑ کی مانند ایک دوسرے کے پیچھے چل کر کنوئین یا گڑھے مین گرتے ہین صـــ ۳۵۸

۷۹- جگن ناتھ مین ظاہرا معجزہ کوئی بھی نہین ہے- بلکہ یہ بالکل جھوٹی باتین ہین- آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے روپیہ اشرفی رکھتے ہین شودر اور رذیل لوگ مندر مین تبرک لاتے ہین صـــ ۳۵۹

۸۰- جگن ناتھ مین وام مارگیون نے بھیروی چکر بنایا ہے- کیونکہ سو بھدرا سری کرشن اور بلدیو کی

بہن لگتی ہی - اسی کو دونون بھائیون کے بیچ مین عورت اور مان کی جگہ بٹھایا ہے - اگر پھیر دی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی صـ ۳۵۹

۸۱ - پنڈے پوجاری پکارتے ہین - تم بھینٹ دھرو تمھارے گناہ چھوٹ جائینگے وے بیچارے سادہ لوح آدمی دغابازون کے ہاتھ لٹ جاتے ہین صـ ۳۶۱

۸۲ بت کا پیٹ کھول رکھا ہے - اسمین سونے کے خانہ مین ایک سالک رام رکھتے ہین کہ جسکو ہر روز دھو کر چرنامرت بناتے ہین صـ ۳۶۱

۸۳ - پیٹ کے بندون نے یہ مشہور کیا ہوگا کہ جگن ناتھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینون بھگتون کو بھی ساتھ لے گئے - ایسی جھوٹی باتین بیگانہ مال ٹھگنے کے لئے بہت سی ہوا کرتی ہین صـ ۳۶۱

۸۴ - یہ بات کہ رامیشور مین گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لنگ بڑھ جاتا ہے بالکل جھوٹی بات ہے . . . پتھر نہ بڑھے نہ گھٹے - جتنے کا اتنا بنا رہتا ہے ایسی لیلا کرکے بیچارے کم عقلون کو ٹھگتے ہین صـ ۳۶۱

۸۵ - یہ بات کہ رامیشور کو رامچندر نے قائم کیا تھا - بالکل جھوٹ ہے بلکہ دکھن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے صفحہ ۳۶۱

۸۶ یہ بات کہ دکھن مین ایک کالیاکنت کا بت ہی - جو ابتک حقہ پیتا ہی بالکل جھوٹ ہی صفحہ ۳۶۲

۸۷ - یہ بات کہ ڈاکور جی کا بت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا کوئی معجزہ نہین بلکہ وہ بھگت بت کو چرا لایا ہوگا - اور سوا رتی کے برابر وزن ہونا کسی جھنگڑ آدمی نے گپ ہانکی ہوگی صفحہ ۳۶۲

۸۸ - یہ بات کہ سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے - بالکل جھوٹی ہی بلکہ انکے نیچے سنگ مقناطیس لگا رکھا تھا - اسکی کشش سے وہ بت درمیان کھڑا تھا جب محمود غزنوی نے مندر توڑا تب پوجاری بھگتون کی ذلت وخواری ہوگئی صفحہ ۳۶۳

۸۹ - لاکھون آدمیون کی فوج دس ہزار کے سامنے سے بھاگ گئی پوجاری دعا کرتے تھے کہ مہادیو! تو اس ملیچھ کو مار ڈال . . . . پوجاریون نے ان پتھرون کی اتنی عبادت کی لیکن بت ایک بھی ان دشمنون کے سر پر اڑکر نہ لگا صفحہ ۳۶۳

۹۰ - پوجاریون نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ تین کروڑ روپیہ لو مندر اور بت مت توڑو مسلمانون نے

کہا کہ ہم بت فروش نہیں۔ بلکہ بت شکن ہیں۔ صـ ۳۶۲

۹۱۔ جب پجاری اور پوپون پر کوڑے پڑے۔ تب رونے لگے اور مارے ڈر کے جھٹ خزانہ بتلا دیا۔ صـ ۳۶۲

۹۲۔ تب سب خزانہ لوٹ۔ پوپ اور ان کے چیلون کو غلام بیگاری بنا چکی پسوائی۔ گھاس کھدوایا۔ بول و براز وغیرہ اٹھوایا۔ اور چنے کھانے کو دیئے ہائے کیون پتھر کی پرستش کر کے تباہ و برباد ہوئے! صـ ۳۶۲

۹۳۔ دوارکا جی کے رنچھوڑ جی کی ہنڈی کا قصہ بھی بالکل جھوٹ ہے۔ صـ ۳۶۳

۹۴۔ جب سمت ۱۹۱۴ کے سال میں توپون کے مارے مندر اور بت انگریزون نے اڑا دیئے تھے تب رنچھوڑ جی کا بت کہان گیا تھا۔ وہ کبھی کی ایک ٹانگ بھی نہ توڑ سکا۔ صـ ۳۶۳

۹۵۔ بھلا یہ تو کہو کہ جس کا محافظ مار کھائے اسکی پناہ پکڑنے والے کیون نہ پیٹے جائیں۔ صـ ۳۶۳

۹۶۔ یہ بات کہ جوالا مکھی ظاہر دیوی ہے سب کو کھا جاتی ہے۔ ہنگ لاج بھی آدھی رات کو جو پر دکھائی دیتی ہے۔ چندر کوپ بولتا اور یونی جنتر کے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ اس قسم کی سب باتین ہرگز قابل تسلیم نہیں ہین۔ صـ ۳۶۳

۹۷۔ جوالا مکھی سوائے ایک مندر جس میں ادھر ادھر کی نالیون کی بناوٹ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ صـ ۳۶۴

۹۸۔ ہنگلاج میں سوائے پجاریون کی چالاکی کے اور کچھ نہیں ہے ایک پانی اور ایک دلدل کا حوض بنا رکھا ہے۔ جسکے نیچے سے بلبلے اٹھتے ہیں۔ صـ ۳۶۳

۹۹۔ یونی کا جنتر ان لوگون نے دولت لوٹنے کے لئے بنا رکھا ہے۔ صـ ۳۶۳

۱۰۰۔ پتھر بھی اسی طرح پوپ لیلا ہیں اس سے اگر بزرگی ہوتی ہو۔ تو کیا اگر حیوان پر پتھر کا بھار لادین وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا۔ صـ ۳۶۳

۱۰۱۔ امرناتھ میں خود بخود لنگ بن جاتے ہیں۔ کوئی تعجب کی بات نہیں اگر پانی جم کر چھوٹے لنگ کی شکل بن جاتا ہے۔ صـ ۳۶۴

۱۰۲۔ کہتے ہیں ہردوار بہشت کا دروازہ ہے۔ ہر کی پوڑی پر غسل کرنے سے گناہ چھوٹ جاتے

HL. 2062

ہین۔ سچ پوچھو تو یہ ہاڑ کی پوڑی ہے۔ کیونکہ ملک ملک مردون کی ہڑیان اس مین پڑا کرتی ہین۔ گناہ کبھی
بھی بغیر سزا بھگتے نہین چھوٹ سکتے صہ ۳۶۴

۱۰۳۔ تپو بن مین رہنے سے تپسوی ہوتا ہی۔ مگر تپو بن تو جب ہوتا ہوگا تب ہوتا ہوگا۔ اتبو
محض بھکشا بن ہی صہ ۳۶۴

۱۰۴ دیوی پرباگ۔ گنگوتری۔ اتر کاشی۔ گپت کاشی۔ ترگی نارائین کیدار بدری نارائین
... وغیرہ مقامات عابدون کے لیے اچھے ہین۔ لیکن دوکانداروں کے لیے وہان بھی دوکانداری ہی ہی صہ ۳۶۴

۱۰۵ اردیوی پرباگ پوران کے گپوڑون کی لیلا ہے۔ یعنی جہان الکھ نندا اور گنگا ملی ہے۔
وہان دیوتا رہتے ہین۔ ایسی گپین نہ ہانکین۔ تو وہان کون جائے صہ ۳۶۵

۱۰۶ وہان جہنت پوجاری اور پنڈے آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورون سے مال اڑا کر
عیش و عشرت کرتے ہین۔ صہ ۳۶۵

۱۰۷ ویسے ہی بدری نارائین مین ٹھگ ودیا والے بہت سے بیٹھے ہین راول جی وہان کے
سردار ایک عورت کی بجائے بہت سی کر بیٹھے ہین۔ صہ ۳۶۵

۱۰۸ جیسے تیرتھ کے لوگ دغاباز۔ مال اڑانے والے ہوتے ہین۔ ویسے پہاڑی لوگ نہین ہوتے صہ ۳۶۵

۱۰۹۔ دندیشوری رکالی اشٹ بھجی پرباگ، تیرتھ راج۔ متھرا۔ بندرابن کورکشیتر... انکا لینے
والون نے بنا رکھے ہین۔ صہ ۳۶۵

۱۱۰۔ یہ بالکل ناممکن ہی کہ اجدھیا کا شہر آبادی۔ کتے۔ گدھے۔ بھنگی۔ چمار اور پاخانہ سمیت
تین دفعہ بہشت مین گیا صہ ۳۶۵

۱۱۱۔ متھرا تینون لوک سے نیاری تو نہین لیکن اس مین تین جاندار بڑے لیلا دھاری ہین۔ ایک
چوبے جو غسل کرنے جائے تو اپنا محصول لینے کے لئے کھڑے بکتے رہتے ہین کہ لاؤ یجمان۔ بھانگ۔ نمک
اور لڈو کھائین۔ دوسرے پانی مین کچھو جن کے مارے گھاٹ پر غسل کرنا بھی مشکل ہوتا ہی۔ تیسرے لال
منھ کے بندر جو پگڑی۔ ٹوپی۔ زیور اور جوتیان تک بھی نہین چھوڑتے کاٹ کھاوین۔ دھکے دیکر
مار ہی ڈالین۔ صہ ۳۶۶

۱۱۲ برندابن جب تھا۔ تب تھا۔ اب تو بیسوا بن رنڈیون کا جنگل کی مانند جھوکر چھوکری

اور گروجیلی وغیرہ کی لیلا پھیل رہی ہو۔ صـ ۳۶۶

۱۱۳۔ دیوالی کے میلے پر گوردھن اور برج یاترا مین بھی پوپون کی بن پڑتی ہو صـ ۳۶۶

۱۱۴۔ کورکشیتر مین بھی وہی روزی کی لیلا ہو صـ ۳۶۶

۱۱۵۔ جو ۱۸ پرانون کے مصنف ویاس جی ہوتے۔ تو ان مین اتنے گپوڑے نہ ہوتے صـ ۳۶۶

۱۱۶۔ سمپردائی لوگون نے بھاگوت وغیرہ جدید فرضی کتابین بنائی ہین صـ ۳۶۷

۱۱۷ دیوی بھاگوت مین دیوی کو پرمیشوری اور شیو وشنو وغیرہ کو اسکا غلام بنایا گنیش کھنڈ مین گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے۔ بھلا یہ بات ان لوگون کی نہین تو اور کسکی ہو صـ ۳۶۷

۱۱۸۔ شو پران والے نے شو سے وشنو پران والے نے وشنو سے دیوی پران والے نے دیوی سے گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے سورج والے نے سورج سے وایو والے نے وایو سے دنیا کی پیدایش لکھی ہو صـ ۳۶۷

۱۱۹ شو پران مین شو نے خواہش کی۔ کہ مین دنیا کو پیدا کرون۔ اس نے برہما کو پیدا کیا۔ برہما نے ایک چلو پانی اٹھا کر پانی مین پھینک دیا۔ اس سے ایک بلبلا اٹھا بلبلے مین سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اسنے برہما سے کہا کہ اے بیٹے دنیا کو بنا۔ برہما نے کہا کہ مین تیرا بیٹا نہین۔ بلکہ تو میرا بیٹا ہے دونون مین جھگڑا برپا ہوا صـ ۳۶۷

۱۲۰۔ مہادیو نے سوچا کہ جن کو مین نے دنیا بنانے کے لیے بھیجا تھا وہ دونون آپس مین جھگڑ رہے ہین۔ تب ان دونون کے بیچ مین سے ایک نورانی لنگ پیدا ہوا اور وہ فوراً آسمان مین چلا گیا۔ اسکو دیکھ کر دونون حیران رہ گئے صـ ۳۶۷

۱۲۱ دونون سوچنے لگے کہ اس لنگ کا شروع اور آخر معلوم کرنا چاہیے جو پہلے آوے وہ باپ جو پیچھے آوے وہ بیٹا کہلائے صـ ۳۶۷

۱۲۲۔ وشنو کچھوے کی شکل بنا کر لنگ کا پتہ لگانے کے لیے نیچے کو چلا۔ اور برہما ہنس کا جسم بنا کر اوپر کو اوڑا صـ ۳۶۷

۱۲۳ دو ہزار برس تک دونون من کی سی تیز رفتار سے چلتے رہے مگر لنگ کی حد نہ ملی صـ ۳۶۷

۱۲۴ برہما نے سوچا کہ اگر وشنو پتہ لے آیا ہوگا۔ تو مجھکو اسکا بیٹا بننا پڑیگا۔ وہ ایسا سوچ ہی رہا تھا کہ اسی وقت ایک گائے اور کیتکی کا درخت اوپر سے اترا صـ ۳۶۷

۱۲۵۔ برہما نے ان سے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ انھون نے جواب دیا کہ ہم ہزارون برس سے

اس لنگ کے سہارے چلے آتے ہین ص ۳۷۲

۱۲۶۔ برہمانے پوچھا کہ اس لنگ کی کوئی حد ہے یا نہین۔ انھون نے کہا کہ نہین ص ۳۷۳

۱۲۷۔ برہمانے کہا کہ میرے ساتھ چلکر ایسی گواہی دو کہ گائے اس لنگ کے سر پر دودھ کی دہار بہاتی تھی۔ اور درخت کیے کہ مین پھول برساتا تھا۔ انھون نے کہا کہ ہم جھوٹی گواہی نہین دینگے تب برہما خفا ہوکر بولا کہ اگر گواہی نہین دوگے تو مین تم کو ابھی خاکستر کردونگا ص ۳۷۳

۱۲۸۔ تب دونون نے ڈر کر کہا کہ جیسی تم کہتے ہو ویسی گواہی دینگے تب تینون نیچے کی طرف چلے ص ۳۷۳

۱۲۹۔ برہمانے بشنو سے سوال کیا کہ تو نے اس لنگ کی حد معلوم کی یا نہین اس نے جواب دیا کہ نہین ص ۳۷۳

۱۳۰۔ برہمانے کہا مین پتہ لے آیا ہون۔ وشنو نے کہا کوئی گواہی دو۔ تب گائے اور درخت نے جھوٹی گواہی دی۔ ص ۳۷۳

۱۳۱۔ تب لنگ نے کیتکی کو بددعا دی کہ تو نے جھوٹ بولا۔ یہ تیرا پھول مجھ پر یا کسی دیوتا پر کبھی نہین چڑھیگا۔ جو کوئی چڑھادیگا۔ اس کا ستیاناس ہوگا۔ ص ۳۷۳

۱۳۲۔ گائے کو بددعا دی کہ جس منھ سے تو نے جھوٹ بولا ہے۔ تو اسی منھ سے پاخانہ کھایا کریگی۔ تیرے منھ کی پرستش کوئی نہین کریگا۔ لیکن دم کی کرینگے ص ۳۷۳

۱۳۳۔ برہما کو بددعا دی کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اس لئے تیری پرستش دنیا مین کبھی نہین ہوگی ص ۳۷۳

۱۳۴۔ وشنو کو دعا دی کہ تو نے سچ بولا ہے۔ اس لئے تیری پرستش سب جگہ ہوگی پھر دونون نے لنگ کی حمد و ثنا کی۔ ص ۳۷۳

۱۳۵۔ اس حمد و ثنا کو سنکر لنگ مین سے ایک پانچ چوٹی صورت نکل آئی اور کہنے لگی کہ مین نے تم کو خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تم جھگڑے مین کیون پڑگئے ص ۳۷۳

۱۳۶۔ تب مہادیو نے بالون مین سے ایک راکھ کا گولہ نکال کر دیا۔ اور کہا جا کر اس سے خلقت پیدا کرو ص ۳۷۳

۱۳۷۔ بھلا کوئی پرانون کے بنانے والے سے پوچھے کہ جب ذرات بھی نہین تھے۔ تب برہما بشنو۔ مہادیو کا جسم پانی۔ کمل۔ لنگ۔ گائے اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا گولہ کیا تمھارے باوا کے گھر مین سے نکل پڑے ص ۳۷۴

۱۳۸ کہو پوپ جی اتم بھاٹ اور خوشامدی گیت گانے والون سے بھی بڑھ کر گئے ہو یا نہین....

تم کو سچائی اور دھرم سے کیا مطلب بلکہ تم کو تو اپنی غرض ہی سے کام ہے۔ صـ ۳۷۲

۱۳۹ - پوپ جی وہاں سے دھوکہ کھا کر کھاگ ہونگے ...... بھانگ کے لوٹے چڑھا کر اپنی عمر قانون قدرت
کے برخلاف باتین بنانے مین رائیگان کردی صـ ۳۷۵

۱۴۰ - دیکھو درگا پاٹھ بنانے والے ... نے کیسا ناممکن کتھا کا گھوڑہ بھنگ کی لہر مین اوڑا دیا
کہ جسکا کوئی حد وحساب نہین ہے صـ ۳۷۵

۱۴۱ - وشنو نے سور کی شکل بناکر زمین کو منھ مین رکھ لیا - وہ اٹھا اور دونون مین لڑائی ہوئی؟ صـ ۳۷۶

۱۴۲ - یہ پورانک لوگ علم جغرافیہ کے دشمن ہین - بھلا جب زمین کو سرہانے رکھ لیا تو آپ
کس پر کھڑا ہوا صـ ۳۷۶

۱۴۳ - زمین کو براہ جی روشنو بشکل سور نے منھ مین رکھ لیا - پھر دونون کس پر کھڑے ہوکے
لڑے ہونگے صـ ۳۷۶

۱۴۴ - لیکن پوپ بھی کس پر سوئے ہونگے - یہ بات ایسی ہی ہے کہ جیسے گپی کے گھر گپی آئے
بولے گپی جی صـ ۳۷۶

۱۴۵ اس قسم کی جھوٹی باتوں کا گھوڑہ بھاگوت مین لکھا ہے - کہ جسکا حد وحساب نہین صـ ۳۷۸

۱۴۶ - اس بھاگوت کے مصنف نے شری کرشن پر دودھ - دہی - مکھن وغیرہ کی چوری کرنے
و رنبھا لونڈی سے بدفعلی اور غیر عورتون کے راس منڈل مین کھیل کود کرنا وغیرہ جھوٹے عیب لگائے ہین

۱۴۷ - شو پران مین بارہ نورانی لنگون کا ذکر ہے - جن مین روشنی کا شمہ بھی نہین رات کو بغیر چراغ
جلائے لنگ بھی اندھیرے مین نظر نہین آتے یہ سب لیلا پوپ جی کی ہے صـ ۳۷۹

۱۴۸ - گرڑ پران بھی جھوٹا ہے صـ ۳۸۲

۱۴۹ شرادھ ترپن - پنڈ کا دینا مرے ہوئے جیوون کو تو نہین پہنچتا البتہ مردون کے قائم مقام
پوپ جی کے گھر پیٹ اور ہاتھ مین پہنچتا ہے صـ ۳۸۳

۱۵۰ - جیو ویترنی کے لئے گائے کا دان لیتے مین وہ پوپ جی کے گھر یا قصائی کے گھر پہنچتا ہے صـ ۳۸۳

۱۵۱ ویترنی پر گائے نہین جاتی پھر کس کی دم پکڑ کر عبور کروگے ہاہا صـ ۳۸۳

۱۵۲ - ہاتھ کو یہان ہی جلا یا گاڑ دیا گیا - پھر دم کیسے پکڑیگا صـ ۳۸۳

۱۵۳۔ پوپ جی کہتے ہین۔ کہ ایکادشی کے روز سب گناہ اناج مین رہتے ہین اس پوپ جی سے پوچھنا چاہیئے کہ کس کے گناہ اس مین رہتے ہین تیرے یا تیرے باپ وغیرہ کے صفحہ ۳۸۹

۱۵۴۔ بت پرستی سے شری رامچندر۔ شری کرشن نارائن۔ اور شو وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہنسی ہوتی ہی۔ صفحہ ۳۹۰

۱۵۵۔ پوجاری لوگ سیتا رکمنی۔ لکشمی اور پاربتی وغیرہ کے بت بناکر مندرون مین ٹھکران کے نام سے بھیک مانگتے ہین۔ صفحہ ۳۹۰

۱۵۶۔ آیئے۔ مہاراج! دیکھئے تو سیتارام۔ کرشن۔ رکمنی یا رادھا کرشن لکشمی نارائن مہادیو۔ پاربتی کو تین روز سے بال بھوگ یا دانہ پانی نہین ملا کچھ بھینٹ چڑھایئے صفحہ ۳۹۰

۱۵۷۔ سیتا کی نتھنی بنوا دیجئے۔ اناج وغیرہ بھیجو۔ تو رام کرشن کو بھوگ لگوا دین صفحہ ۳۹۰

۱۵۸۔ دیکھئے ایک دن چوہون نے ایسا غضب کیا۔ کہ سیتارام وغیرہ کی آنکھ بھی نکال کر بھاگ گئے۔ اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے۔ اس لئے کوڑی کی لگا دی صفحہ ۳۹۰

۱۵۹ رام لیلا اور راس منڈل بھی کراتے ہین۔ سیتارام۔ رادھا کرشن تو ناچ رہے ہین۔ مہنت وغیرہ اور انکے چیلے مزے سے بیٹھے ناچ رہے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۰ مندر مین سیتارام وغیرہ تو کھڑے ہین۔ اور پوجاری جی یا مہنت جی گدی تکیہ لگائے بیٹھے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۱ موسم گرما مین بھی سیتارام وغیرہ کو قفل لگا اندر بند کر دیتے ہین۔ اور آپ ٹھنڈی ہوا مین پلنگ بچھا کر سوتے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۲ بہت سے پوجاری نے نارائن کو ڈبیا مین بند کر کاور ریشمی کپڑے وغیرہ باندھ گلے مین ٹکا لیتے ہین جس طرح بندریا اپنے بچے کو گلے مین ٹکا لیتی ہی۔ ویسے ہی پوجاریون کے گلے مین بھی رائن جی لٹکتے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۳ اجب کوئی بت کو توڑتا ہی۔ تب ہائے ہائے کر چھاتی پیٹ لیتے ہین کہ سیتارام جی۔ رادھا کرشن جی اور شو پاربتی جی کو بدمعاشون نے توڑ ڈالا صفحہ ۳۹۱

۱۶۴۔ نارائن جی کو گھی کے بغیر بھوک ہی نہین لگتا بہت نہین تو تھوڑا سا گھی ضرور بھیجدینا صفحہ ۳۹۱

۱۶۵۔ راس منڈلی در رام لیلا کے آخر مین سیتارام اور رادھا کرشن سے بھیک منگواتے ہین صفحہ ۳۹۱

۱۶۶۔ اس مین کیا شک ہی کہ آریہ ورت کا تنزل در پتھر وغیرہ بتون کی پرستش کرنے والون کی

شکست ان ہی بتون کے باعث ہی صـ ۳۹۱

۱۶۷۔ بت پرست جب تک بت پرستی کے فعل کو نہین چھوڑینگے تب تک اُن بتون کے مخالفون کی طرف سے خوب انعام ملتا رہیگا صـ ۳۹۱

۱۶۸۔ اِن ہی پتھر وغیرہ بتون کے بھروسے پر بہت سا نقصان ہو گیا۔ جو نہ چھوڑینگے تو روزمرہ زیادہ سے زیادہ نقصان ہوگا صـ ۳۹۱

۱۶۹۔ شیومت والے بھسم لگاتے مٹی اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے ہین ع رہر ہر بم بم۔ اور بکرے کی آواز کی مانند بڑبڑ منھ سے نکالتے ہین صـ ۳۹۳

۱۷۰۔ وہ کہتے ہین کہ جب بھسماسر کے آگے سے مہادیو بھاگے تھے۔ تب۔ بم۔ بم کے نعرے اور مسخری کے طور پر تالیان بیٹی تھین صـ ۳۹۳

۱۷۱۔ پاربتی کے باپ دکھش پرجاپتی کا سر کاٹ کر آگ مین ڈال کے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا۔ اس لئے وہ بکرے کی مانند آواز نکال گال بجاتے ہین۔ اس سے پاربتی ناخوش اور مہادیو خوش ہوتے ہین صـ ۳۹۳

۱۷۲۔ دشنو ماتھے پر نارائن کے پاؤن کی مانند تلک اور بیچ مین پیلا خط جو کر شری ہو لگاتے ہین وہ مہادیو کے لنگ کا درشن بھی نہین کرتے۔ کیونکہ اس سے شری جی شرمندہ ہوتی ہین صـ ۳۹۴

۱۷۳۔ بھگت مال مین ایک کتھا لکھی ہی۔ کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ سوتے سوتے ہی مر گیا۔ اوپر سے کوے نے بیٹ کردی۔ وہ ماتھے پر تلک کی شکل مین ہو گئی صـ ۳۹۵

۱۷۴۔ جب یم اور دشنو کے فرشتے اسکو لینے آئے۔ تو دونون مین جھگڑا ہو گیا۔ یم کے فرشتے کہتے تھے کہ ہم اسکو لیجائینگے دشنو کے فرشتون نے کہا کہ دیکھو اسکے ماتھے پر دشنوی تلک ہی۔ تم کیسے لیجا سکتے ہو یہ دیکھکر یم کے فرشتے چپ ہو کر چلے گئے صـ ۳۹۵

۱۷۵۔ جب اتفاقیہ تلک بنجانیکا یہ مہاتم ہی تو جو لوگ محبت اور ہاتھ سے تلک لگاتے ہین۔ وہ نرک سے چھوٹ بیکنٹھ مین جاوین۔ تو کیا تعجب ہی۔ ہم پوچھتے ہین کہ جب تلک لگانے سے بیکنٹھ مین جاتے ہین تو منھ پر لیپ یا کالا منھ کرکے یا سارے جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے پہونچ جاتی ہین یا نہین؟ صـ ۳۹۶

۱۷۶۔ رام سنیہی۔۔۔۔ عورتون کی صحبت مین بہت رہتے ہین۔ کیونکہ رام جی کو رام کے بغیر چین ہی نہین مل سکتا صـ ۴۰۲

۱۷۷- نام تو رکھا رام سنہی ہے اور کام کرتے ہین رانڈ سنہی کا - جہان دیکھو وہان رانڈ ہی رانڈ سنتون کو گھیر رہی ہین صد ۴۰۳

۱۷۸- جیسی گوسائیون کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہی - ویسی ہی سوامی نارائین کی بھی ہی صد ۴۱۲

۱۷۹- لنگ انگت مت والے لنگ کے نشان سے داغے جاتے ہین وہ مہادیو کے سوائے کسی دوسرے کو نہین مانتے صد ۴۱۷

۱۸۰- یہ لوگ پتھر کا ایک لنگ سونے یا چاندی مین ... اکر گلے مین ڈال رکھتے ہین - جب پانی بھی پیتے ہین تب اسکو دکھا کر پیتے ہین صد ۴۱۷

۱۸۱- گری - پوری - بھارتی - گوسائین وغیرہ سادھوؤن کی منڈلیان محض کھانے پینے کے لئے ہین - ان مین بہت سے ... مکار بھی ہین یہ لوگ دنیا کو دکھانے کے لئے مکاری کرتے ہین تاکہ دنیا مین عزت ہو اور مال ملے - صد ۴۳۲

۱۸۲- کتنے ہی مٹھ دھاری گرہستی ہو کر بھی سنیاسی کا محض گھمنڈ کرتے ہین - کام کچھ نہین کرتے - صد ۴۳۲

۱۸۳- کوئی سادھو لڑکے وغیرہ دینے کی سدھی بتاتا ہی - اس کے پاس بہت سی عورتین جاتی ہین اور ہاتھ جوڑ کر لڑکا مانگتی ہین - اگر کسی کے لڑکا ہو جاتا ہے - تو سمجھتی ہے کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا صد ۴۳۳

۱۸۴- اگر اس سے پوچھو کہ سوری - کتی - گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کی کلام کی برکت سے ہوتے ہین - تو کچھ جواب نہ دے سکیگی صد ۴۳۳

۱۸۵- جو سادھو یہ کہتا ہی کہ مین لڑکے کو زندہ کر سکتا ہون تو وہ خود ہی کیون مر جاتا ہی صد ۴۳۳

۱۸۶- جینیون کی مانند سنگدل - گمراہ - کینہ ور ... مذہب کرنے والا - اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا - صد ۴۸۴

۱۸۷- دوسرے مذاہب مین بھی حسد اور کینہ ہو - مگر جسقدر ان جینیون مین ہے - اتنا کسی اور مین نہین ہی - دشمنی ہی پاپ کی جڑ ہی - اس لئے جینیون مین پاپ کے اعمال کیون نہ ہون - صد ۴۸۵

۱۸۸- جین مذہب کا یہ اصول کہ غیر مذہب والے چور کی مانند ہین یہ بات بالکل جھوٹ ہی - در اصل آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی دوسرون کو سمجھتا ہی صد ۴۸۵

۱۸۹ ۔ جینیون کے اچاریج وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ یعنی بیرونی مکر و فریب و بناوٹ کے علاوہ ان کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی ہے ص ۴۸۸

۱۹۰ ۔ یہ جینی لوگ حاکمون کے بڑے خوشامدی۔ جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہین ص ۴۸۸

۱۹۱ ۔ اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے۔ تو ایسی باتین کیون مان بیٹھتے ص ۴۸۹

۱۹۲ ۔ جس طرح بازاری عورت اپنے سوا کسی اور کی تعریف نہین کرتی اسی طرح جینیون کی یہ بات بھی دکھلائی دیتی ہے ص ۴۸۹

۱۹۳ ۔ جینیون کی تمام باتین سوائے چند ایک کے ترک کر دینے کے قابل ہین ص ۴۸۹

۱۹۴ ۔ جسکو ذرہ برابر بھی عقل ہوگی۔ وہ جینیون کے دیوون۔ کتب مسائل اور اپدیشکون کو دیکھ سن۔ اور غور کر کے بلاشک فوراً چھوڑ دیگا ص ۴۸۹

۱۹۵ ۔ اگر جین لوگ دوسرے بے علمون کو چیلا بنا کر حیوانون کی طرح نہ باندھتے تو وہ ان کے پھندے سے چھوٹ کر اپنے جنم کو سپھل بنا لیتے ص ۴۸۹

۱۹۶ ۔ جینیون کی کتاب مین لکھا ہے کہ خواہ کیسا ہی دکھ آ جائے مگر جینی لوگ کھیتی بیوپار وغیرہ کام نہ کرین۔ کیونکہ کام نرک مین لیجانے والے ہین ص ۴۸۹

۱۹۷ ۔ جینیون کا ایسی کجروی کا اپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ پھر تم خود بیوپار وغیرہ کیون کرتے ہو ص ۴۸۹

۱۹۸ ۔ جینیون کے جسقدر باتی تہانی ہو گذرے ہین۔ انھون نے دوسرے مذہب کو گالی دینے کے سوا اور کچھ بھی نہ کیا ص ۴۹۰

۱۹۹ ۔ جینیون کو ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے ذرا شرم نہین آتی ص ۴۹۰

۲۰۰ ۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیون کے گھر سے نکلا ہے اور تمام اوہام باطلہ کی جڑ بھی جین مت ہے ص ۴۹۲

۲۰۱ ۔ جینیون کی مورتیون کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا حیوانون کی سی کارروائی ہے ص ۴۹۴

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات بخوبی عیان ہے کہ سوامی دیانند کے دل مین جینیون اور ہندوؤن کے بت برہمنون۔ پنڈتون۔ گرہستون تیرتھون۔ مندرون برہمنون۔ سادھوؤن۔ سنیاسیون ہندو

فرقون کے بانی مبانیون وغیرہ کے لیے جسقدر زور دار نفرت اور بیزاری کا جذبہ دیکھا جاتا ہے وہ اپنی مناسب حدود سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند صاحب اس قسم کے بت پرستون سادھوون سنیاسیون۔ برہمنون۔ پنڈتون وغیرہ کو پوپ کے نام سے پکارتے ہوے ان پر اندھے باہر اندر کی پھوٹی آنکھون والے لال بجھکڑ بے حیا بے شرم کور باطن بے عقل نفس پرست۔ فریبی۔ عیاش۔ ادھرمی بیدین جاہل عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے۔ جہنم مین جانے والے کیڑے مکوڑے بننے والے۔ دغا باز ٹھگ غفلت اور نفس پرستی مین غرق۔ جھوٹے گور دگبر گنڈ۔ بھگ اور لنگ کی پرستش کے موجد۔ مکروہ اور بے شرمی کے کام کرنے والے بھگ اور لنگ کی پرستش مین نجات ماننے والے۔ کنجر بھنگی۔ بھاڑے کے ٹٹو کمہار کے گدھے بدرواجون اور بدفعلیون مین پھنسے ہوئے۔ پاکھنڈ مت کے پرچارک۔ مکار۔ دغاباز۔ مکرو فریب سے بت قائم کرنے والے لوگون کو ٹھگنے والے بت پرستی کرکے انسانی جامہ کو رائیگان کھونے والے بدچلن رنڈی بازی زناکاری۔ شراب نوشی کرنے والے محسن کش۔ ویدون کے مخالف ٹن ٹن پون پون کرنے والے شور مچانے والے اور انگوٹھا دکھانے والے۔ چٹک مٹک چلک جھلک کرنے والے غریبون کا مال لوٹنے والے نکمے سست۔ بھوک۔ منگے۔ کم ہمت۔ سارے جہان مین جہالت کی پھیلانے والی پیٹ کی بندی کم عقلون کو ٹھگنے بت چور بھنگڑ گپی چالاک دولت کو لوٹنے والی دوکاندار ٹھگنے دیا والی بھاٹ۔ خوشامدی۔ سچائی اور دھرم سے جدا کرواسی بھانگ کے لوٹے چڑھانیوالی بھنگ کی ترنگ مین گپوڑے ہانکنے والی علم جغرافیہ کے دشمن۔ جھوٹے الزام تراشنے والی عیاش حریص بدچلن بھکاری لچ رنگ دیکھنے والے بندریا کی طرح لنگ کو گلے مین لٹکائے پھرنے والے۔ مٹی پتھر کے لنگ پوجنے والے بکرے کی طرح۔ بم۔ بم۔ ہر۔ ہر کہنے اور گال بجانے والے ماتھے پر لنگ کی شکل کا تلک لگانے والے۔ رانڈ سینسی۔ رانڈون مین گھرے رہنے والے۔ داغ کر لنگ کا نشان بنانے والے گلے مین لنگ لٹکا کر پھرنے والے۔ پانی بھی لنگ کو دکھلا کر پینے والی محض کھانے پینے کی خاطر سادھو بننے والے سنیاسی ہو گھمنڈ کرنے والے۔ سنگدل۔ گمراہ کمزور۔ حاسد۔ بیردی مکروفریب کے علاوہ اندر سے بھی کپٹ منی۔ جھوٹے۔ ڈرپوک خوشامدانہ باتین بنانے والے بازاری عورت کی مانند بے علمون کو حیوانون کی طرح باندھنے والے مجرد۔ گالیان دینے والے ننگی مورتون کی پوجا کرنے والے وغیرہ وغیرہ نہایت ہی ناملایم الفاظ کی بوچھاڑ کرتے ہوئے نظر آتے ہین۔ صرف یہی نہین۔ بلکہ سوامی دیانند صاحب مورتی پوجا یا بت پرستی کو بھی سخت بے شرمی اور بے حیائی کا فعل مکروہ کام شہوت بڑھانیکا

موجب۔ خدا کی یاد سے دور کرنے والی۔ چوری۔ زناکاری وغیرہ مین رغبت دلانے والی چیز۔ فعل عبث بدترین گناہ۔ گہری خندق۔ بیدینی مفلسی کا باعث۔ زناکاری۔ لڑائی اور جھگڑے کی موجد۔ بیماریان بڑھانے والی۔ نفاق ڈلوانے والی۔ ملک کی بربادی کا موجب۔ دشمن کو فتح دلانے والی تباہی کا راستہ دنیا اور عاقبت کی بربادی کا باعث۔ رنڈی بازی۔ شرابنوشی کی مددگار بزرگون کی بے عزتی کا موجب۔ محسن کشی۔ پوجاری۔ اور پوجاریون کی بدفعلیون کا باعث میان بیوی کی محبت کو توڑنیوالی روح کو بیجان کرنیوالی شراب اور بدبو پھیلانے والی شرافت سے گری ہوئی حرکت۔ قابل ترک سستی کم ہمتی گداگری کی مان۔ جھوٹ اور فریب کی اشاعت کا ذریعہ حیوانیت مجسم وغیرہ وغیرہ قرار دیتے ہوئے بت پرستی کے برخلاف نہایت زوردار الفاظ مین صدائے احتجاج بلند کرتے ہین اس سے بھی بڑھکر سوامی صاحب ان تمام ہندو گرنتھون یا ہندو شاسترون کو جنمین بت پرستی کی تعلیم دی گئی ہو۔ جھوٹی نقصان دہ اور قابل ترک قرار دیتے ہین ہندو گرنتھون کے علاوہ وہ تمام تیرتھ جو ہندوؤن کے نزدیک نہایت مقدس اور نجات کا ذریعہ مانے جاتے ہین۔ سوامی دیانند کے نزدیک ٹھگی کی کانین فاحشہ عورتون کے جنگل اور شعبدہ گرون کے مسکن معلوم ہوتے ہین اسکے علاوہ سوامی دیانند نے اپنی شہادت مین جسکو ہم اوپر درج کر چکے ہین۔ اس بات پر کافی روشنی ڈالدی ہو کہ اس ملک مین جس قدر بت توڑے گئے تھے۔ وہ زیادہ تر شنکر آچارج کے زمانہ مین توڑے گئے تھے چونکہ ان بتون کا تعلق جنیون سے تھا۔ اور جنیون نے کسی زمانہ مین بقول سوامی دیانند آریون یعنی ہندوؤن پر بڑے مظالم توڑے تھے اور انھون نے ویدون اور دیگر گرنتھون کو تلف کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے جب ہندوؤن کو جینیون پر غلبہ حاصل ہوا۔ تو ہندوؤن نے جینیون کے بتون کو خوب توڑا اور انکے مندرون پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ ہندوؤن اور جینیون کا یہ جنگ مسلمانون کے ہندوستان مین آنے سے بہت عرصہ پیشتر ہوا تھا۔ اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ جن مندرون اور بتونکے توڑنے کا الزام مسلمانون پر لگایا جا رہا ہو۔ وہ بقول سوامی دیانند دراصل ہندوؤن اور جینیون کی آپس کی جنگ کے نشانات ہین۔ جو اب تک دیکھے جا سکتے ہین۔ گیا کے بدھ مندر کا ابتک ہندوؤن کے قبضہ مین چلے آنا بھی اس بات کی کافی شہادت ہو کہ ہندوؤن نے فریق مخالف کے مندرون اور مورتیون کے ساتھ نہایت ہی فیاضانہ دستبرد سے کام لیا۔ کچھ ہی ہو سوامی دیانند کے مذکورۂ بالا دشنامہ سے کم از کم اتنا پتہ تو لگ جاتا ہو کہ وہ ہندو ہوتے ہوئے اور برہمنون کے گھر مین پیدا ہو کر ہندو دھرم اور خاصکر برہمنون سے کس قدر

بیزار نظر آتے ہین - کہتے ہین کہ دشنام جس کے معنی گالی کہے جاتے ہین وہ سنسکرت کے دشٹ اور نام کا مرکب ہی یعنی کسی شخص کو برے نام سے پکارنا ۔ سوامی دیانند نے تو اپنے بھائی بند برہمنون اور ہندوون کو انکے دشٹ نامون سے یاد کیا ہی کہ انکی کتاب کا یہ حصہ دشٹ نامہ یا دشنامہ بن گیا ہی ۔ بت پرستی سے بڑھکر ان کے نزدیک کوئی برا فعل نہین ہی ۔ ہندوؤن کے جن گرنتھون مین بت پرستی کی تعلیم دی گئی ہی ۔ سوامی دیانند کے نزدیک ان گرنتھون کے مصنفین شرافت اور انسانیت سے محروم تھے پس جس صورت مین کہ ہم سوامی دیانند کو ہندو دھرم گرنتھون تیرتھون ۔ مندرون سادھوؤن ۔ سنیاسیون ۔ برہمنون ۔ پنڈتون وغیرہ سے سخت بیزار اور اون سے دور دور بھاگتا ہوا دیکھتے ہین ۔ تو ایسی صورت مین ہمارے بزرگ کیسے دور اندیش ۔ حق پسند ۔ خدا پرست اور حقیقت شناس تھے کہ انھون نے سوامی دیانند سے صدیون پیشتر اس قسم کے مذاہب کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ۔ حالانکہ سوامی دیانند کے زمانہ مین ہندوؤن مین سے مسلمانون اور انگریزون کے راج کی بدولت انسان کی قربانی ۔ ستی ۔ دختر کشی اور وطی الفرس جیسی خطرناک اور شرمناک رسومات قانوناً روکی جا چکی تھین ۔ مگر ہمارے بزرگون کے زمانہ مین جبکہ انسان کی قربانی ۔ ستی اور وطی الفرس جیسے جرائم بھی دن دہاڑے کئے جاتے تھے ۔ اس زمانہ مین ان خدا ترس ۔ حق پسند ۔ غیور ۔ با حیا ۔ شریف النفس بزرگون کو ہندو دھرم مین رہنا کس قدر دشوار ہو گیا ہوگا ۔ اور کس طرح وہ ماہی بے آب کی طرح اس دلدل سے نکلنے کے لئے بیتاب ہو رہے ہونگے ۔ چونکہ اس زمانہ مین ایک طرف ہندو تھے دوسری طرف جینی اور دونون ہی بت پرست تھے اور بت پرستی کی جو خرابیان اور بد نتائج ہو سکتے ہین ۔ ان پر سوامی دیانند نے خود ہی اپنے دشنامہ مین روشنی ڈالدی ہی ۔ مقام غور ہی کہ ان سعید روحون کو جو ان تمام مذاہب سے تنگ آ چکی تھین ۔ جنکو نہ جین دھرم تسلی دے سکتا تھا نہ ہندو دھرم راحت پہنچا سکتا تھا ۔ کیسی مشکلات کا سامنا تھا ۔ یہ وہی زمانہ تھا جبکہ عرب مین آفتاب اسلام طلوع ہو چکا تھا ۔ ہمارے آباؤ اجداد کی بیتاب اور پیاسی روحین آسمان کی طرف دست بدعا تھین کہ خداوند کریم نے اونکی آواز کو سنا اور انکی رہبری کے لئے آفتاب اسلام کی کرنین خشکی اور تری کے راستے سے ہندوستان پر پڑنے لگین ۔ ہمارے آباؤ اجداد نے جو پہلے ہی سے اس روحانی بارش اور ربانی رحمت کے لئے چشم براہ تھے ۔ الٰہی نور کی ان کرنون کو لینے کے لئے اپنے دلون کے کواڑون کو کھولدیا اور نہایت ذوق اور شوق کے ساتھ اس ساغر الٰہی کو اپنے روحانی ہونٹھون سے لگا لیا ۔ ہمارے ایسے خدا پرست اور حق پسند آباؤ اجداد پر آج کسی رہ

یا ہندو کا الزام لگایا کہ وہ نعوذ باللہ تلوار کے ڈر سے یا لالچ سے مسلمان ہو گئے تھے سخت کمینہ پن اور شرارت ہے۔

آٹھوین فصل

دنگل

ہمارے بزرگون نے کیون ہندو دھرم کو ترک کیا تھا۔ اس کے متعلق سوامی دیانند کی دشنام کے ذریعہ ہم کسی قدر روشنی ڈال چکے ہین۔ اب ہمارے سامنے ایک نیا سوال پیش کیا جاتا ہی۔ وہ یہ کہ تم نے یا تمھارے آباؤ اجداد نے ہندو دھرم کو ترک کرنے مین تو ٹھیک فیصلہ کیا۔ مگر ان کو یا تم کو مسلمان ہونے کی بجائے ویدک دھرمی بن جانا چاہیئے تھا۔ اس لئے کہ وید خدا کا کلام ہی۔ اور وہ معرفت الٰہی سے بھرپور ہے۔ تم کو چاہیئے کہ تم اپنے یا اپنے بزرگون کے فیصلہ پر نظر ثانی کرو۔ ہم کہتے ہین کہ تمھاری درخواست بالکل معقول ہی ہم نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہین۔ مگر تم پہلے اس بات کا فیصلہ کرو۔ کہ آیا۔ ہم ان ویدون کو مانین۔ جو ہندو پنڈت ہمارے سامنے پیش کرتے ہین۔ یا وہ جو تم پیش کرتے ہو ہمارے اس سوال کا جواب ہمین یہ دیا جاتا ہی کہ ویدون کا فیصلہ کرنے کے لئے ہم دونون آپس مین کشتی لڑتے ہین۔ جو جیت جائے تم اُسکے۔ ویدون کو مان لینا۔ ہم کہتے ہین کہ بہت اچھا۔ تم آپس مین خوب دنگل کرو۔ ہم چپ چاپ تماشا دیکھینگے۔ جب تم آپس مین نپٹ لوگے تو ہم سوچینگے کہ ہم اپنے یا اپنے بزرگون کے فیصلہ پر نظر ثانی کرین۔

یا نہ۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہین کہ ایک طرف تو ہمارے سامنے بنارس کی ریشمی دھوتیان پہنے پُرانے ہندو پنڈت ہین۔ دوسری طرف لنگوٹ باندھے سوامی دیانند ہین۔ دونون مین ویدون کے متعلق کچھ اس قسم کے داؤ پیچ لڑائے جا رہے ہین۔ ہندو پنڈت وید کا یہ منتر پڑھتے ہین۔

یکا سکاؤ شکنتکا۔ بل گتی وخچتی۔ ہنتی۔ کبھے۔ پسو۔ نی غلغلیتی۔ دھارکا (یجروید $\frac{۲۳}{۲۲}$)

ہندو پہلوان مہیدھر آچارج۔ یجروید کے اس منتر کا ترجمہ بدین الفاظ کرتا ہے سگلیا۔ یہ نیم بیٹھین آہا۔ ستریام شیگھر گاہنے۔ یزناؤ۔ بل لھا۔ شبدو بھرتی۔ بھگے۔ یزناؤ شکن۔ ورشیام یبار بھگے۔ لنگم۔ آگچھتی۔ تدا دیہ ہم بھیرتی۔ یدوا۔ گل گلے۔ شبدم۔ کروتی۔ کمایم۔ ادھریوم پرتی یا

اگرہجاگے۔ سا۔ چھدرم۔ لنگم۔ کھم ایو۔ بھاستے ؛

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ مہیدھر جھوٹا ہی۔ دام مارگی ہی۔ وہ وید کا ایسا ترجمہ کرکے بدمعاشی پھیلانا چاہتا ہے۔ سوامی دیانند مہیدھر کی اس شرارت کو طشت از بام کرنے کے لئے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مین نہایت سلیس ہندی مین اسکا ترجمہ شایع کردیتا ہی۔ ہزارون۔ لاکھون نوجوان دوشیزہ ہندو یا آریہ لڑکیان اسکا مطالعہ کرتی ہین مگر ہم ہندی یا اُردو مین اسکا ترجمہ نہین کرینگے۔ بلکہ ویدکے بھید کو پوشیدہ رکھنے کے لئے ہم نہایت دقیق الفاظ استعمال کرینگے" عاملان یگیہ بہ انگشتہائے خود شکل استہ المراہ بیسازند و باو دوشیزگان میگویند بوقت وطی النساء و بالسرعتہ صورت غلغلہ مین استہ بر مے آید۔ بعون ایر الرجل مثل العصفور فی استہ المراۃ در مے آید۔ وآن کیر را تنگ میگیرد۔ دیگر نطفہ میریزد۔ ہر آئینہ صوت لہلا بلند مے شود۔ دوشیزگان نیز با عامل یگیہ استہزا میکنند و میگویند کہ حشفہ کیر تو باسوراخش مثل دہن تو میماند۔ ہم جانتے ہین کہ ہمارے اس ترجمہ سے عوام الناس کے ہاتھ پلے کچھ بھی نہین پڑیگا۔ مگر ہم کیا کرین ہم مجبور ہین۔ ہم پرانے خیال کے ہندوؤن کے ساتھ اتفاق کرتے ہین کہ ویدون کی تعلیم کو ہر ایک انسان کے سامنے یہانتک کہ چوہڑے چمارون کے سامنے بھی پیش کرنا چاہیے۔ چنانچہ اسی اصول سے متحرک ہو کر وہ اپنی اُردو اور ہندی کی کتابون مین ویدک اصولون کی بدین الفاظ اشاعت کرتے ہین بہ" بہترین وقت برائے مجامعت بعد از یک پہر شب است چون مرد و عورت تندرست و خورسند باشند باید کہ مجامعت بکنند وقتیکہ منی بفضاء فرج برسد ہر دو را باید کہ حرکت نہ کنند جسم ہائے خود را مستقیم داشتہ دہن پیوستہ بہ دہن۔ بینی پیوستہ بہ بینی مراد انزال منی بکنند۔ در وقت چکیدن نطفہ بہ اندام نہانی عورت را باید کہ کون خود را تنگ بکند و فرج را بالا کشیدہ نطفہ بہ رحم خود برساند و آنجا قایم بکند۔

اردو ستیارتھ پرکاش صہ ۱۰۶ سنسکار بدھی صہ ۴۲

سوامی دیانند اس مین کوئی جھجک محسوس نہین کرتے کہ مذکورہ بالا ویدک ہدایات کو اُردو اور ہندی مین شایع کرکے نوجوان کنواری لڑکیون یا عورتون کے سامنے پیش کرین مگر ہمین ان ہدایات کو اُردو مین نقل کرتے ہوئے جھجک محسوس ہوئی ہی۔ اگر سوامی دیانند کا مذکورہ بالا فعل درست تسلیم کرلیا جائے تو ہم پوچھتے ہین کہ اسی مطلب کو ظاہر کرنے کے لئے ہند و پنڈت جد وید کا یہ منتر پیش کرتا ہی۔ وہ کیا جرم کرتا ہے ؟

ماتا۔ چہ۔ تے پتا۔ چہ۔ تے اگرم۔ برکھش۔ اسیہ۔ رودہتا۔ پرتی۔ لا مینی۔ نے۔ پتا
کہھے شتھی تیم سیات۔ (یجروید ۲۳/۲۴)

مہیدھر اسکا ترجمہ بدین الفاظ کرتا ہی:۔

"ہی مہاشی۔ تو۔ ماتا۔ چہ۔ تو پتا۔ یدا۔ کاشٹم۔ لسیہ۔ مینخ۔ کسیہ۔ ابری بھاگم۔ اردہتا
تداتے پتا۔ کہھے میشٹی۔ تلیم۔ لنگم۔ برکھیشنی۔ ایوم۔ تو۔ اپتی۔ اتی شلیلم۔ لنگم انھامین
کردتی۔ دا۔ تب دبھوگین سپنہیم۔ اتی۔ دون۔ ایوم۔ تو۔ اپتی:۔

"اے مہاشی۔ چون پدر و مادرت بر تخت چوب خوابیدند۔ وپدر تو کیرش کقبضة الیدبہ استم
لیک داخل کرد۔ تو بہ ظہور آمدی۔ تم بعد اقامۃ الذکر بہ مہاشی میگوید۔ کہ با تو مجامعت میخواہم
مہاشی بجواب میگوید کہ ولادت تو ہم برین نمط بودہ است۔

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ مہیدھر ویدون کا ایسا ترجمہ کرنے مین بدمعاشی کرتا ہے اور کہ
وہ وام مارگی ہی مگر خود یجروید کے ہی ایک منتر کا ترجمہ سوامی دیانند نے بدین الفاظ کیا ہی:۔

ریتو۔ موترم۔ یجھاتی۔ پونیم۔ پروشدی۔ اندسیم۔ گربھو۔ جرا یونا۔ آورت ایورم
جھاتی جنتھما (یجروید ۱۹/۷۶)

ترجمہ "چون ایر الرجل بہ استہ المراۃ داخل میشود۔ استخراج منی و بول خوب میکنند۔ بعدہ
نطفہ بہ جرایو غلطیدہ پیدا میشود"

پیدائش کے جس اصول کو مہیدھر نے ذرا کھلے الفاظ مین دکھایا ہے۔ اسی کو سوامی دیانند
نے وید کے دوسرے منتر سے واضح کردیا ہی۔ مہیدھر دوسرا منتر پیش کرتا ہی:۔

یدسیہ۔ انگھو۔ بھیدیا۔ کردسو۔ ستھولم۔ اپات۔ ست۔ مشکادی۔ اسیہ۔ ریجتو۔ گو شفے۔
شکولا۔ دوہ۔ یجروید ۲۳/۲۸

چون کیر السمین بہ استہ ضیق داخل میشود خصیتان بہ شفرتان مے مانند یعنی بہ سبب تضییق الفرج
وسمانیۃ الذکر بیرون استہ ماندہ چنان بے قراری و اضطراب میکنند۔ گوئی کہ سمکان آمدکہ بہ شقاق
ظلف البقرۃ مملو من الماء افتادہ بیتاب باشند۔ سوامی دیانند کہتا ہی کہ مہیدھر بکواس کرتا ہے۔ مگر ہم
کہتے ہین کہ کئی ایک وید منترون کا خود سوامی دیانند نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بذات خود مہیدھر کے ترجمہ سے

کم نہین ہے مثال کے طور پر ایک منتر لیجئے۔

مکھم۔ سدسیہ۔ شراات۔ ستین۔ جیبجا۔ پوترم۔ اشی نا۔ سنت سرسوتی۔ چرین۔ یاپو ر۔ بھشکیہ۔ باو۔ بستر۔ ناشیپو۔ ہرسا۔ ترسی (یجروید ۱۹/۸۸)

سوامی دیانند اسکا ترجمہ بدین الفاظ کرتے ہین:۔

"زینکہ ہمچون زبان شیرین است۔ باید کہ عضو خود را مرش بہ سر خاوند پیوستہ دہن خود را پاک کند ۔۔۔۔ و مرد یکہ ایرش بذریعہ ادویات محفوظ کردہ است۔ این فعل را بہ بسیار تندی میکند"

مہیدھر کے ترجمہ مین یہ خوبی ہے کہ وہ تجربات اور مشاہدات کے مطابق ہوتا ہے مگر سوامی دیانند بعض اوقات ایسا ترجمہ کر جاتے ہین۔ جو تجربہ اور مشاہدہ دونون کے برخلاف پڑتا ہے۔ مثلاً۔

"پرانم مے۔ پاہی۔ اپانم مے۔ پاہی۔ ویانم مے۔ پاہی (یجروید ۱۴/۸)

یجروید کے اس منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی دیانند نے یہ دکھلایا ہے کہ عورت مرد سے یہ زور دار اپیل کر رہی ہے کہ اے میرے خاوند۔

"بادیکہ از آن باد من کہ بالائے ناف حرکت میکند۔ حفاظت بکنی و حفاظت آن باد مخالف ہم بکن کہ زیر ناف از کون من بیرون مے آید۔ و ہمہ بادکہ در اعضا من موجود است۔ حفاظت بکن"

اس منتر کا جو ترجمہ سوامی دیانند نے کیا ہے۔ اس سے مرد کی پوزیشن نہایت نازک ہو جاتی ہے اس لئے کہ اگر وہ عورت کی درخواست کو نامنظور کرتا ہے تو عورت کے ناراض ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اگر وہ اسکو منظور کرتا ہے تو وہ حیران ہوتا ہے کہ باد مخالف کی حفاظت کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے عورت کو بھی یہ مشکل پیش آسکتی ہے کہ اگر مرد باہر کی کھیتی کیاری کے کام پر گیا ہوا ہو۔ یا دوکان پر بیٹھا ہو۔ یا دفتر مین کام کر رہا ہو۔ اور ادھر باد مخالف نے عورت کو مجبور کر رکھا ہو۔ تو کیا عورت اپنے خاوند کے پاس بھاگی جاوے۔ یا اسکو ٹیلیفون دے یا کیا کرے۔ بہرکیف سوامی دیانند نے منتر کا ایسا ترجمہ کرکے میان بیوی دونون کے رستے مین ایسی مشکلات ڈالدی ہین جنکا حل نہایت مشکل ہے مہیدھر اس قسم کی مشکلات نہین ڈالتا۔ بلکہ وہ جو ترجمہ کرتا ہے وہ نہایت سلجھا ہوا کرتا ہے مثلاً

اردھم۔ انیم۔ اچھراپتہ۔ گردو۔ بھادم۔ ہرن۔ نورا تھاسیہ۔ مدہیہ۔ میدھیام تیتے۔ داتے پنن۔ نو (یجروید ۲۳/۲۲)

مہیدھر یجروید کے اس منتر کا ترجمہ بدین الفاظ کرتا ہے۔

مرد را باید کہ چون بیند۔ استری المرۃ ضیل "آنرا بدست خود گرفتہ کشادہ بکند۔ چنان کہ کسان منسعت را بغلہ وعلف پر کردہ بہ باد مہید ہد۔ تا آنکہ ہر دو جدا جدا میشوند۔

صاف ظاہر ہے کہ مہیدھر کا ترجمہ اور اسکی مثال دونون تجربات ومشاہدہ کو ساتھ لئے ہوئے ہے مگر سوامی دیانند ان دونون باتون کو نظر انداز کر جاتے ہین مثلاً

"واچم۔ تے۔ شندھامی۔ پرانم۔ تے شندھامی۔ چکشو تے۔ شندھامی شروترم نے۔ شندھامی۔ نابھیسم تے شندھامی۔ میڑانتے۔ شندھامی پایونتے۔ شندھامی۔ چترم تے۔ شندھامی (یجروید ۶/۱۴)

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ اس منتر مین گورو یا گوروکی عورت کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے شاگردون کو مخاطب کرکے کہے۔ کہ۔

"بیائید کہ زبان شمارا پاک بکنم۔ پران شمارا پاک بکنم۔ نظر شمارا پاک بکنم۔ گوش شمارا پاک بکنم۔ ناف شمارا پاک بکنم۔ کیر شمارا پاک بکنم۔ کون شمارا پاک بکنم۔ افعال شمارا پاک بکنم"

ہدایات نہایت معقول ہین۔ مگر ہم جانتے ہین کہ گوروکل مین ۲۵ برس سے لیکر ۴۸ برس تک طالب علم کو رہنے کی اجازت ہے اگر بچے چھوٹی عمر کے ہون تو ممکن ہے ان کے پاخانہ پیشاب صاف کرنیکا مطلب ہو لیکن اگر سوامی دیانند کی طرح جو سوامی ورجانند کے پاس متھرا مین ۴۸ برس کی عمر سے بھی زیادہ دیر تک شاگردی کرتے رہے تھے۔ گورو کے گھر مین طالب علم ۲۵ برس سے لیکر ۴۸ سال کی عمر کے ہونگے۔ تو یجروید منتر کے فرمان پر عمل کرنا گورو کی عورت تو ایک طرف خود گورو کے لئے بھی بڑا مشکل ہے۔ ایک منتر اور لیجئے:

"نابھر تے۔ سے۔ جنم۔ دگیانم۔ پایورسے۔ بچتی۔ رہست۔ آنند۔ نند اوا۔ انڈو دے۔ بھگا۔ سوبھاگیم۔ لپا۔ جنگا۔ بھیام۔ پد بھیام۔ دھر سوامی۔ بشی۔ راجا۔ پرتشٹھتا (یجروید ۲۰/۵)

سوامی دیانند فرماتے ہین۔ کہ اس منتر مین راجہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی رعایا کے سامنے یہ اعلان کرے کہ

"اے رعایا من مے خواہم کہ ناف من ودل من وعلم من۔ وکون من وفرج من وکیسۂ انثیین من۔ وکیر من کہ باعث لذت جماع ست این ہمہ اشیاء باعث شادمانی من باشند۔ ومیخواہم کہ ساق من وپایہای من باعث قیام من باشند۔ ومن راجہ شما بودہ بہ عدل وانصاف حکومت بکنم"

راجہ کی طرف سے رعایا کے سامنے ویدون نے جس اعلان کی ہدایت کی ہے وہ نہایت فصیح وبلیغ ہے

مگر اسی منتر سے معلوم ہوا ہی کہ ویدون کے زمانہ مین راجاؤن کے جسم مین بھگ بھی ہوا کرتی تھی راجاؤن کے راجہ یعنی مہاراجہ اندر کے بارے مین پورانون مین کتھا آتی ہی کہ جب اس نے گوتم کی بیوی اہلیہ سے زنا کیا۔ تو رشی کی بد دعا سے اندر کے جسم مین ہزار بھگ پیدا ہو گئی تھی۔ ممکن ہے۔ پورانون کے اندر کے جسم مین ہزار بھگ نمودار ہونے کی کہانی وید کے اسی منتر سے اخذ کی گئی ہو۔ مگر اس بات کا تواریخی ثبوت ملنا نہایت مشکل ہے کہ راجہ کی ہزار بھگ گھٹتے گھٹتے آخر کار کس زمانہ مین صرف ایک بھگ رہ گئی اور پھر آج کل کے زمانہ مین وہ بھگ بھی کیون روپوش ہو گئی۔ بہر کیف کچھ ہی ہو سوامی دیانند نے اس چیستان کا کوئی حل نہین بتایا۔

دوسرا منتر لیجیے:۔

"پرچھیامی۔ ترام۔ پرم۔ انتم۔ پرتھویا۔ پرچھیامی۔ تیر۔ بھوانسیہ نابھی پرچھیامی توا۔ ورشنہ۔ اشواسیہ۔ رتیہ۔ رگوید منڈل پہلا ۲۲- ۱۶۴- ۳۴- سوامی دیانند ترجمہ کرتے ہین۔

"اے عالم! من از تو مے پرسم کہ کنارہ زمین کجاست؟ راز تو می پرسم کہ مرکز ہمہ اجرام فلکی کجاست۔ از تو مے پرسم کہ آن کیست۔ کہ انزال منی او ہمچو انزال فرس است کہ باران منی میکند"

سوامی دیانند فرماتے ہین کہ محققین کو چاہیئے کہ وہ اسی قسم کے سوالات عالمون سے پوچھتے رہا کرین۔ رگوید کے دوسرے منتر مین ان تمام سوالون کا جواب دیتے ہوئے آخری سوال کا جواب یہ دیا گیا ہی کہ ایسا بارش کنندہ سورج ہے۔ مگر رگوید مین اس سے پہلے ہی منتر مین سورج دیوتا نے مینھ برسانے کا جو کام کیا ہے۔ اس سے سوامی دیانند بھی چکرا گیا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلا منتر یہ ہی:۔

"دیوؤ۔ را۔ مے۔ پتا۔ جنتا۔ نابھر تر۔ بندھرے۔ ماتا۔ پرتھوی۔ مہیم انیو۔ چمبو۔ یونی انتر منترا۔ تبا دوہتر گربھم۔ ادہات" رگوید منڈل پہلا ۲۲- ۱۶۴- ۳۳-

رگوید آدی بھاش بھومکا مین اس وید منتر کا ترجمہ کرتے ہوے سوامی دیانند نہایت پریشان ہوا ہے۔ آخر کار وہ یہ ترجمہ کرتا ہے:۔

"روشنی (سورج) میرا پتا یعنی محافظ ہے۔ اس سے تمام کاروبار انجام پاتے ہین۔ یہان سورج اور زمین کا باہمی تعلق ہے۔ زمین ماتا یعنے جائے قیام ہے زمین اور سورج یا زمین اور بادل چادر

چھت اور چاندنی دو بالمقابل کھڑی ہوئی زوجون سے مشابہ ہین - بادل جو بمنزلہ باپ ہے - زمین مین جو بمنزلہ دختر ہے - اب باران کی صورت مین حمل کو قائم کرتا ہے رگوید منڈل سوکت ۴ ۱۲ منتر ۳۳) "سوتا یعنی سورج کو پرجاپتی کہتے ہین اور صبح کی شفق اس کی دختر کی مثال ہو - کیونکہ جو شے کسی سے پیدا ہوتی ہو - وہ اسکی اولاد کی مثال ہوتی ہے اور وہ خود بمنزلہ اس کے باپ کے ہوتا ہو - وہ باپ یعنی سورج اوشا یعنی سرخی نما شفق مین جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے - بکمال سرعت اپنی کرنون سے حلول کرتا ہو اور اس طرح شفق مین سورج کے حلول کرنے سے سورج کی روشنی یا دن جو بمنزلہ اسکے فرزند کے ہے - پیدا ہوتا ہے - اس فرزند یعنی روشنی یا دن کی ماں اوشا (شفق) اور باپ سورج ہو گویا اوشا کے بطن سے جو سورج کی دختر کی بمنزلہ ہے - سورج کی صورت نطفہ سے فرزند یعنی دن پیدا ہوتا ہے - علی الصباح یعنی پانچ گھڑی رات رہتے سورج کے برآمد ہونے سے پیشتر کسی قدر سرخی نمایان ہو جاتی ہو - اسے اوشا (شفق) کہتے ہین - اسوقت باپ (سورج) اور بیٹی (شفق) کے وصل سے خوشنما روشنی مثل فرزند پیدا ہوتی ہے جس طرح ماں باپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے - اسیطرح یہان بھی سمجھنا چاہیئے -

اتیریہ برہمن - پنچکا ۳ - کنڈکا ۳۳ - ۳۴

"بادل اور زمین کا بھی باپ بیٹی کا تعلق ہے - کیونکہ بادل یعنی پانی سے زمین کی پیدایش ہوتی ہے - اس لئے زمین بمنزلہ اس کی دختر کے ہے بادل اسمین باران صورت نطفہ ڈالتا ہے - پانی پڑنے سے زمین بارآور ہوتی ہے اور اس سے نباتات وغیرہ بمنزلہ اولاد پیدا ہوتی ہے - نرکت ادھیائے ۴ - کھنڈ ۲۱) اسی طرح رگوید کا ایک دوسرا منتر بھی ہے :-

شاسد - وہنی ، دوہتر - ننپیم - کا دی - ودوان - رتیہ - دی دہی - تم سپرن - پتا تر دوہتو - سیکم - رنجین - سم - شگمین - منسا - دو ہنوے - رگوید منڈل ۳ (۳۱)

اس منتر مین سوامی دیانند نے "پتا دہی نا دوہتر سیکم" کا ترجمہ "باپ - دھن کرنے والا بیٹی کے بچن کو" کیا ہے - اس منتر کی تشریح اوپر والے منتر کی تشریح مین موجود ہو - سوامی دیانند نے رگوید کے اس منتر کی تائید مین یہ ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ نہ صرف رگوید مین ہی بلکہ نرکت اور ساتھ ہی برہمن مین بھی باپ اور بیٹی کے تعلقات کا قصہ موجود ہو - جب یہ حالت ہو تو ہم نہین جانتے کہ سوامی دیانند ہندو گرنتھون کے اس قصہ کو کہ برہما نے اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کیا - کیون غیر مستند قرار دیتے ہین -

آگے چلکر سوامی دیانند نے رگوید کا یہ منتر پیش کیا ہے کہ :-

ایم - اچھسو - سو بھگے - پتم - مت رگوید منڈل ۱۰ - ۱۰ - ۱۰

سوامی دیانند اس کی تشریح بدین الفاظ کرتے ہین :-

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو - تب اپنی عورت کو اجازت دے کر اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر - کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہین ہوسکیگی - تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے - لیکن اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت مین کمربستہ رہے - ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ مین پھنسکر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک آپ کی اولاد کی اُمید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے اولاد پیدا کیجئے جیسے پانڈو راجہ کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا اور جیسا ویاس جی نے چترانگد اور وچتر ویریہ کے مرجانے پر اپنے بھائیون کی عورتون سے نیوگ کرکے امبکا امبا سے دھرت راشٹر اور امبالیکا سے پانڈو اور داسی سے ودر کو پیدا کیا اس قسم کے تاریخی واقعات بھی اس بارہ مین ثبوت ہین - ستیارتھ صفحہ ۱۲۰"

سوامی دیانند کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ نیوگ کا مسئلہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ وطی الفرس کا مسئلہ وہ اسکے ثبوت مین یہ منتر بھی پیش کرتے ہین -

سوما پرتھمو ودے - گندھرو ود - ودوے - اترا - ترتیوا - کنشٹ - پتی تور لیتے - نش - جا

رگوید ۱۰ - ۸۵ - ۴۰ -

رگوید کے اس منتر سے سوامی دیانند یہ ثابت کرتے ہین کہ عورت کو گیارہ مردون سے نیوگ کرنے کی اجازت ویدون نے دی ہے - پھر وہ اسی رگوید کا یہ منتر بھی دیتے ہین -

امام - توام - اندرا - میڈوا - سپترام - سوبھگم - کرنو - شاسیام - پتر انام سندھی - پتی - میکادم کردھی - رگوید ۱۰ - ۸۵ - ۴۵

اس منتر سے سوامی دیانند یہ ثابت کرتے ہین کہ شادی اور نیوگ کے ذریعہ عورت اور مرد کو دس دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت ہے مگر کب اور کس طرح ؟ سوامی دیانند فرماتے ہین -

۱ - اگر شادی شدہ مرد دھرم کی خاطر غیر ملک مین گیا ہو - تو بیاہی عورت ۸ برس اگر علم و نیک نامی

کے لئے گیا ہو۔ تو چھ برس۔ اور دولت کمانے کے لئے گیا ہو۔ تو تین برس تک انتظار کر کے نیوگ کے ذریعہ اولاد پیدا کرے جب شادی شدہ خاوند واپس آوے تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جائے ویسی ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے۔

۲۔ عورت بانجھ ہو تو آٹھوین برس اولاد ہو کر مر جائے تو دسوین برس جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیان ہی ہون۔ لڑکے نہ ہون۔ تو گیارھوین برس اور جو بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے۔

۳۔ اسی طرح اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہیئے اسکو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر اولاد پیدا کر کے اس بیاہے خاوند کی وارث کرے۔

۴۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال کے عرصہ مین مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے رہا نہ جائے۔ اور اسکا عالم شباب ہو تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔

ستیارتھ پرکاش صہ ۱۳۸

نیوگ کا مسئلہ خود سوامی دیانند کو بھی زنا کاری سا معلوم ہوتا ہو۔ چنانچہ وہ خود ہی اس پر سوال و جواب کرتے ہین:۔

سوال۔ یہ نیوگ کی بات زنا کاری کی مانند معلوم ہوتی ہو۔

جواب۔ جیسا قواعد کے مطابق بیاہ ہونے پر زنا کاری نہین کہلاتی اسی طرح قاعدہ کے مطابق نیوگ ہونے پر زنا کاری نہین کہی جاویگی۔

سوال۔ ہے تو ٹھیک لیکن یہ رنڈی بازی کا سا کام نظر آتا ہو۔

جواب۔ رنڈی بازی مین کوئی مقررہ آدمی یا مقررہ قاعدہ نہین ہوا کرتا۔ مگر نیوگ مین بیاہ کی مانند قواعد ہین۔

سوال۔ ہم کو نیوگ کی بات مین گناہ معلوم ہوتا ہو۔

جواب۔ گناہ تو نیوگ کے روکنے مین ہے۔ کیونکہ ایشور کے قواعد کے مطابق مرد عورت کا فطرتی عمل رک ہی نہین سکتا بجز تارک الدنیا عالم باکمال اور جوگیون کے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۲ - ۱۳۳ -

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ نیوگ کا مسئلہ مرد اور عورت کے فطرتی عمل کو جاری رکھنے کے لئے ہی اور کہ نیوگ نہ کرنا گناہ ہی۔ یا دوسرے الفاظ مین نیوگ پر عمل کرنا بڑا پن یا ثواب یا دھرم کا کام ہی۔ یہی دام مارگیون کا خیال ہی کہ "سہسر بھگ درشنان مکتی۔ مگر اسطرح دربدر خراب ہونے کی نسبت یہ کیون نہ کیا جاوے کہ حالات وضروریات کے مطابق عقد ثانی اور طلاق پر عمل کیا جاوے۔ سوامی دیانند اسکو نہین مانتے وہ فرماتے ہین کہ:۔

"عقد ثانی نہین ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ عقد ثانی سے عورت اور مرد مین محبت کم ہوجاتی ہے۔ کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑکر دوسرون کے ساتھ تعلق کرلینگے دوسرے جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے پر دوسرا بیاہ کرنا چاہین۔ تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجائینگے۔ تیسرے بہت سے اپنے خاوندون کا نام ونشان مٹکر ان کی جائداد برباد ہوجائیگی چوتھے پتی برت اور استری برت دھرم برباد ہوجائینگے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۰

عقد ثانی سے پتی برت اور استری برت دھرم کو ناش ہوجانے سے بچانے کے لئے سوامی دیانند شادی شدہ عورت کو اجازت دیتے ہین۔ کہ اے نیک بخت چونکہ تو پتی برتا یعنی عفت مآب ہے۔ اس لئے ہم بستر ہونے کے بعد فوراً اپنے بیاہتا عالی حوصلہ خاوند کی خدمت مین چلی آنا۔ مگر سوامی دیانند یہ بھی فرماتے ہین:۔

"ایک نیوگ مین دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہی۔ اس لئے پیچھے صحبت نہ کرین۔ حاصل کلام مذکورہ بالا طریقہ سے دس اولاد تک ہوتے ہین پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہی صفحہ ۱۳۷

گویا جب تک ایک عورت غیر مردون سے دس بچے نہ پیدا کرلین۔ تب تک وہ برابر نیوگ کرسکتے ہین۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اتنی اولاد صرف اا گھرون کی دریوزہ گری سے مل جائیگی ممکن ہے ان کو اس سے بھی زیادہ دروازون پر دستک دینی پڑے اور سیکڑون ہزارون تک پہنچنا پڑے اس صورت مین دام مارگیون کے اصول "سہسر بھگ درشنان مکتی" اور نیوگ مین مطلق کوئی فرق نہین رہتا جس طرح دام مارگی اپنی ذات برادری یا ہم مشربون کے ساتھ ایک جگہ جمع ہوکر دام مارگ کے مقررہ قواعد کے مطابق بدفعلی کرتے ہین اسی طرح نیوگ کے متعلق بھی سوامی دیانند فرماتے ہین۔

"جب عورت و مرد کا نیوگ ہوتا ہو۔ تب اپنے خاندان مین مرد عورتون کے سامنے ظاہر کرین کہ ہم دونون اولاد پیدا کرنے کی خاطر نیوگ کرتے ہین۔ جب نیوگ کا مدعا پورا ہوجائیگا۔ تب ہمارا قطع تعلق ہوگا۔ اگر اسکے برخلاف کرین تو گنہگار اور ذات برادری یا راجہ کی سزا کے مستوجب ہون مہینے مین ایکبار استقرار حمل کا کام کرینگے ستیارتھ صفحہ ۱۲۲"

نیوگ کا مدعا بچے پیدا کرنا ہی۔ اگر بچے پیدا ہونے سے پیشتر یہ تعلق توڑ دیا جائے تو وہ گنہگار اور ذات برادری اور راجہ کی سزا کے مستوجب ہونگے اس ناجائز تعلق کی مزید تشریح سوامی دیانند یون فرماتے ہین:

"نیوگ کی صورت مین عورت اس بیاہے خاوند کے گھر مین رہتی ہو اور نیوگ سے پیدا شدہ لڑکے ویرج داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہین نہ اسکا گوتر ہوتا ہو نہ اسکا اختیار ان لڑکون پر رہتا ہے شادی شدہ مرد اور عورت کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہو۔ مگر نیوگ کرنے والے مرد اور عورت کا اس قسم کا کوئی تعلق نہین رہتا بیاہی عورت مرد کا تعلق دونون کی موت تک رہتا ہو۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کارج کے بعد چھوٹ جاتا ہو شادی شدہ مرد عورت اپنے گھر کے کامون کو سرانجام دینے مین کوشش کرتے ہین۔ مگر نیوگ شدہ مرد اور عورت اپنے اپنے گھر کے کام کرتے ہین" صہ ۱۳۱

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا تحریر کا مطلب صاف ہو کہ نیوگ کی صورت مین مرد و عورت خواہ شادی شدہ ہون۔ خواہ غیر شادی شدہ۔ مگر ادھر "کارج" کیا ادھر وہ اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے۔ وام مارگیون کی اصطلاح مین شراب کا نام "تیرتھ" اور زناکاری کا نام "پنجمی" ہے مگر یہ "کارج" کی اصطلاح سوامی دیانند کی اختراع ہو جسطرح وام مارگیون نے اپنے ہر ایک قسم کے فسق و فجور کے لئے پرانے یا نئے ہندو گرنتھون کی آڑ پکڑ رکھی ہے اسی طرح سوامی دیانند نے اس "کارج" کے لئے سب سے پرانی کتاب یعنی رگوید کا سہارا لیا ہے اور اسکا نام نیوگ رکھا ہے پرانے ہندو پنڈت مہیدھر آچارج اور سوامی دیانند مین صرف اتنا سا فرق ہو کہ مہیدھر وطی الفرس ویدمین سے ثابت کرتا ہے۔ مگر سوامی دیانند اس کا کام ۱۱ آدمیون سے لینا چاہتا ہے۔ حالات زمانہ کے مطابق گھوڑے کی طاقت کو آدمیون کی طاقت مین تبدیل کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ وہی ہو جو مہیدھر نکالتا ہو۔ وطی الفرس مین خاوند اپنی عورت کو اجازت دیتا ہو کہ تو گھوڑے سے وطی کر نیوگ کی حالت مین خاوند اپنی عورت کو اجازت دیتا ہو کہ تو گیارہ غیر مردون سے وطی کر۔ بس ویدون کے متعلق پرانے ہندو پنڈت مہیدھر اور سوامی دیانند کی تحقیقات کا نتیجہ تقریباً یکسان ہو ویدون کے ان پرانے اور نئے پہلوانون کے دنگل کو دیکھکر ہم اس بات کی ہرگز ضرورت

محسوس نہین کرتے کہ ہم اپنے یا اپنے بزرگون کے فیصلہ پر کسی قسم کی نظرثانی کرین بلکہ ہم نہایت مضبوطی سو اسبات پر قائم ہین کہ ہندو دیا ویدک دھرم کو ترک کر کے ہمارے آباؤ اجداد نے اپنی حق پسندی و خدا پرستی کا بین ثبوت دیدیا ہی ہمارے ایسے بزرگون پر آج کسی آریہ یا ہندو کا یہ الزام لگانا کہ وہ تلوار سے ڈر کر یا لالچ سے مسلمان ہوئے تھے صریحاً شرارت ہی

نوین فصل

گھی

ہمارے بزرگون کے ننگ و ناموس پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انھون نے تلوار کے ڈر سے یا لالچ سے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ ہم سے استدعا کی جاتی ہو کہ ہم اپنے بزرگون کے فیصلہ پر نظرثانی کرین۔ چنانچہ اس مقصد کی خاطر ہمارے سامنے ویدون کے پرانے اور نئے مفسرین کا دنگل بھی رچا گیا۔ مگر ہم دکھا چکے ہین کہ اس دنگل کو دیکھکر جب ہماری تسلی نہین ہو سکتی تو ہمارے آباؤ اجداد جو ہم سے زیادہ عالم فاضل۔ خدا ترس اور حق پسند تھے اس قسم کی باتون سے کیونکر صراط مستقیم کو اختیار کرنے سے رک سکتے تھے چنانچہ وہ ویدون کو ترک کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ ہم خشک بحث کرتے کرتے تھک گئے۔ اب ہم ذرا گھی پر بحث کرنا چاہتے ہین۔ ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ اگر ویدون کی اس تعلیم پر جو سوامی دیانند ہمارے سامنے پیش کرتا ہی۔ عمل ہونے لگ جائے تو ہندوستان مین کسقدر اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مثلاً سوامی دیانند فرماتے ہین کہ۔

دِرہواہام۔ نیگت استو۔ گھر توا کتا۔ داگھو تو نشی۔ ایکم اپنا دیت۔ پترم نہ دو کمتم کتھن چنا۔ منو سمرتی

۹ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس سنہ ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۵۳

منو سمرتی کے اس شلوک کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی دیانند لکھتے ہین کہ:۔

"عین آدھی رات کو تمام جسم پر گھی کا لیپ کر کے ایام ماہواری سے پاک شدہ بیوہ عورت کے ساتھ چپ چاپ صحبت کر کے ایک لڑکا پیدا کر دے دوسرا ہرگز نہ کرے یہ کام تماشبینی کے طور پر نہ کرے۔

سوامی دیانند اور منو مہاراج دونون ہمکو یہ ہدایت کرتے ہین۔ کہ نیوگ کرنے سے پیشتر نرم جسم پر گھی کی لیپ لینی چاہئے گھی کا لیپ کیون کرنا چاہئے۔ اسپر وہ کوئی روشنی نہین ڈالتے۔ سوامی دیانند نے اور مرد ون اور عورتون کی اقسام بتادی ہین کہ جنکو نیوگ کرنے کی اجازت ہی۔ مثلاً بیوگان بدکلام مرد یا بدکلام عورت

لڑکیاں ہی پیدا کرنے والی عورت۔ یا دایم المرض مرد کی عورت یا دائم المریضہ عورت کا خاوند۔ ممالک غیر مین گئے ہوے مردون کی عورتین وغیرہ وغیرہ ہندون کی ۲۴ کروڑ کی آبادی مین سے اگر ایسے مردون اور عورتون کی تعداد جنکو نیوگ کی ضرورت ہے ہم کم از کم ۳ کروڑ بھی تسلیم کرلین۔ اور سوامی دیانند کے فرمان کے مطابق یہ مہینے مین ایک ایک بار بھی نیوگ کرین تو کم از کم ایک پاؤ فی جنہ گھی کے حساب سے ایک سال مین صرف نیوگ کی خاطر جسم پر لیپ کرنے کے لیئے ۲۲ لاکھ من گھی خرچ ہوگا۔ مگر سنسکار بدھی مین سوامی دیانند نے یہ بھی لکھا ہے کہ صحبت کرنے سے پیشتر ہوم بھی کرنا چاہیئے اس ہوم کے لئے سوامی دیانند کے حساب کے مطابق ۴۴ آہوتیان ہوتی ہین ایک ایک آہوتی مین کم از کم ۶ ماشہ گھی فی کس ہونا ضروری ہے۔ بارہ دفعہ سال مین نیوگ کرنے کے لئے ۳ کروڑ مردون اور عورتون کو لیپ کے علاوہ گربھادھان سنسکار کا ہوم کرنے کے لئے جسقدر گھی خرچ کرنا پڑیگا۔ اس کی مقدار ۴۸۱۶۲۵۰۰ لاکھ من ہوگی۔

پس نیوگ کے لئے گھی کا کل خرچ سالانہ = ۲۲۵۰۰۰۰ × ۴۸۱۶۲۵۰۰ = ۶۴۸۱۲۵۰۰ لاکھ من ہوا۔

مگر سوامی دیانند نے آریون کے لئے دونون وقت ہوم یا اگنی ہوتر کرنا بھی لازمی قرار دیا ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند مہاراج ستیارتھ پرکاش مین منو کا حوالہ دیکر لکھتے ہین کہ:-

جو شخص صبح اور شام سندھیا اور اگنی ہوتر یا ہوم نہ کرے۔ اسکو بھلے لوگ دو یجون کے کامون سے باہر نکالدین اور اسکو شودر کی مانند سمجھین

ستیارتھ صـ ۱۲۷

اب دیکھنا چاہیئے کہ اگنی ہوتر یا ہوم مین صبح اور شام کس قدر گھی جلانیکی ہدایت ہے۔ سوامی دیانند نے سنسکار بدھی مین روزمرہ کے دونون وقت کے باقاعدہ ہوم کے لئے فی کس ۶۰ آہوتیان بیان کی ہین ہر ایک آہوتی کم سے کم چھ ماشہ کی اور زیادہ سے زیادہ ایک چھٹانک کی ہونی چاہیئے۔ اگر کم سے کم چھ ماشہ فی آہوتی گھی بھی لیا جاوے تو روزانہ فی کس چھ چھٹانک گھی خرچ ہوا۔ آریون اور ہندوؤن کی موجودہ آبادی ۲۴ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اسمین سے اگر سنیاسیون اور بچون وغیرہ کو منہا کر دیا جائے تو ۲۰ کروڑ آدمی ایسے رہجاتے ہین۔ جنکو ہر روز باقاعدہ ہوم کرنا چاہیئے جسکا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ۲۰ کروڑ ہندوؤن یا آریون کو روزانہ دونون وقت ہوم کرنے کے لئے ایک سال مین ۶۷ کروڑ من گھی خرچ کرنا پڑیگا۔ اسی پر بس نہین۔ بلکہ سوامی دیانند نے سنسکار بدھی مین اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ آریون کو ۱۶ سنسکار بھی کرنے چاہئین۔ اگر ہم یہ مان لین کہ ہندوؤن کی آبادی مین سے ۲۰ کروڑ آریہ ہندو سال مین کم از کم ایک سنسکار ہی کرتے ہین اور فی سنسکار ۲ سیر گھی خرچ کرین

تو اس حساب سے ۴ کروڑ من سالانہ گھی سنسکاروں پر خرچ ہوگا۔ اس کے علاوہ سوامی دیانند نے اس بات پر بھی خاص زور دیا ہے کہ عورت اور مرد جب جب بھی مجامعت کریں۔ انکو ہوم ضرور کرنا چاہیئے۔ اس ہوم میں کم از کم ۱۶ آہوتیاں فی کس ہونی چاہیئں اگر ہم تسلیم کر لیں کہ ۲۴ کروڑ ہندوؤں میں ۲۰ کروڑ شادی شدہ ہیں اگر وہ سال بھر میں بارہ دفعہ بھی مجامعت کریں۔ تو اُن کو کم از کم ½ ۲۲ کروڑ من گھی سالانہ صرف اسی مقصد کے لیے جلانا پڑے گا بسنسکار بدھی میں سوامی دیانند نے آگ میں جلانے کی سامگری کی فہرست دی ہے ہمیں کستوری۔ کیسر۔ اگر۔ تگر۔ چندن۔ الائچی۔ جائفل۔ جاوتری۔ دودھ۔ پھل۔ گھی۔ قند۔ اناج۔ چاول۔ گیہوں اردر۔ شکر۔ شہد۔ چھوارے۔ کشمش۔ گلو۔ بھات۔ کھچڑی۔ کھیر۔ لڈو۔ اور حلوہ کی ضرورت بتلائی ہے اس میں بھی گھی کی ضرورت پڑتی ہے اگر ۲ کروڑ آریوں کی سامگری میں ۴ سیر سالانہ گھی فی کس لیں تو ۱ کروڑ من گھی صرف سامگری ملانے میں لگ جائیگا پھر سوامی دیانند نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب کوئی مر جاوے تو جتنا اسکا وزن ہو اتنا ہی اُسکو جلانے کے لئے گھی ڈالنا چاہیے۔ بعض لالہ صاحبان دو دو تین تین من کے ہوتے ہیں اور بعض کم وزن کے۔ اگر اوسط وزن ایک من بھی رکھا جاوے اور ۲۴ کروڑ کی آبادی میں شرح اموات ۴ فیصدی سالانہ ہو۔ تو اس حساب سے ایک کروڑ من گھی سالانہ صرف مردوں کے پھونکنے میں لگ جائیگا۔ اب ہم اس تمام گھی کی مقدار کو جمع کرتے ہیں۔

۱۔ نیوگ سے پیشتر جسم پر لیپ کرنے کو .. ۲۲۵۰۰ لاکھ من	۵۔ مجامعت سے پیشتر ہوم کے لئے ...... ۲۲۵ کروڑ من
۲۔ نیوگ سے پیشتر ہوم کرنے کے لئے ... ۱۴۶۲۵ لاکھ من	۶۔ مردوں کو جلانے کے لئے ...... ۱ کروڑ من
۳۔ دونوں وقت ہوم کے لئے ...... ۶۷۵ کروڑ من	۷۔ ہوم کی اشیاء کو تیار کرنے کے لئے ...... ۱ کروڑ من
۴۔ سنسکاروں پر ہوم کے لئے ...... ۴ کروڑ من	۸۔ گھی کا سالانہ خرچ ۱۰۵۶۴۱۲۵۰۰ ارب من

گویا ۲۴ کروڑ ہندوؤں میں سے صرف ۲۰ کروڑ ہندوؤں کو ویدک دھرم پر عمل کرنے کے لئے کم از کم ایک ارب ۵ کروڑ ۶۴ لاکھ ۱۲ ہزار ۵ سو من گھی سالانہ یا ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ من گھی ماہوار یا تقریبًا ۳۰ لاکھ من گھی روزانہ آگ میں جلانا پڑیگا۔ اگر آجکل کی شرح یعنی ۸۰ روپیہ فی من کے حساب سے اس کی قیمت لگائی جاوے تو ۲۴ کروڑ روپیہ روزانہ ہوتی ہے جسکا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ۲۴ کروڑ ہندوؤں میں سے ہر ایک ہندو کو روز ایک روپیہ کے حساب سے آگ میں جلانے کے لئے گھی کی ضرورت ہے۔ ہمارے آریہ اور ہندو دوست مسلمانوں کو تو یہ الزام دے رہے ہیں۔ کہ چونکہ یہ لوگ گائے وغیرہ دودھ دینے والے حیوانوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ اس لئے ان جانوروں کے کم ہو جانے سے

گھی مہنگا ہو گیا ہی۔ مگر وہ اصلیت کو ظاہر نہین کرتے وہ یہ کیون نہین کہتے۔ کہ جب سے ہندوستان مین آریہ سماج نے ویدون کے نام سے نیوگ اور ہوم کا پرچار کرنا شروع کیا ہے۔ تب سے ہی گھی مہنگا ہو رہا ہو۔ غضب ہو کہ لوگون کو تو کھانے کے لئے گھی میسر نہ ہو۔ اور یہ لوگ لاکھون من گھی لیپ کرنے مین ضایع کردین۔ اندیشہ ہو کہ اگر آریہ سماج نے پینے پوتنے اور ہوم کرنے کے پرچار کو کچھ سال اسی طرح اور جاری رکھا۔ تو ہندوستان مین گھی کہین سونگھنے کو بھی نہین ملیگا۔ سب لیپ کے منھ اڑجائیگا۔ یا آگ کی نذر ہو جائیگا۔ کیا اسی ویدک دھرم کے متعلق وہ ہمارے بزرگون پر یہ الزام لگا رہے ہین کہ انھون نے تلوار کے ڈر یا لالچ سے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ مگر ہم کہتے ہین کہ جیسے اس دھرم کے یہ تمام مسائل بیہودہ ہین۔ ویسے ہی آریہ ہندؤن کی طرف سے ہمارے آباؤ اجداد پر لگائے گئے الزامات بھی بیہودہ ترین ہین۔

دسوین فصل

معیار صداقت

ہمارے آباؤ اجداد نے ہندو یا ویدک دھرم کو کیون ترک کیا تھا۔ اسکا تھوڑا سا جواب ہم دے چکے ہین۔ اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ سوامی دیانند جنھون نے اپنی تمام عمر ویدون کے پرچار کی دہائی دیتے دیتے ختم کر ڈالی کیا وہ خود بھی ویدون کی صداقت کے قائل تھے یا نہین؟ یا انھون نے کہین مسلمانون اور عیسائیون کے ساتھ مباحثہ کی نیت سے ہی تو ویدون کی آڑ نہین لے رکھی تھی۔ حالانکہ درحقیقت وہ اُن کی صداقت کے قائل نہون اس لئے کہ سوامی دیانند کے نزدیک مخالف کو شکست دینے کی نیت سے کسی قسم کے غلط عقیدہ یا ریاکاری سے کام لے لینا صرف یہی نہین کہ معیوب نہین۔ بلکہ بہت اچھی بات ہو۔ چنانچہ سوامی دیانند کہتے ہین کہ "اگر روح اور خدا کی ایکتا اور جگت کے متھیا ہونیکا خیال شنکراچارج کا ذاتی عقیدہ تھا۔ تو یہ اچھا عقیدہ نہین۔ اور اگر انھون نے مذہب کی تردید کے لئے اس عقیدے کو اختیار کر لیا ہو تو کچھ اچھا ہو" ستیارتھ پرکاش ص ۳۰۹ مطلب صاف ہو کہ مخالف کو میدان مباحثہ مین شکست دینے کیلئے سوامی دیانند کے نزدیک غلط عقیدہ یا ریاکاری سے کام لے لینا کوئی بری بات نہین۔ بلکہ عمدہ بات ہو۔ ہم کہتے ہین کہ تعجب نہین کہ مسلمانون یا عیسائیون

کے ساتھ مباحثہ کی غرض سے سوامی دیانند نے محض ریاکارانہ طور پر ویدوں کی آڑ لے رکھی ہو۔ اور وہ خود ان کی صداقت کے قائل نہ ہوں ۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جس معیار پر وہ قرآن مجید کو رکھکر پرکھتے ہیں ۔ جب اسی معیار پر ویدوں کی جانچ پڑتال کرنے سے وید بدترین کتب ثابت ہوتے ہیں تو وہ اُن کو کیونکر کلام الٰہی مان سکتے ہیں ۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے ۱۴ ویں باب میں سوامی دیانند قرآن مجید پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

(۱) جس کتاب کی یہ تعلیم ہو کہ جو تمہارے مذہب کو نہیں مانتے ۔ اُنکو قتل کر ڈالو خدا کو ماننے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ہے ۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے ۔ صہ ۵۸۵

یہ سوامی دیانند کا پیش کردہ معیار ہے ۔ اب اسی معیار پر وید کے احکام کو پرکھنا چاہئے ۔ وید میں لکھا ہے

اے راج پرش ! آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں اے جاہ و جلال والے پرش وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے ۔ آپ اسکو الٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلائیں "یجروید ۱۳/۱۲)

چونکہ وید کے مذکورہ بالا حکم میں دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلا ڈالنے کی تعلیم ہے ۔ اس لئے سوامی دیانند کے خود پیش کردہ معیار کے مطابق یہ تعلیم تو کنویں میں ڈالنے کے لائق ہے ۔ اور سوامی دیانند کے اپنے ہی الفاظ میں ایسی کتاب اور اس کتاب کے خدا کو ماننے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ہے ۔

(۲) سوامی دیانند نے لکھا ہے کہ یہ سخت بے شرمی کی بات ہے ۔ کہ ایک طرف تو لوٹ مچائی جاوے ڈاکے مارے جائیں ۔ اور دوسری طرف یہ بھی کہا جاوے ۔ کہ یہ خدا کی تعلیم ہے جس مذہب میں ایسی تعلیم ہو ۔ اسکو ترک کر دینا چاہئے ۔ سوامی دیانند کے مذکورہ بالا معیار پر ویدوں کی تعلیم کو پرکھ کر دیکھنا چاہئے وید میں لکھا ہے :-

اے تیج دھاری ودوان پرش ! آپ تیر رو دشمن کے کھانے پینے یا دیگر کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑیں اور ان کو اپنی تمام طاقت سے ماریں "یجروید ۱۳/۱۲)

چونکہ مذکورہ بالا وید منتر میں جسکا کہ سوامی دیانند نے خود ہی ترجمہ کیا ہے ۔ دشمنوں کے کھیتوں کو اجاڑنے اور انکے گاؤں کو لوٹنے کا حکم ہے ۔ اسلئے بقول سوامی دیانند یہ سخت شرم کی بات ہے کہ ایسی تعلیم کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے ہمارے آریہ اور سناتن دھرمی دوستوں کو بھی چاہئیے کہ ویدک دھرم کو ترک کر دیں ۔

(۳) سوامی دیانند کا سدھانت ہے کہ "جس طرح دوسرے لوگ اگر تم سے دشمنی کریں تو وہ تم کو بُری لگتی ہیں

اسیطرح اگر تم ان سے دشمنی کروگے تو تم اُن کو بُرے لگو گے پس دشمنی کی بنا پر دوسرون کو قتل کرنا اور اپنے آپ کو دشمنی سے باز نہ رکھنا مولوی لوگون کا کام ہے۔ کیونکہ یہ سخت طرفداری اور خودغرضی کی بات ہے صـــ ۲۱۳

مگر وید اس کے بارے مین کیا کہتا ہے لکھا ہوا۔

جس ایذا رسان شخص کی ہم لوگ مخالفت کرتے ہین۔ یا جو ایذا دینے والا ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ اسکو ہم شیر وغیرہ کے منہ مین ڈالدین" (یجروید ۱۵/۱۵)

مذکورہ بالا وید منتر بقول سوامی دیانند اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر ہم کسی سے دشمنی کرین تو وہ شخص شیر کے منھ مین ڈالا جاوے۔ اور اگر وہ شخص ہم سے دشمنی کرے تو وہ بھی اُسی شیر کے منہ مین ڈالا جاوے گویا دونون صورتون مین اسی کو مجرم گردانا گیا ہے۔ پس بقول سوامی دیانند یہ سخت موذی پن ہے کیونکہ اسمین سخت طرفداری اور خودغرضی پائی جاتی ہے۔ پس بقول سوامی دیانند وید محض خودغرض لوگون کی تعلیم ہے خدا کا اسمین کوئی دخل نہین ہے۔

(۴) سوامی دیانند کا سدھانت ہے کہ جس طرح تم دوسرون کو دُشٹ اور کافر کہتے ہو اسی طرح وہ تم کو دُشٹ اور کافر کہتے ہین۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان کو قتل کیا جاوے اور تم کو چھوڑ دیا جائے۔ جس کتاب مین ایسی تعلیم ہو۔ وہ خدا کی کتاب نہین ہو سکتی"۔ مگر وید مین لکھا ہے۔

"جس دُشٹ سے ہم لوگ دشمنی کرین۔ یا جو دُشٹ ہم سے دشمنی کرے ہم اسکو ان ہوا ؤن سے ہلاک کرین" (یجروید ۱۵/۱۶)

سوامی دیانند کے مذکورہ بالا سدھانت کے مطابق وید کسی صورت مین بھی خدا کا کلام نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اسمین دشمنی کرنے والے دونون ہین۔ مگر ایک کو تو ہلاک کرنے کی تعلیم ہے اور دوسرے کو جو دشمنی کرتا ہے ہلاک کرنیکی کوئی تعلیم نہین ہے یہ محض انسانی دماغ کی اختراع ہے۔ پس بقول سوامی دیانند یہ بات چھوڑنے کے قابل ہے

(۵) سوامی دیانند نے لکھا ہے۔ کہ جو لوگ بے گناہون کو مارتے غدر مچاتے اور دوسرون سے دشمنی کرتے ہین۔ وہ سخت موذی ہین۔ اور کہ جس کتاب مین اس قسم کی تعلیم ہو۔ وہ کتاب جاہلون کی کتاب سمجھنی چاہیئے"

مگر وید مین لکھا ہے۔

"ہم لوگ جس سے دشمنی کرین۔ اور جو ہم سے دشمنی کرے۔ اسکو ہم شیر وغیرہ کے منہ مین ڈالدین (ترجمہ) اس کو شیر کے منہ مین ڈالدے" (یجروید ۱۳/۴۷)

"ہم لوگ جس سے دشمنی کرین - یا جو ہم سے دویش کرے اسکو ہم لوگ خونخوار جانورون کے منہ مین ڈالدین -" (یجروید $\frac{19}{15}$)

"جنسے ہم لوگ نفرت کرتے ہین - یا جو ہمکو ناراض کرتے ہین یا جو ہم کو دکھ دیتے ہین ان کو ہم ان ہواؤن کے منہ مین ڈال کر اس طرح دکھ دین جسطرح بلی کے منہ مین چوہا -" (یجروید $\frac{65-66}{16}$)

ان تین منترون مین متواتر اس بات کا ذکر آیا ہی کہ جن لوگون سے تم نفرت کرتے ہو - یا جن لوگون سے تم ناراض ہو یا جو لوگ تمھاری تکلیف کا موجب ہین ان کو اسطرح تڑپا کر مارو جس طرح بلی چوہے کو مارتی ہی - اگرچہ پیچھے دکھایا جاچکا ہی کہ ویدمین اُن کو الٹا کرکے زندہ آگ مین جلا ڈالنے کی سزا بھی تجویز کی گئی ہی مگر چوہے کی طرح تڑپا کر مارنا بے رحمی اور سنگدلی کی انتہا ہی - جس کتاب مین اس قسم کی تعلیم ہو - وہ کتاب بقول سوامی دیانند انسان کی سوبھاؤ مثل حیوان کے بنا - امن مین خلل ڈال فساد مچا - انسانون مین نا اتفاقی پھیلا ہمکو تکلیف بڑھانے والی ثابت ہوتی ہی - اور بقول سوامی دیانند ایسی کتاب نہ خدا کی بنائی ہوئی ہوسکتی ہے نہ کسی عالم کی -

(۶) دشمنون کے ساتھ جس بیرحمی کا سلوک کرنے کی وید مین تعلیم دی گئی ہی وہ اپنی نظیر آپ ہی ہی علاوہ ازین دشمنون کے گاؤن کو جلا کر خاک سیاہ کر دینے کی وید مین جا بجا تعلیم دی گئی ہی چنانچہ خود سوامی دیانند ایک منتر کا بدین الفاظ ترجمہ کرتے ہے -

"اے طاقتور اور روشنضمیر عالم انسان! جس طرح ہم لوگ کھوٹے سوبھاؤ والون کے گاؤن کو آگ کی مانند مارنے والے تجھ خوب صورت ودوان کو سب طرح سے دھارن کرین - اسی طرح تو ہمکو دھارن کر" (یجروید $\frac{26}{11}$)

"اے راجہ جس طرح حفاظت کرنیوالی عالم کا پتر شاگرد سکھ دینے والی آگ وغیرہ پدارتھون کو حاصل کرکے ویدون کے علم کو جاننے والا ہو کر دشمنون کو مارنیوالا اور دشمنون کے گاؤن کو تباہ کرکے آپ کے جاہ و حشمت کو دوبالا کرتا ہی - اسی طرح دیگر ودوان لوگ بھی آپ کو ودیا اور رونے سے ترقی دین" (یجروید $\frac{23}{11}$)

مذکورۂ بالا وید منترون سے صاف ظاہر ہی کہ کس طرح دشمنون کے گاؤن کو آگ لگانے اور ان کے تباہ کرنے کے کام کو "روشنضمیر انسان" اور ویدون کے عالمون کا فرض منصبی قرار دیا گیا ہی سوامی دیانند نے قرآن اور بائبل پر نکتہ چینی کرتے ہوئے جابجا اپنے اصول کا بدین الفاظ اظہار کیا ہی کہ جس کتاب مین اس قسم

کی تعلیم ہو۔ وہ عالمون کی کتاب نہین ہوسکتی بلکہ اسکو وحشیون کی کتاب کہنی چاہیے سوامی جی نے اس کسوٹی پر پرکھنے سے اس بات کا افسوس سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وید بھی عالمون کی کتاب ثابت نہین ہوئے بلکہ وہ وحشیون کے ہی گیت ثابت ہوتے ہین۔

(۷) سوامی دیانند نے ظاہر کیا ہے کہ جو کتاب یہ تعلیم دیتی ہو کہ بدکردارون یا کافرون کی گردن کاٹو۔ انکی بیخکنی کرو۔ اور اس کام مین ان کا خدا انکی مدد کرتا ہو۔ نہ تو وہ کتاب خدا کی ہوسکتی ہے۔ نہ ایسا خدا ہوسکتا ہے بلکہ یہ سب اس کتاب کے مصنف کا فریب سمجھنا چاہیے۔ صفحہ ۵۹۱ مگر دیکھنا چاہیے کہ آیا وید اس اصول کے مطابق خدا کی کتاب ہوسکتا ہے یا نہین۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اے انسان! جسطرح مین بدکردارون کی گردن کاٹتا ہون ویسے تو بھی کاٹ (یجروید ۲۲)

سوامی دیانند کے خودساختہ معیار کے مطابق جس وید مین اس قسم کی تعلیم ہو کہ جس کو ویدون کو ماننے والے بدکردار ہونے کا فتوی دینا اسکی ہی گردن کاٹ دیجائے خواہ درحصل وہ بدکردار نہ بھی ہو وہ کتاب کسی صورت مین بھی خدا کی کتاب نہین ہوسکتی۔ پس بقول سوامی دیانند وید خدا کی کتاب نہین ہے بلکہ یہ انکے مصنفون کا ہی فریب معلوم ہوتا ہے۔

(۸) ایسے لوگون کو جو ہماری کسی ناجائز حرکت سے ہم سے ناراض ہوجاتے ہون کیا سزا ملنی چاہیے۔ اسکے متعلق وید مین لکھا ہے:۔ "جو وشٹ ہم لوگون سے مخالفت کرتا ہے۔ یا جس وشٹ سے ہم لوگ مخالفت کرتے ہین۔ اس بدکردار دشمن کو مختلف زنجیرون سے جکڑ دو اور اسکو ان زنجیرون سے کبھی مت چھوڑو (یجروید ۲۵-۳۴)

گویا اسکو ہمیشہ کے لئے قید مین مرنے دیا جائے خواہ وہ ہم سے دشمنی نہ بھی کرتا ہو اور ہمارا بڑا خیرخواہ ہو مگر چونکہ ہم اس سے دشمنی کرتے ہین اسلئے اسکو قید کردو۔ یہ محض انصاف کا خون کرنا ہے۔

(۹) اور پھر ایسے قیدیون کے ساتھ قیدخانہ کی کوٹھری مین کیا سلوک کرنا چاہیے اسکا ذکر ان الفاظ کیا گیا ہے

"اے وشٹ انسان! تو کبھی بھی ہدایت کی روشنی حاصل نہ کرسکے تیرا آنند دینے والا علم کارمین تجھے کبھی بھی آنند نہ دے" (یجروید ۶)

موجودہ گورنمنٹون کا قاعدہ ہے کہ وہ قیدیون کی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام کرتی ہین اور انکو سدھارنے کی کوشش کرتی ہین۔ مگر وید کہتا ہے کہ ایسے قیدیون کو جنکو ہمنے اس لئے عمر قید کی سزا دی ہے کیونکہ ہم ان سے ناراض ہوگئے ہین کبھی ہدایت کی روشنی نصیب نہ ہو۔ اور وہ ہمیشہ علم سے محروم رہین۔ بلکہ اپنا پہلا لکھا پڑھا بھی بھول جائین

ایسی خوفناک تعلیم کو بقول سوامی دیانند خدا کی طرف منسوب کرنا سخت جہالت ہی:-

(۱) اپنے مخالفون کو ہلاک کرنے مین جائز و ناجائز وسائل کی پروا نہین کرنی چاہیئے چنانچہ وید مین لکھا ہی

"اے انسان جس طرح بھی دشمنون کو ہلاک کیا جاسکے اسی قسم کے کامون کو کرکے سدا ہی راحت سے زندگی بسر کر۔" (یجر وید ۲۲/۳)

اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دشمنون کو ہلاک کرنے کے لئے خواہ تم کو ناپاک سے ناپاک اور شرمناک سے شرمناک کام بھی کرنا پڑے تو بھی کر ڈالو۔ دھرم ادھرم کی مطلق پروا نہ کرو ایسی تعلیم کو خدا کی طرف منسوب کرنا سخت ظلم ہی مگر بقول سوامی دیانند اس قسم کی باتین مصنفون کے اپنے ہی فاسد خیالات ہوتے ہین خدا کو ان سے کیا تعلق ہی۔

(۱) سوامی دیانند لکھتا ہی کہ:- "اس قسم کی پرارتھنا (دعا) کبھی نہ کرنی چاہیئے اور نہ پرمیشور اسکو قبول کرتا ہی جیسا کہ یہ ہو کہ اے پرمیشور آپ میرے دشمنون کو فنا کرو۔ مجھکو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیکنامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جائین۔ وغیرہ وغیرہ کیونکہ اگر دونون دشمن ایک دوسرے کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کرین تو کیا پرمیشور دونون کو فنا کر دیگا۔ اگر کوئی کہے کہ جسکی زیادہ محبت ہوگی اسکی پرارتھنا پھل ہو جائیگی تو ہم کہہ سکتے ہین کہ جسکی محبت کم ہو اسکا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیئے۔ ایسی جہالت کی پرارتھنا کرتے کرتے کوئی ایسی پرارتھنا بھی کرنے لگ جائیگا۔" (سمولاس ۷، صـ ۲۱۲)

"مگر وید مین لکھا ہی کہ:- (۱) اے پرماتمن! ... "مین بدکردار دشمنون کی ہلاکت کے لئے آپکو اپنے دل مین قائم کرتا ہون۔" (یجروید ۱/۱) (۲) اے پرمیشور! مین دشمنون کی ہلاکت کے لئے آپکو اپنے دل مین قائم کرتا ہون اے سبکے دھارن کرنیوالے پرمیشور! مین دشمنون کی ہلاکت کیلئے آپکو بار بار اپنے دلمین قائم کرتا ہون۔" (یجروید ۱/۱۸)

"اے پرماتمن! آپکی کرپا سے ہم لوگون کے لئے پانی اور اناج وغیرہ نباتات سب (دوست) مانند ہون اور جو ہم لوگون سے دشمنی رکھتا ہی یا جس سے ہم لوگ دشمنی کرتے ہین اُسکے لئے جل اور اناج وغیرہ سب کے سب دُکھ دینے والے دشمن کی مانند ہون (یجروید ۲۲/۶)

سوامی دیانند نے اس قسم کی پرارتھناؤن کو ستیارتھ پرکاش مین محض جہالت کی پرارتھنا مین لکھا ہی چونکہ یہ دعا وید مین موجود ہی جسکا کہ سوامی دیانند نے خود ترجمہ کیا ہی بنا برین وید خدا کا کلام نہین جس کتاب مین اس قسم کی تعلیم ہو۔ اسکے متعلق سوامی دیانند فتویٰ دیتا ہی کہ "ایسی کتاب نہ تو خدا کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہی نہ کسی عالم کی۔ بلکہ وہ جاہلون کی کتاب ہی۔ اسکی لاعلمی اور توہمات کی باتین انسان کی روح کو مثل حیوان کے

بنا امن کے خلل ڈالکر فساد و نجار انسانوں مین نا اتفاقی پھیلا باہم تکلیف کو بڑھانیوالا مضمون ہی۔"

سوامی دیانند کی مذکورہ بالا رائے نہایت معقول ہی۔ واقعی جب سے ہمارے آریہ دوستون نے ویدون کی تعلیم کا پرچار شروع کیا ہی تب ہی سے اس ملک مین نا اتفاقی اور باہمی تکلیف بڑھ گئی ہی۔ پس جس صورت مین کہ سوامی جی کے اپنے مقرر کردہ معیار پر رکھکر پرکھنے سے وید صرف یہی نہین کہ خدا کا کلام ثابت نہ ہوتا ہو۔ بلکہ بقول سوامی دیانند دشمنون اور جاہلون کی کتاب ہو تو اس صورت مین آج آریہ یا ہندوؤن کا ہمارے آباؤ اجداد پر یہ الزام دیگانا کہ انھون نے ویدون سے بے خبر ہنے کی وجہ سے یا تلوار کے ڈر سے یا دنیوی لالچ سے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ کسقدر شرمناک مغالطہ ہی۔

گیارھوین فصل

یونی چکر

ہمارے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر جو یہ الزام لگایا گیا ہی کہ انھون سے نے ہندو یا ویدک دھرم سے بیخبری کی وجہ سے یا تلوار سے ڈر کر۔ یا زن۔ زر۔ زمین کے لالچ سے ہندو و دھرم کو ترک کر دیا تھا۔ اس کا کسی قدر جواب ہم پچھلے مضمون مین دے چکے ہین۔ اب ہم ایک ایسے مسئلہ پر بحث کرینگے۔ جو ہندو یا ویدک دھرم کی بنیاد ہی۔ مگر ہمارے نزدیک وہ ایک ایسا مسئلہ ہی کہ جس سے بڑھکر دنیا کے اندر کوئی لغویت اور بیہودگی نہین ہو سکتی۔ اس مسئلہ کا نام یونی چکر ہی۔ چنانچہ منو مہاراج فرماتے ہین:۔

(منو ۱۲ | ۹) یان یان۔ یونی۔ تو جیو دایم۔ مین۔ مین۔ کرستا کرمشو۔ یاتی۔ لوکے اسمن۔ تت۔ تت سرم نیودھنا۔

"جس جس یونی مین یہ جیو جو جو کرم کر کے اس دنیا مین جنم لیتا ہی۔ اب اس کا حال سنو"

اسکے بعد منو مہاراج نے مختلف یونیون کا بیان کیا ہی سوامی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش مین منو مہاراج کے ان حوالہ جات کو نقل کرتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا ہی کہ جو شخص بذریعہ جسم کے چوری دوسرے کی عورت سے زنا وغیرہ بدکام کرتا ہی۔ وہ درخت وغیرہ نہ چلنے والی یونیون مین جاتا ہی زبان سے کیے ہوتے پاپون کی سزا مین پرندا ور چرندا وغیرہ جنگلی جانور اور من سے کیے گئے گناہون کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہی (صفحہ ۲۸۹) اسی طرح دوسری جگہ منو کا حوالہ دیتے ہوئے سوامی دیانند نے پھر اس بات کو دہرایا ہی۔ کہ جو نہایت درجہ کے تموگنی ہوتے ہین۔ وہ نہ چلنے والے

درخت وغیرہ یا کیڑے مکوڑون کی یونی مین جاتے ہین صد۲۹۲ مطلب یہ ہو کہ ہندو یا ویدک دھرم کی رو سے روح انسانی اپنے اعمال کی سزا و جزا بھگتنے کے لئے درختون حیوانون اور انسانون کی یونی مین چکر لگاتی رہتی ہو۔ ہندو یا ویدک دھرم کے اس یونی چکر کو عام طور پر جون یا اواگون یا تناسخ یا پنر جنم کے نام سے پکارا جاتا ہو۔ مگر در اصل یونی چکر کے معنی "سلسلہ الفروج" ہین۔ جب روح جسم سے الگ ہوتی ہو تو وہ دوسرا جنم اختیار کرنے سے پہلے دوسری یونی مین کیونکر داخل ہوتی ہو۔ اس کے متعلق سوامی دیانند اتھرو وید کے ایک منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے رگوید آدی بھاش بھومکا صد۲۱۵ پر تحریر فرماتے ہین۔

"جو جیو پچھلے جنم مین جس قسم کے دھرم کے کام کئے ہوتا ہو۔ ان ہی کے مطابق اگلے جنمون مین بہت سے اعلی اعلی جسم حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح جو پاپ کے کام کئے ہوتا ہو وہ اگلے جنم مین انسان کا جسم نہین پاتا۔ بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پا کر دکھ بھوگتا ہو پچھلے جنم مین کئے ہوئے پاپ اور پن کے مطابق سزا و جزا پانے والا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا کے ساتھ رہتا ہو پھر پانی ہوا اور نباتات کے ساتھ داخل ہو کر منی مین داخل ہوتا ہو اسکے بعد یونی (بھگ اینی گربھاشیہ) یا رحم مین قائم ہو کر دوبارہ جسم لیتا ہو۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی ویدون کو بخوبی جان کر اور سمجھ کر اسپر عمل کرتا ہو۔ وہ مثل سابق پھر عالمون کا جسم پا کر سکھ بھوگتا ہو۔ اور بیدینی کرنے سے مختلف قسم کے نیچ جسمون مین یعنی کیڑے مکوڑے حیوان وغیرہ کے جسم کو اختیار کر کے مختلف قسم دکھ بھوگتا ہو۔ (اتھرو وید کانڈ ۵۔ انوواک ۵ ورگ ۱ منتر ۲)

اسی مضمون کو سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش مین یون بیان فرماتے ہین:-

"جیو ہوا۔ اناج۔ پانی۔ خواہ جسم کے مسامون کے ذریعہ دوسرے کے جسم مین ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہو۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی مین جا کر رحم مین قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہو" ستیارتھ صد۲۸۶

اسی مضمون کو نروکت کے مصنف نے اپنے تجربہ کی بنا پر یون ادا کیا ہو۔

"مین مرا ہون۔ پیدا ہوا ہون۔ پھر مرا ہون۔ پھر پیدا ہوا ہون مین نے مختلف قسم کی ہزارون یونیون کی سیر کی ہو مختلف قسم کے کھانے کھائے ہین مختلف پستانون کا دودھ پیا ہو مختلف ماؤن کو دیکھا ہو مختلف باپون اور دوستون سے واسطہ پڑا ہو مین اندھے منھ بڑی تکلیف مین رحم کے اندر رہا ہون" (دیکھو بھومکا صفحہ ۲۱۵)

سوامی دیانند چند ایک وید کے منترون کا ترجمہ بدین الفاظ کرتے ہین۔

۱۔ اے غیر فانی جیو۔ تو اناج مین بھی رہتا ہو۔ بڑے بڑے درختون مین بھی موجود ہو۔ تو اس تمام سنسار مین موجود ہو۔ تو رحم مین پران کو حاصل کرتا ہو تو نباتات خود اجنما ہے (یجروید ۱۲/۳۷)

۲- اے جیو! تو اس خاکی جسم کو اختیار کرتا ہی- اور ماں کے رحم مین تو اس کرکے از سر نو پیدا ہوتا ہی یجروید ۱۲/۳۶

۳- اے جیو! تو بار بار ماں کے رحم سے پیدا ہوتا ہی جب ماں کی گود مین تو بچہ کی شکل مین سوتا ہی- اسلئے تو منگل کاری ہو- یجروید ۱۲/۳۹

غرضیکہ یونی چکر کا یہ مسئلہ شرتی اور سمرتی کے علاوہ ہندوؤن کے تقریباً تمام شاستروں مین دیکھا جاتا ہی- اس چکر سے نجات پانے کے لئے مختلف شاستروں اور ہندوؤن کے مختلف فرقوں نے مختلف قسم کے علاج بتائے ہین مین اس چکر سے بچ نکلنا ہی ہندو یا ویدک دھرم کے نزدیک نجات یا مکتی پانا ہی- اس خطرناک چکر سے بچنے کے مختلف طریقوں مین سے دام مارگیون نے تو یہ جنگی طریقہ اختیار کر لیا کہ خطرہ سے بچاؤ کا طریقہ خطرہ سے ڈرنا نہیں بلکہ خطرہ کا رو در رو مقابلہ کرنے مین ہی- چنانچہ انھون نے سہسر بھگ ورشنان مکتی" کا پرچار شروع کر دیا مگر ان مین سے ایک فرقہ نے اتنی رعایت کو مد نظر رکھا کہ-

"ماتری یونی پری تیاجیہ- دربتہ سرو یونی- شو"

یعنی صرف ماں کی "یونی" کو مستثنا کر کے باقی تمام عورتوں سے نڈر ہو کر بدفعلی کرو- مگر دوسرے نے اسکی تردید کر دی- کہ اگر ایسا کرو گے- تو نجات نہین ہوگی- اسلئے- "ماترم- اپی- نہ- پنجیت" ماں کو بھی مت چھوڑو- دوسرے فرقون نے رو در رو مقابلہ کرنے کی بجائے عاجزی! فروتنی کا طریقہ اختیار کیا- یعنی جو چیز ہمین بار بار اس دنیا مین کھینچتی رہتی ہی- آؤ ہم سب مل کر عاجزی سے اسکی عبادت کرین- چنانچہ ان لوگون نے یونی اور لنگ کی کھلم کھلا پرستش شروع کر دی کہ شاید ہماری عاجزی- فروتنی اور انکساری اسمین آجائے اور ہم اس یونی چکر سے چھوٹ جائین- بعض فرقے ہین جو یونی چکر سے بچنے کے لئے لوہے وغیرہ کو گرم کرکے لنگ کا ٹیکہ اپنے جسم پر لگانے لگے بعض لنگ کا ٹیکہ ماتھے پر لگانے لگے- بعض لنگ کو گلے مین لٹکا کر پھرنے لگے غرضیکہ اس یونی چکر یا سلسلہ الفرج مین بار بار آنے جانے سے بچنے کے لئے ہندوؤن مین سے جسکی سمجھ مین بھی جو علاج آیا- وہی کرنے لگ پڑا- اس چکر کے حلقے کچھ ایسے پیچ در پیچ واقع ہوئے ہین کہ وہ اپنے افتادہ شکار کو کسی طرف کو اور کسی طرح بھی نکلنے کی اجازت نہین دیتے چنانچہ منو مہاراج فرماتے ہین-

"گورو کی عورت سے زنا کرنے والا شخص- گھاس- پات- گچھے دار درخت پھولون کی بیل اور کچا گوشت کھانے اور برے کرم کرنے والون کی یونی مین سو مرتبہ جاتا ہی- منو ۱۲/۵۸

اگر اس تعلیم کو درست تسلیم کر لیا جاوے تو ماننا پڑیگا کہ گھاس- پات- اناج اور درختون کا دارومدار

محض زناکاری پر ہی اسلئے کہ ہندو یا ویدک دھرم مین روح اور مادہ دونون غیر مخلوق اور ازلی ہین۔ اگر زناکاری نہ ہو تو نباتات معدوم ہو جائے نباتات کے معدوم ہو جانے پر حیوانون اور انسانون کا بھی خاتمہ ہو جائیگا۔ کیا ایسی تعلیم کو ماننے والا پرماتما سے دعا کر سکتا ہی کہ اے پرماتمن یا تو وقت پر مینہ برسا۔ تاکہ گھاس چارہ خوب ہو اناج سستا ہو۔ قحط دور ہو" ہم لکھتے ہین۔ کہ اگر وہ ایسی دعا مانگیگا۔ تو پرماتما اُسکو یہی جواب دینگے کہ میرے بھگتون مجھے تم کیون دق کرتے ہو۔ مین گھاس پات کا تنکا تک بھی اپنی مرضی سے پیدا نہین کر سکتا۔ اسلئے کہ مادہ اور روح دونون غیر مخلوق ہین۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ گھاس چارہ زیادہ پیدا ہو۔ اناج کثرت سے ہو۔ تو یہ تمھارے اپنے اختیار کی بات ہی۔ تم خوب زناکاری کرو جس کثرت سے زناکار روحین میرے پاس آئینگی۔ مین اسی کثرت سے گھاس پات اور اناج پیدا کر دونگا لیکن اگر تم زنا نہین کروگے۔ تو مین کچھ نہین کر سکونگا۔ بلکہ مین تو خود تمھارا دست نگر ہون کہ کب تم زنا کرو اور مجھے تمھاری روحون کو گھاس پات اناج درخت وغیرہ کی یونی مین بھیجنے کا موقع ملے" غالباً یہی وجہ ہی کہ وام مارگیون نے زناکاری کو ہی ذریعہ نجات مانتے ہوئے آلات زنا کو ہی معبود بنا لیا کیونکہ جب انکے نزدیک دنیا کا قیام ہی زناکاری پر ٹھہرا۔ تو پھر انکو خدا کی پرستش کی کیا ضرورت تھی۔ دوسری جگہ منو مہاراج فرماتے ہین:۔

"جو لوگ برہم ہتیا کرتے ہین وہ مرنے کے بعد کتے۔ سور۔ گدھے۔ اونٹ گائے۔ بیل۔ بکری۔ بھیڑ۔ ہرن وغیرہ حیوانون اور چنڈال وغیرہ کی یونی مین جاتے ہین۔ منو ۱۲/۵۵"

برہم ہتیا کے معنی کئی ایک ہین۔ ان مین سے ایک معنی برہمن کا قتل بھی ہی۔ گویا برہمن کا قاتل مرنے کے بعد گائے بیل کی یونی مین جاتا ہی۔ حیرت کی بات ہی کہ ہندو لوگ اپنے دھرم شاستروں کی اس تعلیم کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی۔ برہمن کے قاتلون کی اسقدر عزت بلکہ پوجا کرتے ہین۔ اور اس جانور کی خاطر آئے دن مسلمانون کے ساتھ اُلجھتے رہتے ہین قانون تو یہ کہتا ہی کہ قاتل کی سزا قتل ہی۔ مگر ہمارے ہندو دوست اپنے طرز عمل سے بظاہر کرتے ہین کہ قاتل کی سزا قتل نہین بلکہ اسکی پرستش کرنا ہی وہ مسلمانون پر الزام لگاتے ہین کہ چونکہ وہ گائے کی قربانی کرتے ہین اسلئے گائے کی نسل گھٹتی جاتی ہی۔ مگر ہم کہتے ہین کہ گائے کی کمی کا باعث اس کی قربانی نہین۔ بلکہ اگر تمھارا دھرم صحیح ہی تو اسکی وجہ ایسے قاتلون کی کمی ہی جو گائے کی یونی مین جاتے ہین۔ اسلئے کہ اگر پرماتما کے پاس کسی برہمن دیوتا کی روح نہین ہوگی۔ تو وہ گائے بیل کہان سے پیدا کر دیگا۔ نتیجہ صاف ہی ہمارے ہندو بھائی خواہ ہزار پنچایتین اور گئو رکھشنی سبھائین بنائین۔ مگر وہ گائے کی نسل مین ایک لنگڑی بچھیا کا بھی اضافہ نہین کر سکتے تاوقتیکہ وہ برہم ہتیارون کی تعداد مین اضافہ نکرین وہ کہتے ہین کہ جب اس ملک مین عیسائی اور مسلمان نہین آئے تھے اُس زمانہ مین یہان گائے بیل کی بہت

کثرت ہوتی تھی اگر یہ درست ہو تو اسکے ساتھ ہمین یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس زمانہ مین طوائف الملوکی کی وجہ سے اس ملک مین برہم ہتیا بھی خوب ہوتی ہوگی۔ چونکہ مسلمانون اور انگریزون کے راج مین برہم ہتیا بند ہوگئی۔ اسلیے اسکا لازمی نتیجہ یہی ہونا چاہیے تھا۔ کہ گائے کی یونی مین جانیوالی روحین پرماتما کے پاس نہ پہنچین جب پرماتما کو برہم ہتیارون کی روحین ہاتھ نہ لگین تو وہ گائے بیل وغیرہ بنانے سے رہ گیا۔ اگر انگریزی راج اسی طرح امن و امان سے کچھ عرصہ تک ہندوستان مین قائم رہا۔ اور برہم ہتیا یعنی برہمنون کا قتل معدوم ہو گیا۔ تو گائے کی نسل تک اس ملک سے معدوم ہو جائیگی دوسری جگہ منو مہاراج فرماتے ہین۔

شراب پینے والا برہمن کیڑے مکوڑے۔ غلاظت خور جانورون درندون اور پتنگون کی یونی مین جاتا ہے منو ۱۲

سوامی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۶ پر برہمنون کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ تم کیڑے اور پتنگے وغیرہ ہوگے

اگر اس بات کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ہمین یہی کہنا پڑیگا۔ کہ ہمارے ارد گرد یہ جسقدر بھی کیڑے کوڑے غلاظت کی نالیون یا بدررون مین رینگتے پھرتے ہین۔ کیا یہ وہی برہمن ہین جو کل مسلمانون کو چھونا تک پسند نہین کرتے تھے اور آج یہان پر ڈیرہ ڈنڈا ڈالے پڑے ہین۔ مگر حیرت کی بات ہے کہ برہمنون کی آبادی تو ہندوستان بھر مین دو کروڑ سے زیادہ نہو اور یہان ایک ذرا سی بدرو مین کروڑون کیڑے رینگ رہے ہون۔ آخر کیا یہ سب ہی برہمن تھے۔

لیکن یہ کسقدر تعجب کی بات ہے کہ برہمن کا قاتل گائے کی یونی مین جائے۔ تو اسکی پرستش ہو۔ اگر ایک برہمن غلاظت خور کیڑے کی یونی مین جائے تو اسکو کوئی پوچھتا تک بھی نہین بلکہ فنیائل ڈالکر اس غریب کو وہان بھی مارنے کی ہی کوشش کیجاتی ہے۔ کیا برہمن درحقیقت ایسے برے ہین۔ دوسری جگہ منو مہاراج فرماتے ہین۔

"نمکت۔ بہتور تیھا۔ نیلایام۔ یو۔ ہانتم۔ نذاتی۔ مانزہ۔ سا۔ پریتہ۔ پشو۔ تام یاتی۔ سمبھو آنے۔ ایک ونشتم۔ منو ۵؍۳۵

"جو شخص ٹھیک طریقہ سے ذبح یا تیار کئے گئے گوشت کو نہین کھاتا وہ مرنے کے بعد ۲۱ مرتبہ حیوانون یعنی بھیڑ بکری وغیرہ کی یونی مین جاتا ہے۔"

آریہ اور ہندو کہتے ہین کہ جبتک گوشت خور مسلمان اور عیسائی اس ملک مین نہین آئے تھے تب تک اس ملک مین حیوانون کی بڑی کثرت ہوتی تھی۔ مگر ان ملیچھون نے گوشت کھا کھا کر انکی تعداد کو گھٹا دیا۔ ہان صاحب! آپ بجا فرماتے ہین۔ جب مسلمان اس ملک مین نہین آئے تھے تب واقعی اس ملک مین حیوان کثرت سے ہوتے تھے اسلیے کہ اسوقت آپ لوگ گوشت نہین کھاتے تھے۔ بنابرین منو دھرم شاستر کے مطابق مرنے کے بعد ۲۱-۲۱ مرتبہ بھیڑ بکری۔ گائے۔ بیل کی یونی مین جا کر حیوانون کی تعداد مین اضافہ کرتے رہتے تھے۔ مگر جب مسلمانون کی دیکھا دیکھی ہندوون

نے بھی گوشت کھانا شروع کر دیا تو وہ ۲۱-۲۱-۲۱ مرتبہ بھیڑ بکری وغیرہ کی یونی مین جانے سے بچ گئے بنابرین جانورون کی تعداد خود بخود ہی گھٹ گئی - اگر ۲۴ کروڑ ہندو آج ہر ایک قسم کا گوشت کھانے سے توبہ کر لین تو دیکھئے پھر کتنی جلدی اس ملک مین بھیڑ بکری کے ریوڑ ہو جاتے ہین - اور گوشت بھی کتنا ہی سستا ہو جاتا ہے ہم کہتے ہین کہ بھیڑ بکری کے تھوڑے سے ریوڑ جو ہم کو نظر آتے ہین یہ بھی غالبًا اس لئے ہین کہ ابھی اس ملک مین آریہ سماج کے لاکھون ممبر گوشت سے پرہیز کرتے ہین - اور لاکھون ہندو بھی ایسے ہونگے جو گوشت نہین کھاتے اگر کسی دن ان لوگون نے بھی گوشت پر دانت چلا دیا - تو پھر اس ملک مین ریوڑ تو ایک طرف بھیڑ کا لیلا تک بھی دیکھنے مین نہین آئیگا - اسلئے کہ جب پرماتما کے پاس گوشت کھانے سے انکار کرنیوالی کوئی روح ہی نہین جائیگی تو وہ بھیڑ بکری کہان سے پیدا کر دیگا - کیونکہ وہ اور روح دونون غیر مخلوق اور انادی ہین :-

منو مہاراج اپنے دھرم شاستر کے تیسرے ادھیائے مین آباؤ اجداد کا شرادہ کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہین کہ

"جو برہمن شرادھ کا بھوجن کرنے کے بعد اسدن دوسری بار بھوجن کرتا ہے وہ مرنے کے بعد سور اور کیڑے کی یونی مین جاتا ہے" منو ۳/۲۵۰

مطلب اسکا یہ ہے کہ برہمنون کو اس قدر لذیذ کھانے کھلائے جائین کہ وہ شرادہ کا بھوجن پانے کے بعد کسی دوسری جگہ پھر بھوجن نہ پا سکین - اب یہ لذیذ کھانے جو آباؤ اجداد کی روحون کو خوش کرنے کے لئے شرادہ کے دونون مین تیار کرنے چاہئین کس قسم کے ہون منو مہاراج فرماتے ہین -

۱ - تل دھان - جو اُڑد - جل - مول - یعنی مولی شلغم گاجر وغیرہ - اور پھل وغیرہ دینے سے بزرگون کی روحین ایک ماہ تک سیر رہتی ہین - منو ۳/۲۶۷

۲ - مچھلی کے گوشت سے دو مہینے تک ہرن کے گوشت سے ۳ ماہ تک مینڈھے کے گوشت سے چار ماہ تک پرندون کے گوشت سے ۵ ماہ تک انکی سیری رہتی ہے منو ۳/۲۶۸

۳ - بکرے کے گوشت سے ۶ ماہ تک داغدار ہرن کے گوشت سے ۷ ماہ تک چیل کے گوشت سے ۸ ماہ تک بارہ سنگھے کے گوشت سے ۹ ماہ تک متوفی بزرگون کو سیری رہتی ہے منو ۳/۲۶۹

۴ - سور اور بھینسے کے گوشت سے دس ماہ تک خرگوش اور کچھوے کے گوشت سے گیارہ ماہ تک بزرگون کی ارواح سیر رہتی ہین - منو ۳/۲۷۰

۵ - گائے کے دودھ یا اسکی کھیر سے ۱۲ ماہ تک لمبے کان والے بکرے کے گوشت سے بارہ برس تک ارواح کو سیری رہتی ہے

۶ - روہو اور بلی مچھلیون کے گوشت سے گینڈے - لال بکرے - شہد اور ملیون کرایسی تجید سیری ہوتی ہے منو ۳ ۲۷۲

بعض ہندو دھرم گرنتھون مین گائے کا گوشت کھلانے سے متوفی بزرگون کی ارواح کی اماۃ تک سیری کا ذکر ہے - مگر ہم گائے کے مسئلہ کو فی الحال نہین چھیڑنا چاہتے - مذکورہ بالا اشلوکون سے صاف ظاہر ہے کہ آبا و اجداد کی روحوں کو خوش کرنے کے لئے کس قسم کی لذیذ گوشت برہمنون کو کھلانیکی ہدایت کی گئی ہے - مگر اس مین ایک یہ مشکل ضرور پیدا ہو گی کہ ادہر تو ایک لالہ صاحب اپنے باپ دادا وغیرہ کا شرادہ کرنے کے لئے برہمنون کو کھلانے کے واسطے لال بکرے - گینڈے بھینسے یا سور - کچھوے کی گردن پر چھری رکھتے ہین - ادھر حسن اتفاق سے لالہ جی کی اسی بزرگ کی روح اپنے سابقہ جنم کے اعمال بھگتنے کے لئے اسی سور یا کچھوے کی یونی مین آکر مزے سے کیچڑ مین لوٹ لگا رہی تھی - اب لالہ جی تو یہ سمجھ رہے ہین کہ وہ اسکو ذبح کرکے اسکا گوشت برہمنون کو کھلا کر اپنے باپ دادا کی روح کو خوش کرینگے - ادھر باپ دادا کی روح جو اسی سور یا کچھوے یا بکرے کے قالب مین موجود ہے - اپنے فرزند ارجمند کے ہاتھ سے ذبح ہوتے ہوئے یہ بد دعا دے رہی ہے کہ اے نالائق! مین اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے سور یا کچھوے کے قالب مین آکر مزے سے کیچڑ مین لوٹ پوٹ ہو رہا تھا - مگر تو نے مجھے یہان بھی آرام نہ لینے دیا - برا ہو تیرا کہ تو آج میرے گلے پر چھری چلا رہا ہے - نہین معلوم ہمارے لالہ جی اسکا کیا جواب دینگے - ممکن ہے کہ وہ یہ کہین کہ ہم گوشت کی خاطر کسی جانور کو ذبح کرنے کی بجائے برہمن دیوتا کو فقط آلو کچالو شلغم - گوبھی - مولی - گاجر ہی کھلا کر خوش کرینگے - لیکن اگر آلو کچالو شلغم - گوبھی وغیرہ مین بھی باپ دادا کی وہی روح اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے آئی ہو گی - تو وہی مشکل وہان بھی آ پڑیگی - یعنی ایک طرف تو لالہ جی برہمن کو کھلانے کے لئے آلو کچالو تل رہے ہونگے - ادھر باپ دادا کی روح اپنے فرزند ارجمند کو یہ بد دعا دے رہی ہو گی کہ ارے احمق! مین اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے لئے اسی آلو کچالو - یا مولی شلغم کی جون مین آکر زمین مین چھپا بیٹھا تھا - مگر تو نے مجھے یہان بھی چین نہ لینے دیا - بلکہ گھی یا تیل کی کڑاہی مین ڈالکر میرے پکوڑے تل ڈالے اور پھر تو یہ سمجھتا ہے کہ اس شرادہ سے میری روح کو خوشی اور سیری ہو گی اب تو لالہ جی شرادہ کرنا چھوڑ دینگے یا آواگون کے مسئلہ کو خیرباد کہدینگے -

مگر اس سے بھی عجیب و غریب تعلیم جو منو مہاراج دیتے ہین - وہ یہ ہے کہ برہمن کا کام ہے وید پڑھنا اور کھشتری کا دھرم ہے تلوار چلانا - لیکن اگر برہمن اور کھشتری اچھوت اپنے کام سے روٹی پیدا نہ کر سکین تو وہ مفصلہ ذیل اشیا کی تجارت کو چھوڑ کر کسی دوسرے کام سے اپنا پیٹ پال سکتے ہین -

اول - وہ ہر ایک قسم کے رس - اناج تل پتھر - نمک - پالتو - جانورون کی تجارت نہ کرین منو ۱۰
۹۶

دوم۔ رنگدار کپڑون مین ریشم۔ اور اُون کے کپڑون پھل ترکاری اور ادویات کی تجارت نہ کرین منو ١٠/٨٩

سوم۔ پانی ہتھیار۔ زہر گوشت۔ سوم۔ ہر ایک قسم کی خوشبو۔ دودھ شہد دہی گھی۔ تیل چربی گُڑ اور کپاس کی تجارت نہ کرین منو ١٠/٨٨

چھارم۔ جنگل کے حیوانون۔ جانورون۔ شراب تیل۔ لاکھ اور گھوڑون کی تجارت نہ کرین منو ١٠/٨٩

اب سوال یہ ہی کہ اگر کوئی برہمن کھشتری یعنی کھتری یا راجپوت مذکورہ بالا اشیا مین سے کسی ایک کی بھی تجارت کرتا ہی تو اسکا کیا حشر ہوگا۔ منو مہاراج فرماتے ہین کہ اگر برہمن کھشتری یا آجکل کی کھتری اور راجپوت اگر مذکورہ بالا ممنوع اشیا مین سے کسی ایک کی بھی تجارت کرتا ہی تو وہ مرنے کے بعد۔ کرمی۔ بھوتا یشو ا۔ وشنا یام تھجر بھی سہ منجتی کیڑا بنکر۔ کتے کے پاخانہ مین۔ آباؤ اجداد کے ساتھ۔ ڈوبتا ہے" منو ١٢/٧١

اب میدان صاف ہوگیا۔ اور ہمین پتہ لگ گیا کہ ہمارے وہ ہندو ساہوکار جو برہمن کھتری یا راجپوت ہوکر مذکورہ بالا اشیا مین سے کسی ایک کی تجارت کرتے ہین۔ وہ مرنے کے بعد گل کر کہان ہونگے اگر منو دھرم شاستر کی تعلیم درست ہی اور تناسخ کا مسئلہ بھی ٹھیک ہی تو اس مین مطلق شک نہین کہ بڑے بڑے برہمن ساہوکار کھتری سیٹھ اور راجپوت دوکاندار مرنے کے بعد یقیناً بقول منو مہاراج پاخانے کے کیڑے کی یونی مین کیسا درد ناک ہوتا ہوگا۔ جبکہ ادھر سی قسم کا کوئی برہمن۔ کھتری۔ راجپوت سیٹھ ساہوکار بحالت نزاع مین دم توڑ رہا ہوگا ادھر یم راج کے دوت اسکے آباؤ اجداد کے پاس جو شاید کسی بیکنٹھ مین مزے سے زندگی بسر کر رہے ہونگے یہ وارنٹ لیکر پہنچے ہونگے۔ کہ چونکہ تمہارا فلان برخوردار دھرم شاستر کی خلاف ورزی کرکے۔ حلوائی۔ بزازی عطاری۔ بنجاری سبزی فروشی یا دودھ۔ دہی لوہا۔ تیل۔ اناج وغیرہ کی تجارت کرتا تھا۔ آج وہ مرنے کے بعد منو دھرم شاستر کے مطابق فلان پاخانہ مین ڈالا جائیگا۔ پس فوراً تیار ہو جاؤ۔ ورنہ ابھی ڈنڈا پڑتا ہی۔ یم راج کے اس وارنٹ کو دیکھکر اس ملک الیجا لالہ سیٹھ و ساہوکار کے وہ تمام بزرگ روتے دھوتے چیختے چلاتے ہائے وہ لا کرتے اور اپنے اسی ناخلف بیٹے کو جسنے منو دھرم شاستر کی خلاف ورزی کرکے دودھ دہی نمک۔ آٹا۔ دال۔ گھی سبزی کپڑے۔ لوہے۔ تیل دوا شہد تیل پت عطریات وغیرہ کی تجارت کی تھی۔ ہزارون گالیان دیتے ہوئے قہر درویش بر جان درویش یم راج کے دونون ڈنڈے کھاتے ہوئے غلاظت کے کیڑے بنکر کتے کے پاخانہ مین ڈیرہ ڈالنے کے لئے مجبور ہوتے ہونگے اور وہان بھی انکو چین نہین ملتا ہوگا۔ بلکہ کسی بھنگی یا بھنگن کی ٹوکری مین پڑکر خدا معلوم غلاظت کے کسی ڈھیر مین جا کر گرتے ہونگے یہ نظارہ درحقیقت عبرت آموز ہونا چاہیئے۔ مگر کن کے لئے جو آنکھ رکھتے ہین جو یونی حکر کے قائل ہین۔ آج پتہ لگ گیا کہ ایک ادنیٰ

اور ہندو وچوہڑے چمارون کے ساتھ چھوت چھات ترک کررہے ہین۔ غالباً وہ جانتے ہین کہ اشیار ممنوعہ کی تجارت کرنے کی پاداش مین مرنیکے بعد انکا واسطہ ان ہی چوہڑے چمارون سے پڑیگا۔ اسلئے اگر ہم جیتے جی ان سے کچھ اچھا سلوک کرجائینگے۔ تو کل مرنے کے بعد یہ بھی ذرا جھاڑو مارتے وقت ہمارے ساتھ کچھ رعایت سے کام لینگے۔ کیونکہ جب یہ ہندو بنکر منو دھرم شاستر سے واقف ہوجائینگے تو انکو پتہ لگ جائیگا کہ کتے کے پاخانہ مین جو کیڑے رینگ رہے ہین۔ کہین یہ ہمارے دہی سیٹھ۔ ساہوکار۔ یا لالہ مہاجن نہون جنھون نے "مین شدہ" کیا تھا۔ اور جو آج اشیار ممنوعہ کی تجارت کرنیکی پاداش مین اس یونی مین آگئے ہین۔ اسلئے ذرا انکو نرمی اور احتیاط کے ساتھ جھاڑو سے اٹھاکر ٹوکرے مین ڈالنا چاہیئے۔ آریہ اور ہندوؤن کو چوہڑے چمارون کو شدہ کرکے ہندو بنانے مین سوجھی تو بڑی دور کی۔ مگر اتنی دور جانے کی بجائے ہمارے آریہ اور ہندو دوست جو برہمن یا کھتری راجپوت ہوکر اشیار ممنوعہ کی تجارت کررہے ہین وہ اس تجارت ہی کو کیون نہین چھوڑ دیتے۔ واہ صاحب! اگر وہ نمک تیل دودھ۔ دہی۔ کھانڈ گڑ۔ آٹا۔ چاول۔ کپڑا۔ لوہا۔ ادویات۔ عرقیات عطریات۔ اور گائے بیل بھینس۔ بھیڑ۔ بکری۔ گھوڑون وغیرہ کی تجارت چھوڑدین تو وہ روٹی کہان سے کھائین؟ بہت اچھا۔ تو معلوم ہوگیا ہمارے آریہ اور ہندو دوست دال روٹی پر اپنے دھرم کو قربان کئے بیٹھے ہین۔ افسوس! یہی لوگ ہین جو آج ہمارے آباؤ اجداد پر الزام لگارہے ہین۔ کہ انھون نے کسی دنیوی لالچ کی وجہ سے ہندو دھرم ترک کردیا تھا۔ ہمارے آباؤ اجداد کی ذات پاک پر تو یہ الزام لگ نہین سکتا۔ مگر ہان یہ امر واقعہ ہے کہ ہمارے آریہ اور ہندو دوست انپے دھرم شاسترون کو پس پشت پھینک کے اشیار ممنوعہ کی تجارت کرتے ہوئے ہماری آنکھون کے سامنے محض دال روٹی کی خاطر اپنے ہندو دھرم کو ترک کئے بیٹھے ہین حالانکہ وہ جانتے ہین کہ اس بیدینی کی سزا مین انکو کل منو دھرم شاستر کے فرمان کے مطابق مع اپنے آباؤ اجداد کے مرنے کے بعد کس جون مین جاپڑیگا۔ ہم پوچھتے ہین کہ کیا یہی وہ دھرم ہے کہ جسکی طرف وہ آج مسلمانون کو بلا رہے ہین کیا یہی وہ دھرم ہے جسکے متعلق وہ آج ہمارے بزرگون پر یہ الزام لگا رہے ہین کہ انھون نے دنیوی لالچ سے اسکو ترک کردیا تھا۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے جب یہ دیکھا کہ جس ہندو دھرم کو وہ مان رہے ہین اس سے انکے ضمیر کی تسلی نہین ہوسکتی وہ فوراً اسکو چھوڑ کر مسلمان ہوگئے حالانکہ انکو دال روٹی کی ہی فکر ہوتی تو وہ ہندو بنے رہکر دوسرے لاکھون ہندوؤن کی طرح اشیار ممنوعہ کی تجارت کرکے پیٹ پال سکتے تھے۔ مگر انھون نے دال روٹی کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے ترک کردیا۔ ہمارے ایسے حق پسند بزرگون پر آج آریہ یا ہندوون کا یہ الزام لگانا کہ ہمارے بزرگون نے تلوار کے ڈرسے یا دنیوی لالچ سے ہندو دھرم ترک کردیا تھا محض جھوٹ ہے۔

بارھوین فصل

نجات

اپنے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے الزامات کا جواب ہم کسی قدر پیچھے دے چکے ہین۔ اب ہم اس بات پر بحث کرینگے کہ مذہب کا مدعا کیا ہے۔ اور کیا ہندو یا ویدک دھرم کو مان کر ہم اپنے اس مدعا مین کامیاب ہو سکتے ہین یا نہین؟ ہم جانتے ہین کہ مذہب کا مدعا سوائے اسکے کچھ نہین کہ انسان جبتک زندہ رہے۔ وہ صراط مستقیم پر چلتا ہوا اور نیکی و راستی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہوا دنیا مین سرخروئی حاصل کرے۔ اور جب وہ اس دنیا سے قطع تعلق کر کے موت کی گھاٹی کو عبور کرے۔ تو وہ اس الٰہی نور اور ابدی سرور کو حاصل کرے جسکو مکتی یا نجات کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ہندو یا ویدک دھرم کو مان کر ہم دنیا کے مانند اپنی روزمرہ کی زندگی مین جس قسم کی الجھنون اور پریشانیون مین مبتلا ہو سکتے ہین۔ اسکا تھوڑا سا ذکر ہم اپنے پچھلے مضامین مین کر آئے ہین۔ اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ کیا ہندو یا ویدک دھرم کو رکھتے ہوئے مرنے کے بعد کسی کی نجات ممکن ہے ویدک دھرم کے مطابق انسان کو چار ورنون مین تقسیم کیا گیا ہے۔ اول۔ برہمن۔ دوم کھشتری۔ سوم ویش۔ چہارم شودر منو مہاراج انمین سے ہر ایک کے دھرم کو الگ الگ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین۔

"برہمن کا دھرم یہ ہے کہ وہ وید پڑھے۔ وید پڑھائے۔ یگیہ کرے اور یگیہ کرائے دان دے اور دان دلائے" منو۔ ہم پوچھتے ہین کہ آج برہمنون مین سے ہندوستان مین کتنے برہمن ہین جو اپنے دھرم کا پالن کر رہے ہون؟ ممکن ہے۔ کوئی ایک آدھ ہو۔ ورنہ تمام برہمن اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھے ہین جب برہمن اپنے دھرم پر قائم نہین ہین تو پھر مرنے کے بعد انکا حشر کیا ہوگا۔ منو مہاراج فرماتے ہین۔

جو اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھتا ہے وہ مرنے کے بعد قے کھانیوالے جوالا مکھ نامی بھوت کی یونی مین جاتا ہے۔ منو ۱۲/۷۱ برہمن تو چلتے بنے اب رہ گئے کھشتری۔ کھشتریون مین آجکل کے کھتری اور راجپوت دونون ہی شامل ہین۔ انکا دھرم منو مہاراج نے یہ فرمایا ہے کہ رعایا کی حفاظت کرنا دان دینا یگیہ کرنا۔ وید پڑھنا۔ اور دنیوی لذتون مین نہ پھنسنا یہ کھشتری کا دھرم ہے۔ منو ۱/۸۹۔

کیا آجکل کے کھشتریون یعنی کھتریون اور راجپوتون مین سے کوئی ایک بھی ہمین ایسا نظر آسکتا ہے۔ جو اپنے اس

دھرم پر قائم ہو۔ ممکن ہے کوئی ہو۔ ورنہ عام طور پر کھتری اپنے دھرم کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ منو مہاراج فرماتے ہیں کہ

"جو کھشتری اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ وہ مرنے کے بعد پاخانہ کھانے والے کٹ پوت نامی بھوت کی یونی میں جاتا ہے" [12/72]

کھشتریوں یعنی کھتریوں اور راجپوتوں کا تو نام و نشان مٹ گیا۔ اب رہ گئے ویش۔ ویش کا دھرم منو مہاراج نے بتایا ہے کہ پشوؤں کا پالنا۔ دان دینا۔ یگیہ کرنا۔ وید پڑھنا۔ تجارت کرنا۔ سود لینا اور کھیتی کرنا ویش کا دھرم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ویشوں میں زیادہ تر بنیئے لوگ ہیں۔ جو تجارت خوب کرتے ہیں۔ سود بھی لیتے ہیں۔ مگر اپنے دھرم کے باقی حصوں کو یہ بھی چھوڑے بیٹھے ہیں۔ منو مہاراج فرماتے ہیں۔

"جو ویش اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھتا ہے وہ مرنے کے بعد مردار کھانے والا کیر کش بھوت کی یونی میں جاتا ہے"۔ [12/72]

ممکن ہے۔ ان بنیوں میں سے کوئی وید وغیرہ بھی پڑھا لکھا ہو۔ مگر مشکل یہ ہے کہ بنئے لوگ گوشت نہیں کھاتے منو مہاراج فرماتے ہیں:۔

جو شخص ٹھیک طریقہ سے ذبح کر کے گئے یا تیار کئے گئے گوشت کو نہیں کھاتا وہ مرنے کے بعد ۲۱ بار حیوانوں کی یونی میں جاتا ہے [5/35]

اتنے بنئے بھی چرتے چگتے بنے۔ انکا حساب یوں بے باق ہو گیا۔ اب رہ گئے شودر۔ شودروں کے متعلق منو مہاراج فرماتے ہیں

"برہما نے شودروں کا ایک ہی کرم بتایا ہے۔ یعنی مذکورہ بالا تینوں ورنوں کی خدمت حاضری سے سیوا" [1/91]

مگر آفت یہ ہے کہ آریوں اور ہندوؤں نے اب ان چوہڑے چماروں کو بھی "شدھ" کر کے وید وغیرہ پڑھنا لکھنا شروع کر دیا ہے۔ پھر جب شودر لوگ پڑھ لکھ جائینگے تو وہ پاخانہ پیشاب کیوں اٹھائینگے۔ پانی کیوں بھرنے لگے۔ چوہڑے چماروں کے کام کیوں کرینگے ایسی صورت میں وہ بھی اپنے اس پہلے دھرم کو جو برہما نے انکے لئے بنایا تھا ترک کر بیٹھینگے۔ منو مہاراج فرماتے ہیں۔ "جو شودر اپنے اصلی کرم کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ مرنے کے بعد کیڑے کی جون میں جاتا ہے" [12/72] شودروں کا بھی ستھراؤ ہو گیا۔ اب باقی چند ایک برہمن کھتریوں ویشوں اور شودروں کا معاملہ۔ جو ممکن ہے۔ فی زمانہ اپنے اپنے دھرم کو منو مہاراج کے فرمان کے مطابق پورا کر رہے ہیں۔ کیا انکی نجات ہو جائیگی؟ ہاں انکی نجات ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ انہوں نے عمر بھر میں کبھی چھوٹے سے چھوٹا گناہ جسم زبان یا خیال کے ذریعہ بھی نہ کیا ہو۔ مگر کیا ایسا ممکن ہے؟ نہیں ایسا ممکن نہیں۔ جب ایسا ممکن نہیں ہے۔ تو منو مہاراج حکم دیتے ہیں۔

"جسم کے ذریعہ کئے گئے گناہ کی سزا میں درخت۔ پرند چرند کی یونی میں۔ خیال ہی خیال میں کئے گئے گناہ کی سزا میں چنڈال کی یونی میں جاتا ہے" منو [12/9]۔ اب تو نہ کوئی برہمن رہا۔ نہ کھشتری۔ نہ ویش۔ نہ شودر۔ بلکہ سب چرتے چگتے اور اڑتے رینگتے بن گئے۔

کاش ہندو یا ویدک دھرم میں توبہ کے ذریعہ ہی گناہوں کی معافی کا اصول ہوتا۔ مگر یہاں وہ بھی نہیں بلکہ سوامی دیانند فرماتے ہیں

"ایشور اپنے بھگتوں کے گناہ بھی معاف نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ گناہ معاف کر دے تو اسکا انصاف جاتا رہے اور تمام

انسان سخت پاپی ہو جائیں ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۱

اب برہمن کھشتری ویش شودر تو ایک طرف رہے یہاں کسی ایشور بھگت کی بھی نجات ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ ایسا کون بشر ہی جس سے کبھی جسم زبان یا خیال کے ذریعہ کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد نہ ہو اب سوامی دیانند باقی رہگئے کیا انکی مکتی ہوگئی ہوگی ممکن ہی کیونکہ وہ تو ویدوں کے بڑے پنڈت اور آچارج تھے اور برہمن بھی تھے مگر سوامی دیانند ہی خود نوشت سوانح عمری میں لکھتے ہیں کہ جب میں جنڈال گڑھ پہنچا تو مجھے ایک بڑا عیب لگ گیا یعنی مجھے بھنگ پینے کی عادت ہو گئی چنانچہ بعض دفعات انکے نشے میں میں بالکل مدہوش ہو جایا کرتا تھا سوانح عمری صفحہ ۲ اب رہی بھنگ اور شراب۔ گانجہ بھنگ وغیرہ ناپاک چیزیں ہیں انکا استعمال نہیں کرنا چاہیے ستیارتھ صفحہ ۲۰۴

لیکن اگر کوئی شخص برہمن ہو کر ان چیزوں میں کسی کا استعمال کرتا ہی تو منو مہاراج فرماتے ہیں:۔

ایسا شخص مرنے کے بعد غلاظت خور کیڑے کی یونی میں جاتا ہی منو ۱۲/۶۴

تعزیرات منو کی دفعہ موجود ہی سوامی دیانند خود بھی ایسی چیزوں کو ناپاک مانتے ہیں جرم ثابت ہی مجرم اقبال کرتا ہے ہمارے آریہ ورہند ودوست خود ہی بتلائیں کہ اسوقت سوامی دیانند کہاں ہونگے؟ صرف یہی نہیں بلکہ سوامی دیانند اپنی سوانح عمری میں لکھتے ہیں کہ جب میں سچے مہادیو کے درشن پانے اور جنم مرن کے جھگڑوں سے چھوٹنے اور تحصیل علم کی خاطر باپ کے گھر سے چوری سے بھاگ نکلا تو انھوں نے مع چار سپاہیوں کے سدھ پور کے میلے میں مجھے جا پکڑا مجھ پر سخت خفا ہوئے " میں نے پرارتھنا کی کہ میں بدمعاشوں کے بہکانے میں آکر اس طرح نکل آیا تھا میں نے دکھ پایا۔ آپ اطمینان فرمائیں میں تو خود ہی یہاں سے گھر واپس آنیکو تھا۔ اچھا ہوا آپ آگئے میں بھی آپکے ساتھ چلنے میں خوش ہوں۔ مگر میں اسی فکر میں تھا اور اسی گھات میں تھا کہ کوئی موقع بھاگنے کا ہاتھ لگے حسن اتفاق سے رات کے تین بجے پہرہ والا سو گیا میں اسوقت وہاں سے پیشاب کے بہانہ سے بھاگ نکلا سوانح عمری صفحہ ۱۱۔

سوامی دیانند کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ انھوں نے اپنے باپ کو جھوٹ بولکر دھوکہ دیا انکا یہ بیان کرنا کہ وہ بدمعاشوں کے بہکانے میں آکر گھر سے بھاگے تھے اگر درست تسلیم کر لیا جاوے تو معاملہ نہایت سنگین ہو جاتا ہی اس سے انکا پہلا بیان بھی غلط ٹھہرتا ہی۔ منو مہاراج فرماتے ہیں کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہی وہ کیڑے مکوڑے کی یونی میں جاتا ہی ۱۲/۵۴ علاوہ ازیں سوامی دیانند نے اپنے بیان میں اسبات کو بھی تسلیم کیا ہی کہ وہ گھر سے چوری سے بھاگتے وقت کچھ روپیہ اور سونے کی تین انگوٹھیاں بھی نکال لائے تھے صاف ظاہر ہے کہ یہ روپیہ انکا نہیں تھا۔ بلکہ مال مسروقہ تھا منو مہاراج فرماتے ہیں کہ چوری کرنیوالا برہمن۔ مکڑی۔ سانپ۔ چھپکلی وغیرہ کی یونی میں جاتا ہی۔ منو ۱۲/۵۶

تعزیرات منو کی دفعہ موجود ہی جرم ثابت ہی۔ بلکہ مجرم خود اقبال کرتا ہی ہمارے آریہ ورہند ودوست خود ہی بتائیں کہ

اسوقت سوامی دیانند کہان ہونگے اگر سوامی دیانند توبہ کے ذریعہ گناہونکی معافی کے قائل ہوتے تو بھی ہم خیال کر سکتے تھے کہ شاید مرتے وقت انھون نے اپنے تمام گناہون سے توبہ کر لی ہوگی اور وہ نجات پا گئے ہونگے۔ مگر گناہون کی معافی کے متعلق تو وہ خود لکھتے ہین کہ ایشور اپنے بھگتون کا گناہ بھی معاف نہین کرتا کیونکہ اگر وہ گناہ معاف کر دے تو اسکا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جائین۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۱ اب تو معاملہ بالکل صاف ہو گیا اسلئے کہ جب سوامی دیانند کے نزدیک ایشور اپنے بھگتون کے بھی گناہ معاف نہین کرتا تو پھر ایشور کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ سوامی دیانند کو توبہ کرنے کے بغیر ہی گناہ معاف کر کے انکو نجات دیدیتا۔ ایشور نے بھی یہی کہا ہوگا کہ اچھا اگر مین اپنے بھگتون کے بھی تمھارے خیال مین گناہ معاف نہین کرتا تو پہلے تو تم چوری بھنگ نوشی دروغگوئی کی پاداش مین ذرا چرتے چگتے۔ اڑتے پھرتے نظر آؤ جب یہ سزا بھگت چکو گے تو پھر تم کو کسی بھی یونی مین ڈالا جائیگا۔ اسلئے کہ تم گوشت بھی نہین کھاتے تھے اور گوشت نہ کھانیکی پاداش مین ۲ مرتبہ کسی حیوان مثلاً بھیڑ بکری۔ ہاتھی گھوڑے وغیرہ کی یونی مین جانا پڑتا ہے اب تو بڑی مشکل پیش آگئی سوامی دیانند سنہ ۱۸۸۳ء مین فوت ہوئے تھے گویا انکو مرے آج ۵۴ سال ہو چکے ہین اگر انکو اپنے مذکورہ بالا گناہونکی سزا چھوٹی چھوٹی عمر والے کیڑے مکوڑونکی یونی مین جاکر بھگتنی پڑی ہوگی۔ تو ممکن ہے وہ اسوقت تک یہ یونی چکر ختم کر کے نہا دھو کر مکتی خانہ مین پہنچ چکے ہون لیکن اگر انکو گوشت نہ کھانیکی پاداش مین ۲ مرتبہ کسی بڑی عمر والے حیوان مثلاً ہاتھی کی یونی مین جانا پڑا ہوگا۔ تو معاملہ بڑا پیچیدہ ہوگا اسلئے کہ اگر ہاتھی کی عمر کم از کم ۵۰ سال کی بھی مانی جاوے تو سوامی دیانند کو اس حساب سے ۲۱ + ۵۰ = ۱۰۵۰ ابزار سال تک گنتی کی ہمیشہ بنکر بھگتان کرنا ہی پڑیگا۔ اسکے بعد جو ہو سو ہو۔ اب تو میدان ہی صفا چٹ ہو گیا۔ برہمن کھشتری۔ ویش شودر تو ایک طرف ہے یہان کسی ایشور بھگت یہانتک کہ سوامی دیانند کی بھی مکتی ہوتی نظر نہین آتی۔ اچھا صاحب انکو جانے دیجئے کیا ہندو یا ویدک دھرم کی مطابق برہما۔ وشنو۔ مہادیو۔ اندر۔ اگنی۔ برہسپتی۔ وشوامتر۔ پاراشر۔ ویاس۔ رام۔ کرشن۔ یدھشٹر وغیرہ بڑے بڑے دیوتاؤن۔ رشیون منیون اور اوتارون کی مکتی ہوئی ہوگی یا نہین؟ نہ صاحب ایک کی بھی نہین۔ اسلئے کہ ہندو دھرم گرنتھون سے ثابت ہوتا ہے کہ انمین سے کسی پر زناکاری کا الزام ہے کسی پر دروغگوئی کا کسی پر اغوا کا کسی پر شراب نوشی کا کسی پر چوری کسی پر کنواری لڑکیون کی عصمت دری کا کسی پر دھوکہ بازی کا کسی پر قمار بازی کا کسی پر قتل کا جیسا کہ ہم پچھلے مضامین مین دکھا آئے ہین ایسی صورت مین شو مہاراج کے دھرم شاستر کے مطابق ان دیوتاؤن رشیون منیون اور اوتارون وغیرہ مین سے کسی ایک کی بھی مکتی نہین ہوئی ہوگی۔ اچھا صاحب انکو بھی جانے دیجئے یہ بتلائیے کہ کیا ہندو دھرم کے مطابق خود ایشور پرماتما بھی اس یونی چکر سے بچکر مکتی پا چکے ہونگے یا نہین؟ نہ صاحب یہان تو ایشور پرماتما بھی ہندو دھرم گرنتھون کے مطابق مکتی سے محروم ہو کر اسی چکر مین پھنسا ہوا نظر آتا ہے اسلئے کہ پران انکی تعلیم کے

مطابق وہ کبھی ترکچھوے کی یونی مین آکر کیشپ اوتار بنا کبھی مچھلی کی یونی مین آکر متیس اوتار کہلایا کبھی سور کی یونی مین آکر بارہ اوتار بنا کبھی مہا بھارت کی تعلیم کے مطابق وہ جمد اگنی برہمن کے نطفے سے پیدا ہوکر اپنی ہی مان کا سر کاٹ ڈالنے والا۔ اور ہندوستان کی اندر ۲۱ مرتبہ کھشتریون کا تخم مٹا کر انکی بیویون کو بیوہ کرکے برہمنون سے اولاد لینے کیلئے مجبور کردینے والا پرسرام بنا کبھی وہ رامائن کی تعلیم کے مطابق کھشتری مہاراجہ دشرتھ کے نطفہ سے پیدا ہوکر رام کی شکل مین ظاہر ہوکر ایسا کمزور ثابت ہوا کہ ایک بدمعاش انکی بیوی تک کو چرالے گیا اور انکو ایک مدت تک اس بات کا پتہ نہ لگا کہ انکی بیوی کہان گئی اور وہ عرصہ تک جنگلون بیابانون مین گھومتا آنسو بہاتا اور جنگل کے ہرنون۔ درختون۔ اور پہاڑون کو یہ پوچھا پھرا کیا سیتا کہین نیتا مم۔ ہرئے۔ گتا۔ گو بھوان کہین درشنا ہرا این۔ آرینہ کانڈ "ہائے سیتا تجھے کون لیگیا ہے میرے دلمین بسنے والی۔ تو کہان ہے؟ کیا تم مین سے کسی نے اسکو دیکھا ہے؟ گوسائین تلسی داس جی تو رام بھگوان کی اس بے چینی کو ان بھدے الفاظ مین ادا کرتے ہین: ایہی بدہی بلپت کھوجت سوامی من ہُن مہا برہی اتی کامی (تلسی رامائن) آرینہ کانڈ ۳

یعنی رام بھگوان سیتا جی کی جدائی مین اسطرح آہ و بکا کرتے اور کھوجتے پھرتے تھے جسطرح کوئی بڑا ہی مغلوب الشہوت عاشق زار ہو۔ آخر جب انکو پتہ لگتا ہے کہ لنکا کا بدمعاش راون انکو اٹھا لیگیا تو اپنی بیوی کو چھڑانے کیلئے بندرون اور ریچھونکی مدد کا محتاج ہوکر جب وہ بہ ہزار دقت اسکو واپس لے لیتا ہے اور اجودھیا مین آتا ہے۔ تو وہ ایکدن یہ سنتا ہے کہ ایک غیرتمند دھوبی اپنی دھوبن کو اسکی کسی بری حرکت پر ڈانٹ بتا رہا ہے کہ "مین اچند ر نہین ہون کہ جسطرح انھون نے پرائے گھر مین رہی ہوئی جانکی کو رکھ لیا۔ اسیطرح مین بھی تجھے اپنے گھر مین رکھ لونگا بس تو میرے گھر سے نکل جا" تلسی رامائن لوکش کانڈ

دھوبی کی اس بات کو سنکر وہ بیچاری سیتا کو جو حاملہ تھی اسی حمل کی حالت مین گھر سے نکال شیرون اور بھیڑیون کے درمیان جنگل مین پھینکدیتا ہے۔ جہان وہ بیچاری مصیبت کی ماری دکھ بھری عمر دیکر آخر کار زمین مین سما جاتی ہے اور دھرم راجشٹر مہاراج بھی سر جنہ ندی یا دریا گھاگرا مین کود کر غائب ہو جاتے ہین کبھی ایشور پرماتما جیلخانہ کے اندر ایک عورت کے شکم سے پیدا ہوکر کرشن اوتار بنتے دودھ دہی مکھن کی چوری کرتے بیگانی عورتون کے ساتھ رنگ رلیان مناتے۔ کورکھشیتر کے اندر لاکھون انسانون کا خون بہاتے اور ایک شکاری کے تیر کا نشانہ بنکر انسانی قالب سے نجات پاتے ہین غرضکہ ہندو دھرم گرنتھون کے مطابق خود ایشور پرماتما بھی مکتی سے محروم ہوکر یونی چکر مین پھنسے ہوئے مچھلی کچھوے۔ سور وغیرہ کی یونیون اور انسانون کے قالبون مین آتے جاتے نظر آرہے ہین جس ہندو دھرم مین ایشور پرماتما بھی نجات سے محروم ہو وہ کسی انسان کی مکتی کا ذریعہ کیونکر بن سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ ہمارے بزرگون نے جو حق و حقانیت کے شیدائی اور راستی و صداقت کے فدائی تھے۔ ہندو دھرم کو ترک کردیا۔ ہمارے ایسے محقق و حق پسند بزرگون پر آج کسی آریہ یا ہندو کا یہ الزام لگانا کہ انھون نے تلوار کے ڈر سے یا دنیوی لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کیا تھا محض جھوٹ ہے :۔

فیصلہ

آریہ یا ہندوؤں کی طرف سے ہمارے آباؤ اجداد کے ننگ و ناموس پر لگائے گئے الزامات کی تردید میں ہم کافی سے زیادہ شہادت قلمبند کر چکے ہیں اب ہر ایک کسی بھی صداقت پسند حقیقت شناس اور غیر متعصب انسان کیلئے اس تمام شہادت کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنا بالکل آسان ہو جاتا ہے کہ آریہ یا ہندوؤں کی طرف سے ہندوستان کے ۶ کروڑ مسلمانوں کے آباؤ اجداد کی ذات پر لگائے گئے یہ الزامات کہ انہوں نے تلوار کے ڈر سے یا زن - زر - زمین کے لالچ سے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا تھا سراسر بے بنیاد - تکلیف دہ دل آزار بد نیتی پر مبنی قطعی لغو بالکل بیہودہ اور جھوٹے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادوں کی پوزیشن کو آریوں یا ہندوؤں کی ہی اندرونی شہادتوں کے ذریعہ نہایت خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ صاف کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اب ہمیں اس مضمون کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں ہے البتہ ہم اپنے ہندو دوستوں سے ضرور کہیں گے کہ تمہارے اخبار نویسوں نے تمہارے سادھوؤں سنیاسیوں اپدیشکوں اور لیکچراروں نے نہایت بیدردی سے ہمارے باپ دادوں کی عزت پر حملہ کیا - مگر ہم نے تمہارے ہی بھائی بندوں تمہارے ہی پنڈتوں سوامیوں سادھوؤں سنیاسیوں اور تمہارے ہی مہان برہمن گرنتھوں دھرم شاستروں - پرانوں رامائن مہابھارت اور تنتر گرنتھوں وغیرہ کو پکڑ کر تمہارے سامنے لا کھڑا کیا ہے - تاکہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ تم نے جو ہمارے باپ دادوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے تلوار کے ڈر سے یا دنیوی حرص و لالچ سے ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا یہ کہاں تک سچ ہے؟ ہندو دوستو! اپنے باپ دادا کی برأت کیلئے ہم نے جو شہادت تمہارے سامنے پیش کی ہے وہ خارجی نہیں بلکہ تمہاری اپنی ہی اندرونی شہادت ہے - اب تم اس شہادت کا بغور مطالعہ کرو اور اگر تمہارے دلوں میں ایک ذرہ کے برابر بھی ایمانداری و حق پسندی ہے تو تم خود ہی اس شہادت کی بنا پر ٹھیک ٹھیک فیصلہ لکھو اس لئے کہ معاملہ بالکل صاف ہو چکا ہے اب تمہارے لئے اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو تم یہ کہو کہ یہ شہادت جو ہم نے پیش کی ہے سراسر جھوٹی ہے یا تم یہ کہو کہ یہ شہادت سچی ہے تم دونوں باتوں میں سے جو چاہو اپنے لئے پسند کر لو دونوں صورتوں میں اسلام اور ہمارے باپ دادا کی پوزیشن صاف ہو جاتی ہے اس لئے کہ اگر تمہارا ایمان یہ ہے کہ ہندو یا ویدک دھرم کی یہ تعلیم جو ہم نے بطور شہادت کے تمہارے سامنے پیش کی ہے جھوٹی ہے تو تم خود ہی انصاف کرو کہ پھر ایسے جھوٹے دھرم کے ماننے سے ہمیں یا کسی دوسرے کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے - اگر تمہارے نزدیک تمہاری یہ اندرونی شہادت سچی ہے تو تم ایمانداری سے فیصلہ کرو جب تمہارے اپنے ہی بھائی بند ہندو برہمن پنڈت دھرم گرو سادھو سنیاسی آچاریہ اس تعلیم کو کھلے الفاظ میں بے شرمی بے حیائی بے غیرتی اور حیوانیت قرار دیتے ہیں تو اس صورت میں ہمارے غیور اور باحمیت آباؤ اجداد ایسی بے شرمی بے حیائی بے غیرتی اور حیوانیت کے سامنے کیونکر سر جھکا سکتے تھے؟ ہندو دوستو! ایسی حالت میں کہ ہمارے آباؤ اجداد ہندو یا ویدک دھرم کو ترک کر کے مسلمان ہو گئے وہ خود دنیا سے رخصت ہو گئے مگر وہ اپنی اولاد کے لئے اسلام جیسی بہترین نعمت اور افضل ترین میراث چھوڑ گئے - خداوند کریم ہمارے باپ دادوں کی ارواح کو غریق رحمت کرے اور ہمیں اس صراط مستقیم پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور ہمارے ہموطنوں کو بھی کفر و شرک کی خندق سے نکال کر اسلام کے نور سے بہرہ اندوز کرے - آمین

تیرھوین فصل

ضمیمۃ الفرس

کتاب ہذا کے پہلے ایڈیشن مین "ہیومانتی" والا مضمون پڑھکر بعض احباب نے تعجب کا اظہار کیا تھا کہ کیا درحقیقت زمانۂ قدیم مین اس ملک مین وطی الفرس پر عمل ہوتا تھا۔ مگر ہم کہتے ہین کہ ہمین ان تمام شہادتون پر جو کہ ہمین پرانی کتابون سے مل سکتی ہون ایک نظر ڈال لینی چاہیئے اور پھر اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ ویدون سے مہیدھر کے بیان کے مطابق جو شہادت ہمارے سامنے رکھی گئی ہے۔ اسکا ہم مطالعہ کر چکے ہین۔ گورکھپور کے راجہ کی رانی کی کہانی جو سوامی دیانند کی زبانی ہم تک پہنچی ہے اسکو بھی ہم سن چکے ہین۔ اب ہم زمانۂ قدیم کی نہایت مستند طب کی کتاب یعنے چرک شاستر پر ایک نظر ڈالینگے اور دیکھین گے کہ اسکی کیا رائے ہے چرک شاستر بہت اعلیٰ پایہ کی رشیونکی کتاب ہے اور فن طب کا ایک لاثانی خزانہ ہے چرک شاستر کے چکتسا ستھان کے دوسرے ادھیائی سرخی "واجی کرن ہے" سنسکرت زبان مین واجی کے معنی گھوڑا اور کرن کے معنی کیے ہین۔ پس بزبان سنسکرت واجی کرن بکیر الفرس رہا۔ گویا چونکہ زمانہ قدیم کے رشیونکے نزدیک گھوڑا قوت جماع کا معیار رہا۔ اسلئے وہ ایسی تمام ادویات یا نسخہ جات کو جنکے استعمال سے انسان مین گھوڑے کی سی قوت جماع پیدا ہوتی ہے واجی کرن کے نام سے پکارتے تھے مثال کے طور پر اس چرک شاستر کے واجی کرن ادھیائے سے چند نسخہ جات کو یہان نقل کیا جاتا ہے چرک شاستر کا مصنف لکھتا ہے کہ (۱) واجی کرن کی وجہ تسمیہ جس سے مرد مین جماع کی طاقت گھوڑے کی مانند پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بکثرت جماع کرتا ہے اسے واجی کرن کہتے ہین صفحہ ۱۷۷ (۲) واجی کرن گھٹکا یہ دوائی نہایت ہی فربہی فزا اور طاقت بڑھانے والی ہے اسکے استعمال سے گھوڑے کی سی طاقت جماع حاصل ہوتی ہے (۳) واجی کرن پنڈرس۔ یہ پنڈرس نہایت ہی طاقت افزا اور تازگی بخش ہوتا ہے اسکے استعمال کرنے سے گھوڑے کے برابر جماع کرنیکی طاقت پیدا ہوتی ہے صفحہ ۱۸۳ (۴) بل کارک کارس۔ گھی آرد اور بکرے کے خصیے لیکر ان کو بھینسے کے گوشت کے شوربہ مین پکا کر شوربہ کو الگ کر لین یہ شوربہ بھی طاقت افزا اور فربہی بڑھانیوالا ہے صفحہ ۱۸۳ (۵) چڑے کے گوشت کو تیتر کے شوربہ مین تیتر کے گوشت کو مرغ کے شوربہ مین اور مور کے گوشت کو ہنس کے شوربہ مین پکا کر کھانے سے قوت جماع بڑھ جاتی ہے صفحہ ۱۸۷ (۶) چڑے کا گوشت کھا کر اوپر سے دودھ پی لین تو رات بھر مین . . . . صفحہ ۲۰۹ (۷) یخنی کے ساتھ گھی ملا ہوا بھات کھا کر اوپر سے دودھ پیکر ایسی تیزی آجاتی ہے کہ . . . . (۸) مگر مچھ کے ریچ مین مرغ کا گوشت

بھونکر شکم سیر کے نوش کریں تو عضو ... صفحہ ۶۰۸ ان نسخوں کے استعمال کرنے سے آدمی کا جسم مرغن خوبصورت طاقتور اور برا زسر دراز ہوجاتا ہے اور ساٹھ سال تک قوت باہ گھوڑے کے مانند قائم رہتی ہے صفحہ ۶۱۲)

چرک شاستر کے مذکورۂ بالا نسخہ جات یا حوالہ جات واجی کرن ادھیا میں سے محض اسلئے نقل کیے گئے ہیں تاکہ ہمیں پتہ لگ سکے کہ زمانۂ قدیم میں گھوڑا ہی قوت جماع کا معیار سمجھا جاتا تھا یہاں تک کہ چرک شاستر کے رشیوں نے اپنی نہایت بیش قیمت طب کی کتاب میں واجی کرن کی تعریف میں تمام کا تمام ادھیا لکھ مارا صرف اسی پر بس نہیں بلکہ اس شاستر کے "شریر استھان" کے آٹھویں ادھیائے میں اچھی اولاد پیدا کرنے کی جو تراکیب و تجاویز لکھی ہیں ان میں بھی گھوڑے کو خاص طور پر مداخلت کا حق دیا گیا ہے چنانچہ چرک کا مصنف لکھتا ہے کہ :-

"اگر عورت ایسی خواہش کرے کہ میرا بیٹا قد آور گورے رنگ والا شیر ببر کا سا جری عالی حوصلہ پاک اوصاف اور صاحب کمال ہو تو اسے چاہیے کہ غسل حیض کے دن سے جو کی آٹے میں گھی اور شہد اور ایسی گائے کا دودھ ملا کے جسکا رنگ سفید اور اسکے بچھڑے کا رنگ بھی سفید ہو چاندی یا کانسی کے برتن میں ڈال کر وقت مقررہ پر بلاناغہ سات روز تک پیئے اور صبح کے وقت شالی یا جو کے پکوان دہی گھی شہد یا دودھ کے ساتھ کھایا کرے اُسے شام کے وقت خوبصورت مکان میں خوشنما پلنگ یا آسن با رنگ گوڑے پر اچھے کپڑے اور زیور پہن کر بیٹھنے کی بھی ہدایت کردینی چاہیئے اس عورت کو صبح و شام سفید رنگ کا بڑا رشبھ (سانڈ) اور اعلیٰ نسل کا گھوڑا بھی دکھاتے رہنا چاہیئے اور شانتی دینے والی دل پسند کہانیاں بھی سناتے رہیں علیٰ ہذا القیاس سے خوبصورت رسیلی اور میٹھی آواز والی خوب سیرت اور نیک خو عورتیں اور مرد نیز اچھی چیزیں بھی دکھاتے رہیں اسکی سہیلیاں ہمیشہ مفید تدابیر سے اسکی خدمت کرتی رہیں۔ لیکن خاوند اس سے اس عرصہ میں ملنے نہ پائے اس طرح سات روز گذار کر آٹھویں دن اُبٹنے وغیرہ کا لیپ کرکے عورت اور مرد دونوں کر سمیت غسل کریں اور خوشنما اُجلے کپڑے پہنیں نیز خوبصورت اور خوشبودار پھولوں کی مالائیں گلے میں ڈالیں اور زیورات بھی پہنیں چرک شاستر صفحہ ۶۳۰

چرک شاستر کی مذکورہ بالا ہدایات میں جس عبارت کو جلی کر دیا گیا ہے اُس میں مفصلۂ ذیل امور قابل غور ہیں :-

اول عورت کو ایسی اغذیہ کھلانے کی ہدایت کی گئی ہے جو نہایت شہوت افزا ہیں۔

دوم - اس عورت کو صبح اور شام سرخ تازہ اعلیٰ نسل کا سانڈ یا نسل کشی کا گھوڑا دکھاتے رہنے کی

بھی ہدایت ہے۔ یہ کیون؟

سوم یہ بھی ہدایت ہے کہ ایسی عورت کو خوبصورت مرد بھی دکھائے جائین جو اسکے خاوند کے علاوہ ہون آخر یہ کیون؟

چہارم۔ اسکی سہیلیان اس عورت کو شانتی دینے والی کہانیان سناتی رہین۔ کس لئے۔

پنجم۔ اس سات آٹھ روز کے عرصہ مین جبکہ عورت شہوت افزا خوراکین کھا رہی ہو دو نون وقت نسل کشی کے گھوڑے یا سانڈ کو بھی دیکھتی رہتی ہو۔ خوبصورت غیر مردون کا بھی اسکو درشن کرنے کی اجازت ہو۔ مگر خاوند کو اس عرصہ مین اپنی ایسی بیوی سے جو اس طرح ایک شیر ببر سا لڑکے کی پیدائش کے لئے تیار ہو رہی ہو ملنے تک کی بھی اجازت نہین ہے یہ تمام حالات ایک ایسا قرینہ پیدا کرنے مین مددگار ہو سکتے ہین۔ جو دھیدھر کے دطی الفرس کے مضمون کی صداقت کا پتہ لگانے مین رہنمائی کر سکتا ہے کیونکہ جس صورت مین کہ عورت خاوند سے الگ کر دیگئی ہے اور اسکو سخت سے سخت شہوت افزا خوراک دی جا رہی ہے اُسکو نرم نرم گدیلون اور خوبصورت مکانون اور دیگر شہوت افزا لوازمات سے محصور کر دیا ہو اور سفید رنگ کا سانڈ یا نسل کشی کا گھوڑا اسکے سامنے صبح و شام موجود رہتا ہو تو ایسے حالات مین محصور و مجبور دھاشی اگر کسیوقت لغزش کھا جائے اور گورکھپور کے راجہ کے رانی کی تقلید کر بیٹھے تو کوئی تعجب کی بات نہین خاصکر جبکہ چرک شاستر کے رشیون کے فرمان کے بموجب ان تمام ترکیبون کے ذریعہ اسکو یہ یقین دلایا گیا ہو کہ اس کے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ بڑا قد آور سفید رنگ والا اور شیر ببر کا سا بہادر ہوگا۔ صرف یہی نہین بلکہ اسی چرک شاستر مین آگے چلکر یہ ہدایت کی گئی ہے کہ:۔

اچھے لڑکے کی طلب مین مندرجہ صدر کامون کے بعد گھر کے شمال مشرق یا مشرق کی طرف یا تالاب کے قریب ایک پاک صاف مقام پر چبوترا سا بنا کر گوبر سے لیوا کر پانی کے چھینٹے دیکر ایک ویدی بنوائین۔ اگر یہ ہون برہمن کے گھر مین کرنا ہو تو مغرب کی طرف ایک سفید کپڑا بچھا کے اوپر سفید رشبھ یا مرگ چھال بچھوا کر بیٹھین اگر کھشتری کے گھر مین آنا ہو تو بھیڑیے یا رشبھ (سانڈ) کے چمڑے پر بیٹھنا چاہیئے اگر ویش کے گھر مین کرنا ہو تو رورو (چیتل) یا بکری کے چمڑے پر بیٹھنا مناسب ہے۔ پھر ڈھاک گونڈنی۔ گور یا مادھو کی لکڑی مین آگ لگائین اس ویدی کے چارون طرف کشا بھی بچھوا دینی چاہیئے اور چارون طرف لکیر کھینچ دین پھر کھیلین اور سفید خوشبودار پھول ڈالدین پوتر۔ پانی

کا ایک برتن بھی رکھدین پھر چون کے لیے گھی لائین اور پہلے بیان کیے ہوئے رنگ کے گھوڑے چارون طرف باندھدین۔ پھر لڑکے کی خواہشمند عورت اگنی کے مغرب کی طرف اور برہمن کے دائین ہاتھ اپنے خاوند کے ساتھ بیٹھ جائے اور لڑکا پیدا ہونے کی خواہش کرے صفحہ ۶۲)

چرک شاستر کے مذکورۂ بالا فرمان مین بھی استقرار حمل کے عمل مین گھوڑون کی مداخلت لازمی قرار دیگئی ہے یہ چرک شاستر مہیدھر کی تصنیف نہین ہے۔ بلکہ نہایت پرانی طب کی کتاب ہے مہیدھر نے وید منترونکا ترجمہ کرتے وقت جن الفاظ کا استعمال کیا ہے جب ہم ان الفاظ کا چرک شاستر کی روشنی مین مطالعہ کرتے ہین تو مہیدھر کے برخلاف سوامی دیانند کا غم و غصہ کا اظہار بہت کچھ بیجا معلوم ہوتا ہے اور ہم یہ کہنے سے بغیر نہین رہ سکتے کہ زمانۂ قدیم مین اس ملک کے باشندون کو گھوڑے کے جس سائنٹیفک استعمال کا علم تھا وہ زمانۂ بعد کے ہندوؤن مین سے یا تو معدوم ہو گیا یا گر کھیوس کی رانی کی طرح اسکے غلط استعمال کے بدنتائج کو دیکھکر انھون نے اس کو خطرناک سمجھکر خود ہی ترک کر دیا۔ مگر اسمین کچھ شک نہین کہ ہندو شاسترون مین گھوڑے کی اگاڑی پچھاڑی کے کھونٹے ابتک بھی کہین کہین موجود ہین اور چرک شاستر کے مصنف نے تو واجی کرن کی تعریف و توصیف اور تشریح و توضیح مین ادھیائے کا ادھیائے ہی وقف کر دیا ہے۔

ھدایات

کفر توڑ کا مطالعہ کرنے سے پیشتر مفصلۂ ذیل ہدایات کا پڑھ لینا ضروری ہے۔

اول۔ یہ کہ یہ کتاب مدافعت یا ڈیفنس مین لکھی گئی ہے اسمین فریق ثانی پر کسی قسم کا حملہ نہین ہے۔ بلکہ اس بات کا پتہ لگانا ہے کہ آیا ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمون کے لوگون نے تلوار کے ڈر سے یا زن زمین زر کی لالچ سے ہندو دھرم کو ترک کیا تھا یا اوس کے وجوہات کچھ اور تھین۔

دوم کتاب ہذا مین اردو یا ہندی کتب کے بعض اقتباسات کی عریانی کو فارسی مین پوشیدہ کیا گیا ہے بعض وید منترون کی نزاکت کو دقیق فارسی کا جامہ پہنایا ہے جو وید منتر قطعاً برہنہ نظر آئے اون کی عربی مین ستر پوشی کی گئی ہے اسلیے ہمارا مدعا ستر کھولنا نہین ہے بلکہ پبلک اخلاق کی نگہداشت کرتے ہوئے صرف اپنا ڈیفنس پیش کرنا ہے۔

چہارم کتاب ہذا مین مخصوص جوارح انسانی کا ذکر عام فہم اور مروجہ الفاظ کے بجائے اکثر مقامات پر کم معروف اور غیر مانوس الفاظ مین کیا گیا ہے تاکہ عبارت مین کسی قسم کی شوخیت نہ آنے پائے بلکہ ثقاہت قائم رہے۔

ڈاکٹر ایس - کے برمن کی بنائی ہوئی دمہ کی دوا

جسکا درد وہی جانتا ہی! دوسرا کیونکر جان سکتا ہی؟

یون تو کوئی بھی ایسا مرض نہیں، جس کی تکلیف سے مریض نالان و پریشان نہ ہو لیکن بدقسمتی سے دمہ کے مریض خاصکر ناقابل برداشت تکلیف دمہ سے بہت ہی پریشان رہتے ہین، اور رات دن سانس پھولنے کی وجہ سے دم نکلے جاتے ہین اور نیند تک حرام ہوجاتی ہے دیکھئے آج ان کو کس قدر تکلیف ہی، لیکن افسوس اس لاعلاج مرض کی بازاری دوا جوزیادہ تر نشیلی اشیاء دھتورہ، بھنگ، بلا ڈونا، پوٹاس اور ڈاٹورا دیگر بنتی ہی، اس سے فائدہ ہونا تو درکنار، مریض بے موت مارا جاتا ہی، ڈاکٹر ایس، کے برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا ایک انمول جوہر ہے، یہ صرف ہماری ہی بات نہین بلکہ ہزارون مریض اس سے شفا پاکر اس کے مداح ہین۔ آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا، لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزماکر دیکھئے، اسمین کسی قسم کا نقصان نہین ہی، قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۸ر۔ اس دوا کے دو خاص فوائد ہین (۱) ایک ہی خوراک مین دمہ دبتا ہی (۲) کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہی اور جب تک استعمال مین ہی دورہ نہین ہوتا۔

روگ کا گھر کھانسی

یہ مثل بالکل درست ہی کیونکہ ایک کھانسی کی وجہ سے حلق سے لے کر سینہ تک مختلف مرض کے ہونے کا خوف رہتا ہی، سردی سے کھانسی کا آغاز ہوتا ہی اور فوراً ہی اگر معقول علاج نہ کیا گیا تو سانس کی نلیون مین سردی جمع ہوجاتی ہی، اور اس سے گذر کر دو کشی مین پہنچکر پسلیون مین درد بخار وغیرہ شروع ہوجاتے ہین، اس لئے کھانسی کے شروع ہوتے ہی مناسب دوا ضرور کرنا چاہئے۔ اور اسکی ترکیب بہت ہی آسان ہی۔ اور وہ یہ کہ ڈاکٹر ایس، کے، برمن کی کف اور کھانسی کی دوا نہایت درجہ مفید ثابت ہوئی ہی اسکی ایک شیشی خرید کر گھر مین ڈال رکھین، قیمت فی شیشی کلان عہ خورد دس آنہ محصول ڈاک ۸ر دیگر

لال شربت

ڈاکٹر ایس، کے برمن کا بنایا ہوا۔ اسکے ایک ہی شیشی کے پلانے سے بچے لال لال ہوجاتے ہین، قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ۸ر

ڈاکٹر ایس - کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ، جگن ناتھ گپت، مقام بجنور

اخبار نجات

ہندوستان کے جملہ اخبارات مین سب سے زیادہ پُرجوش، آزادی کا مبلغ عالمگیر اتحاد اسلام کا حامی اگر آپ دیکھنا چاہتے ہین تو نجات طلب کیجئے جسمین مجاہدین اسلام کے کارنامے، ترکی، عربی، افغانی، ایرانی، اور ولایتی اخبارات کے تراجم کے علاوہ آپ اسلامی ممالک کی تازہ خبرین پائین گے جنکا الکان ترکی اخبارات سے بہترین انتظام کیا گیا ہے۔ نجات ہفتہ مین دوبار ۲۰×۳۰ کی بڑی تقطیع پر شائع ہوتا ہے۔ نمونہ مفت۔

منیجر اخبار "نجات" بجنور (یو۔پی)

غازی محمود دھرمپال کی تصانیف جو بلا مبالغہ کئی لاکھ کی تعداد مین اسوقت تک فروخت ہو چکی ہین

سر توڑ۔ اس کے مطالعہ سے چوٹی کاٹکر جنیو (زنار) توڑنے اور کلمہ توحید پڑھ کر بے اختیار حلقہ بگوش اسلام ہونیکا شوق ہو جاتا ہے قیمت ۸/

وید اور سوامی دیانند جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے کے مصداق یہ نہی الفاظ ہی ویدون کا بدترین کتب ہونا ثابت ہو گیا ہے قیمت ۸/

رشیلزم اور اسلام غازی صاحب کا ترک اسلام اور شکوک رفع ہونے کے ساتھ ہی ... پاکر اسلام قبول کر لینا بلکو سوالون کا جواب سر نور بلکہ نور علیٰ نور، قیمت ۸/

کفر توڑ اسکے نام ہی سے آریہ بہادرون کے ہاتھ توتے کو بغلین جھانکنے لگتے ہین اور دل ہی دل مین کہتے ہین کاش زمین شق ہو جاتی تو ہم اسمین سما جاتے جنہین خدا نے ہدایت دینا ہو اسے پڑھکر فوراً مسلمان ہو جاتے ہین قیمت ۸/

بت شکن غازی صاحب کے لیکچر جنکی بنا پر ۵۰ ہزار کی ضمانت کا مچلکہ لیکر مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبانبندی کا حکم ہو گیا، کیونکہ انھون نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا قیمت ۸/

تناسخ چکر یا آواگون کا مسئلہ ناممکن ہے کہ اسکو پڑھ کر کوئی سعید روح، اور صلاحیت پسند طبیعت والا سلیم المزاج انسان تناسخ کا قائل رہ سکے قیمت (آٹھ آنے)

فتح البرہان آواگون کی بطالت کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر روح کی آئندہ زندگی کے بارے مین نیز یہ کہ روح ایک لطیف جسم کے ساتھ قائم رہتی ہے قابل مطالعہ حالات ہین قیمت ۹/

تحفۃ الہند یہ کتاب مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم، یہ کتاب پچاسون مرتبہ چھپکر فروخت ہو چکی ہے، الندادی تعداد اوارکون کے منہ پر لگانے کا ایسا قفل ہے جسکی چابی ہندوؤن کے پاس نہین قیمت ۸/

جرّار، کفر توڑ کے جواب مین آریون نے جو ملیکش توڑ لکھا تھا اسکا مختصر جواب اس قابل ہے کہ ملک مین بکثرت تقسیم کیا جائے، قیمت ۲ روپیہ سیکڑہ قیمت ۱/

"اپنشدون کی تعلیم" صرف مبلغون اور مناظرون کے لئے دو سو صفحات کی کتاب عالی قیمت عہ

المشتہر

منیجر نجات بک ایجنسی بجنور (روہیلکھنڈ) یو۔پی